PK 2199 A54M3 1872
Amir Mina'i, Amir Ahmad
Mahamid-i khatim al-nabiyin

PLEASE DO NOT REMOVE
CARDS OR SLIPS FROM THIS POCKET

UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARY

Amīr Mīnāʼī, Amīr Aḥmad

Mahamid-i Khātim al-nabīyīn

PK
2199
A54M3
1872

LIBRARY
AUG 05 1969
UNIVERSITY OF TORONTO

بہ عروض و صنائع مکمل و مزین و فضل و خلاف زمان میں و

محامد خاتم النبیین

مطبع منشی نولکشور میں طبع ہوا

به عون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

محامد خاتم النبیین

مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع مزین مقبول ہوا

فہرست دیوان محامد خاتم النبیین تصنیف مفتی امیر احمد صاحب امیر

نمبر صفحہ	قسم نظم	تعداد ابیات	مصرع اول نظم
۲	دیباچہ		
۵	قصیدہ در نعت	۵۳	کرے حمد رب ہے یہ کس کی زبان
۱۱	قصیدہ در منقبت	۱۲۸	تفکر امتیاز جان و جانان مین کیا حد کا
۱۵	قصیدہ در نعت	۸۲	کیونکر نہ کرون ملک معانی کو مین تسخیر
۲۱	قصیدہ در بیان شہادت امام حسین علیہ السلام —	۱۲۴	ای خضر بھول گئی تھی مجھے راہ تگ و تاز
		۷۹	نشاط دہر سی ہو کس طرح نہ دل مایوس
۲۵	قصیدہ در نعت	۵۵	لائی ہی کیا چمن مین ہر اک شاخسار پھول
۲۸	ردیف الف غزل	۱۵	مژدہ ای امت کہ ختم المرسلین پیدا ہوا
۲۹	ایضاً	۱۱	کیا محمد نی شرف حق کی بدولت پایا
//	ایضاً	۸	بالای آسمان کہ سر لامکان تھا
۳۰	ایضاً	۱۱	مومن کو عشق سرور عالی صفات کا
//	ایضاً	۱۱	حکمران جو ہی وہ ہی تابع فرمان اوسکا
۳۱	ایضاً	۹	ساجد وہ ہین اللہ ثنا خوان ہی ہمارا
//	ایضاً	۱۵	آستان شہ لولاک پہ ہی سر اپنا
۳۲	ایضاً	۱۱	بیان کیا ہو شہنشاہ عرب کے شان و شوکت کا
۳۳	ایضاً	۱۴	خلف وہ ہی کری جو نام روشن جد امجد کا
ء	ایضاً	۱۳	مین طفلی سے ہون عاشق ابروی محمد ارا احمد کا
۳۴	ایضاً	۸	سورہ والشمس وصف روی فخر انبیا

نمبر صفحہ	قسم نظم	تعداد اشعار	مصرع اول نظم
۳۴	غزل	۹	دل سے لیتا ہون نام احمد کا
۳۵	ایضاً	۱۱	آنکھین ہین اپنی طالب دیدار مصطفےٰ
۳۶	ایضاً	۱۳	حبیب آج وہ پیدا ہوا کہ صلِ علے
؍؍	ایضاً	۱۴	ابتدا و انتہائے مصطفےٰ
۳۷	ایضاً	۱۲	حشر کے دن رتبہ والای سرور دیکھنا
۳۸	ایضاً	۵	حال کرتی تھے بیان وہ شاہِ دانا غیب کا
؍؍	ایضاً	۷	قطری کے منہہ سے نام جو اونکا نکل گیا
؍؍	ردیف بای موحدہ غزل	۱۲	گرم حضرت کا یہ بازار تھا معراج کی شب
۳۹	ایضاً	۹	خلق جب ملک عرب مین ہو وہ سلطان عرب
؍؍	ردیف تای فوقانی غزل	۹	کیا سناتی ہین یہ واعظ ہمین جنت جنت
۴۰	ایضاً	۱۱	چل مدینے وقت تو نی ہند مین کھویا بہت
؍؍	ردیف ثای مثلثہ غزل	۹	خبر تری کس سے کرنی سکین یہ امت الغیاث
۴۱	ایضاً	۱۱	لحد مین کرتی ہین ناحق یہ مجہ حقیر سی بحث
۴۲	ردیف جیم تازی غزل	۹	جب ہو نہ مقابل سے مقابل شب معراج
؍؍	ایضاً	۱۱	پہنچی جو سر عرش پیمبر شب معراج
۴۳	ردیف حای مہملہ غزل	۱۴	چہرہ دکھلاؤ مجہی برق تجلے کیطرح
؍؍	ایضاً	۸	تن سی درد ہجر مین اکثر نکلجاتی ہی روح
۴۴	ردیف خای معجمہ غزل	۷	ہی یہ روشن شجر روضہ پر نور کی شاخ
؍؍	ردیف دال مہملہ غزل	۲۰	بازوی عرفان کا ہی بازوی محمد
۴۵	ایضاً	۱۴	جنت ہی اگر لالہ صحرای محمد

نمبر صفحہ	قسم نظم	تعداد اشعار	مصرع اول نظم
۴۶	غزل	۷	جہان مین ہی شہ نامدار کی آمد
۶	ردیف ذال معجمہ غزل	۷	اہل دنیا کی یہ نعمت الوان ہی لذیذ
۴۷	ردیف رای مہملہ غزل	۸	ہی رنگ وہی سے مہر کا فق آسمان پر
رر	ایضاً	۱۱	دو طرح کی رکھتی ہین شرف احمد مختار
۴۸	ایضاً	۱۱	نقش قدم ہین آپ کی اختر زمین پر
رر	ایضاً	۱۵	کیونکر ہون نہ یوسف ہی سوا احمد مختار
۴۹	ایضاً	۱۴	جس مسافر کو مدینی کا دیار آہی نظر
۵۰	ایضاً	۱۱	الہی آہی نظر نالہ رسا کا اثر
رر	ایضاً	۹	خوش تھی یون اصحاب وہی مصطفی کو دیکھکر
۵۱	ایضاً	۱۰	کیسی کیسی کی چڑہائی لشکر کفار پر
۵۲	ایضاً	۹	کیا چین آئی روضۂ شاہ زمن سی دور
رر	ردیف زای معجمہ غزل	۷	کیا طبع مریض غم فرقت رہی ناساز
۵۳	ایضاً	۱۱	چلتی ہین میکدہ مین محبت کی جام زر
رر	ردیف سین مہملہ غزل	۹	قبر ہو میری الہی روضۂ اطہر کی پاس
۵۴	ردیف شین معجمہ غزل	۹	عبث عبث ہی ہوس کو کیمیا کی تلاش
رر	ایضاً	۵	آئی سفر مدینے کا پروردگار پیش
۵۵	ردیف صاد مہملہ غزل	۹	تھی سارے رسولون مین وہ محبوب خاص الخاص
رر	ردیف ضاد معجمہ غزل	۵	عاشق ہون وہی شہ کا مجھی گل ہی کیا غرض
رر	ایضاً	۱۰	آقا ادہر بھی آئی نسیم بہار فیض

نمبر صفحہ	قسم نظم	تعداد ابیات	مصرع اول نظم
٥٦	ردیف طای مهمله غزل	٩	پوچھہ یون تشنہ سے تو لکھون جو رسی تیار دیکا خط
٥٧	ردیف ظای معجمہ غزل	٨	قتل کے درپے ہین دشمن الحفیظ
″	ردیف عین مہملہ غزل	٩	کون رکھتا ہی یہان فرش شجر کی طمع
٥٨	ردیف غین معجمہ غزل	٦	عشق مولا مین ہماری دل پا یوس کے داغ
٥٩	ردیف فا غزل	٩	کی شہادتکی نبی نی زبان نعمت نصف لفیف
″	ایضاً	٨	سر جھکا اپنا جو سینے کی طرف
٦٠	ردیف قاف غزل	١١	بندونکو پہلی چاہیئے ذات خدا سی عشق
″	ردیف کاف تازی غزل	٨	یا نبی ہند مین ہم ٹھوکرین کھائین کب تک
″	ایضاً	٨	دشمن تیرے عدو کا ہی اہی مقتدفلک
″	ردیف کاف فارسی غزل	١١	سیرت عشاق ہی ارباب صورسی الگ
٦١	ردیف لام غزل	١٠	وہی ناجی ہی جو ہے خاکپای احمد مرسل
٦٢	ایضاً	١٢	زندہ کر دیتا ہی مردی لب خندان رسول
″	ردیف میم غزل	١٠	خلق کی سرور شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم
٦٣	ایضاً	١١	پہنچ ہی جائینگی محبوب کے دیا مین ہم
″	ایضاً	٩	ضعف سی گو ہی اوٹھانا مجھی دشوار قدم
٦٤	ردیف نون غزل	٩	جبکہ منظور ہیتا بہ روضہ انور پہنچین
″	ایضاً	١٢	دوبی ہوئے ہین لوگ جو عشق نبی تباہ تر
٦٥	ایضاً	٩	مقام امتحان مین دل جو اپنا تو ال لیتی ہین
٦٦	ایضاً	١٠	جو لوگ الفت حضرت مین جان دیتی ہین

صفحہ نمبر	قسم نظم	تعداد ابیات	مصرع اول نظم
٦٦	غزل	١٤	زخمی عشق دم تیغ الم جلتے ہین
٦٧	ایضاً	٩	ہرچند کوئی کنج سے خالی زمین نہین
″	ایضاً	١١	مرتے مرتے جو ترا نام نہین لیتے ہین
٦٨	ایضاً	٩	پہنچا امیر خیر وراکے جناب مین
″	ایضاً	١١	شتاب آؤ کہ ہین صرف انتظار آنکھین
٦٩	ایضاً	٨	جب مدینے کا مسافر کوئی پا جاتا ہون
″	ایضاً	٧	دل کو کب شوق مزار شہ کونین نہین
	ایضاً	٩	دودھ پیتے ہوئے اطفال نہ کیونکر بولین
	ایضاً	٦	ہون تو مجرم پہ نہین شبہہ مرے اقبال مین
	ردیف واو غزل	١٨	میری الفت نے دیا رتبہ سجدہ مجھکو
	ایضاً	١١	اب کہان چین خبر دی مری جی نے مجھکو
	ایضاً	١١	مدح خوان ہونہین جو آواز نہین ہے تو نہ ہو
	ایضاً	١٣	یہ باعث تہا کیے سجدے فرشتون نے جو آدم کو
	ایضاً	١٣	کہو لگا حشر مین یہ تہام کر حضرت کی دامنکو
	ایضاً	١١	رکہتی ہی خاک کوچۂ مولا چمن کی بو
	ایضاً	١٤	طاعت حق ہی محمد کی اطاعت مجھکو
	ایضاً	٧	عشق شہ والا و دل زار کو دیکھو
	ایضاً	٩	اشتیاق سجدہ مین تا چند دل بیتاب ہو
	ایضاً	١١	پہل ابھی شوق سو ہی روضۂ مولا مجھکو

نمبر صفحہ	قسم نظم	تعداد اشعار	مصرع اول نظم
	ردیف ہای ہوز غزل	۱۱	آنکھوں نہیں ہی گھر ولیں میں ہی جای مدینہ
	ایضاً	۱۴	اوس روضی پر ہی گنبد اخضر کا اشتباہ
	ایضاً	۱۲	فلک ہی بر سر بیداد یا رسول اللہ
	ایضاً	۱۴	رہتی ہے زبان پر صفت شان مدینہ
	ردیف یای تحتانی غزل	۱۳	قبر گلزار جو حضرت کے قدم سی ہوگی
	ایضاً	۹	جاتی تھی جب براق پہ حضرت چڑھی ہوئی
	ایضاً	۷	مجھی کچھ خوف عصیان کا نہیں ہے
	ایضاً	۱۶	غل کرین گے یہ ہمین دیکھکے محشر والی
	ایضاً	۷	ہی نبی کونسا اوس شاہ عرب سے آگے
	ایضاً	۹	خاتم الانبیا جناب ہوئے
	ایضاً	۷	چاہیئے مجھ پہ عنایت شہ دین تھوڑی سی
	ایضاً	۱۱	جس روز مدینی کیطرف گھر سی چلین گے
	ایضاً	۱۹	جنت ہی درِ حشر وہ ذی شان مری آگے
	ایضاً	۹	ناجی ہو کیون نہ حشر مین امت رسول کی
	ایضاً	۱۳	آتی تھی یون ملائکہ حضرت کے ساتھ
	ایضاً	۵	یاد شہ مین جو کوئی رات گذر جائیگی
	ایضاً	۸	سوی یثرب بن کے ہم زائر چلے
	ایضاً	۱۲	گھر خوشی سی راہ خالق مین لٹانی چاہیے
	ایضاً	۱۳	کبھی جو دیدۂ دل مین فضا مدینہ کی

نمبر صفحہ	قسم نظم	تعداد اشعار	مصرع اول نظم
	غزل	۹	کافر ہوئی جو اوس شہ ذیشان سے پھر گئے
	ایضاً	۱۰	جو کربلا میں شاہ شہیدان سے پھر گئے
۸۹	ایضاً	۱۱	دل کبھی قصد زیارت میں جو دم لیتا ہے
//	ایضاً	۱۳	بن آئی تیری شفاعت سے رو سیاہونگی
۹۰	ایضاً	۱۲	اعجاز مصطفی تھے ہر بار کیسے کیسے
//	ایضاً	۱۹	بیت خدا شرف میں ہے تربت رسول کی
۹۱	ایضاً	۱۳	بندہ بھی جانب لحد مصطفیٰ چلے
۹۲	ایضاً	۱۱	وہ بزم خاص جو دربار عام ہو جائے
۹۳	ایضاً	۱۶	لحد میں ہم کو سزائے گناہ کیا ہوگی
//	ایضاً	۷	مال آپ پر تصدق جان آپ پر سے صدقے
۹۴	ایضاً	۱۳	زبان ہے منہ میں خشک ایسی نہیں طاقت تکلم کی
//	ایضاً	۱۰	در شہ پر اجل آئے کاش یہ میسر ہوتی
۹۵	ایضاً	۱۶	جو نگاہ خسرو عالی مکان سے گر پڑے
	ایضاً	۹	گل مہتاب سے اوس رخ کا پتا ملتا ہے
	رباعیات	۲	گذری سر عرش جب جناب والا
	ایضاً	//	دل بزم محبت میں اوسے اپنا ہے
	ایضاً	//	ہوں دل سے فدائے رخ نیکو ہے
	ایضاً	//	احمد کو شرف خدا نے بخشا سب سے اعلی
	ایضاً	//	ہیں زیر مزار خواب راحت میں حضور

نمبر صفحہ	قسم نظم	تعداد اشعار	مصرع اول نظم
۹۷	رباعی	۲	عیش آپ کی الفت مین فراوان پایا
//	ایضاً	۲	لکہا ہی مدینے کو محبت نامہ
//	ایضاً	۲	ہی مدحت شہ ورد زبان خامہ
//	ایضاً	۲	اس عشق سے خندان گل امید ہوا
//	ایضاً	۲	مجرم جو مجہی حشر مین پائین گی نبی
۹۸	ایضاً	۲	جاؤنگا مین مجرم جو سوی باغ جنان
//	ایضاً	۲	کیا عشق نبی مین ہم نے پایہ پایا
//	ایضاً	۲	صد شکر کہ نزع مین بہی آئی جنت
//	ایضاً	۲	جاری ہی زبان پر صفت شاہ امم
//	ایضاً	۲	مقصود نہین ہے چتر شاہی میرا
//	ایضاً	۲	ای راہرو مرحلۂ صدق و صفا
//	ایضاً	۲	اعزاز مدینۂ شہ بت شکن نہ پایا
۹۹	ایضاً	۲	مجرم ہون گناہگار ہون خاطی ہون
//	ترجیع بند بطور مناجات بحضرت سرور کائنات	۴۲ بند	وقت مدد ہی المدد ای شاہ المدد
۱۰۳	مخمس در نعت بر غزل حافظ شیرازی	۷	دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند
	ایضاً	۸	مژدہ ای دل کہ مسیحا نفسی می آید
۱۰۶	تضمین کلام جامی	۷	یا شفیع المذنبین بار گناہ آوردہ ام
۱۰۷	مخمس بطور ترجیع بند	۱۳	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

نمبر صفحہ	قسم نظم	تعداد بند	مصرع اول نظم
۱۰۹	تضمین شعر صائب	۱	اگرچہ خوش نبود سیر بوستان تنہا
〃	ایضاً شعر سعدی	۱۲	بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
۱۱۱	ترجیع بند قابل پیشخوانی	۱۲	دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
۱۱۴	در محفل میلاد شریف		
	ترجیع بند در نعت	۸	گر بر سر و چشم من نشینی
۱۱۸	تضمین قصیدہ مولوی محمد محسن صاحب۔	۱۰۵ بند	مٹانا لوح دل سے نقش ناموس اب و جد کا
۱۲۲	مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات	۴۵ بیت	ای صانع دہر و جن و انسان
۱۳۶	ایضاً	۵ بیت	آلہے آلہے گنہگار ہون

تمت

بعون صانع عالم و مکین و مکان و فضل خالق زمین و زمان

محامد خاتم النبیین

بمطبع منشی نولکشور رئیس لکھنؤ طبع مقبول ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ مشتمل بر حمد و نعت و مدح و منقبت و سبب تالیف

کرے حمد رب ہے یہ کسکی زبان
نبی کو ہے اقرار عجز بیان

یہان طاقت نطق پاتا نہین
کہ کوزی مین دریا سماتا نہین

اسیطرح نعت رسول کریم
بیان کس سے ہو جز خدائی قدیم

وہ ہین آسمان نبوت کے بدر
خدا ہی کو معلوم ہے اونکی قدر

مناسب ہے اس سے بھی عطف عنان
کرون مختصر حال اپنا بیان

بجا ہے امیر احمد اسم فقیر
فقیر در مصطفےٰ ہے امیر

تخلص امیر اس لیے ہے مرا
کہ ہون مین فقیر در مصطفےٰ

طبیعت مین اول سے تھا ذوق علم
رہا ابتدا سے مجھے شوق علم

کتب تھی جو درسی پڑھے وہ تمام
پڑھا یا کیا صبح سے تا بشام

مگر شاعرون سے جو صحبت ہوئی
سوے نظم مائل طبیعت ہوئی

یہی سالہا شغل میرا رہا
کہ دریای فکرت مین ڈوبا رہا

وہ کیا نظم ہے جو نہ مینے کہی
رباعی قصیدہ غزل مثنوی

مضامین

مضامین کی روزانہ اکثر تلاش	مضامین تازہ کی شب بھر تلاش
مناسب طبیعت تھی شہرت ہوئی	مشقت سے لیکن مشقت ہوئی
یہ آیا مرے دل مین اک دن خیال	کہ کب تک یہ اشغال خسران مآل
پچاس سال عمر عزیزت گذشت	مزاج تو از حال طفلی نگشت
کہی عاشقانہ جو اچھی غزل	نہین ہے کوئی اس مین حسن عمل
وہ کر فکر جس مین کہ عقبی ہو پاک	ترا اختر بخت ہو تابناک
مناسب ہے فکر مضامین نعت	کہ تزئین ایمان ہو تبیین نعت
کرے تا خدا خود صلاے رحمت	محمدؐ کے صدقے سے ہو مغفرت
مگر اور فکر و نسیے فرصت نہ تھی	معیشت سے حاصل فراغت نہ تھی
اوٹھے ہاتھ میرے جو بہر دعا	ہوا بخت یاور مرا رہنما
مین اوس در پہ پہونچا جو ہے باب فیض	کھلے ہین اوسی در پہ ابواب فیض
وہ کلب علیخان بہادر کا در	جو سارے رئیسون مین ہے نامور
اگر آسمان تخت کا پایہ ہے	تو خورشید بھی چتر کا سایہ ہے
خردمند ہے صاحب ہوش ہے	عطا پاش ہے وہ خطا پوش ہے
اگر چشم حق بین تو دل حق گزین	سوا حق کے مد نظر کچھ نہین
ہمیشہ ہے یہ گوش ہین حق نیوش	دل پاک مین بحر عرفان کا جوش
زبان آشنائی سخنہاے حق	معین اسکا حق ہے یہ شیدای حق
شریعت کا تابع فدائی رسول	بھری سر مین اوسکے ہوای رسول
مسافر نواز و رحیم و کریم	شب و روز جاری ہے فیض عمیم
بڑے عزت افزای اہل علوم	کہ ہین ماہ کے ساتھ صد ہا نجوم
یہ ذرہ بھی کچھ کچھ ہے خاطر پسند	نظر کردۂ آفتاب بلند

یہ اوس در سے حاصل سعادت ہوئی ۔ سوی نعت مائل طبیعت ہوئی
ہوئین نظم غزلین مخمس کہے ۔ رباعی قصیدے مسدس کہے
ہوا ہو کوئی شعر شاید قبول ۔ کہ اوس سے ہو عقبی کی دولت حصول
آلہی حقیقت مری کچھ نہین ۔ مگر بندۂ خاتم المرسلین
اس امید پر کی ہے نعت رسول ۔ کہ شاید یہ طاعت کرے تو قبول
ترا دوست ہے تجکو پیارا بہت ۔ مجھے بہر بخشش اشارا بہت
آلہی ہو محشر مین میری نجات ۔ فراغت رہے تا بقید حیات
کسی کا نہ محتاج ہون یا خدا ۔ رہے میری حرمت مع اقربا
بڑا سب سے ہے قرضداری کا بار ۔ نہ دنکو نہ شب کو ہے اس سے قرار
تقاضا ہے مجھپر مین خاموش ہون ۔ آلہی بعجلت سبکدوش ہون
کرم سے سبیل ایسی کوئی نکال ۔ کہ یہ مثل ہو سر سے اوترے وبال
ہزارون ہین میدان ہمت کے مرد ۔ بہت وادی جود کے رہ نورد
جسے اک ذرا ہو اشارہ وہی ۔ بلاؤن سے مجکو چہڑا دے ابھی
ہین لاکھون کرور ونکا طالب نہین ۔ یہان حرص دنیا کی غالب نہین
عیال اور اطفال کے واسطے ۔ بلاشرط خدمت وظیفہ ملے
کوئی گوشۂ عافیت ہو نصیب ۔ وہان بیٹھکر ورد ہو یا حبیب
فقط اسقدر آرزو ہے مری ۔ لکھون مطمئن ہو سکے نعت نبی
آلہی یونہین زندگی ہو تمام ۔ بحق محمد علیہ السلام
ولی نعمت ذرۂ خاکسار ۔ جو خورشید ہے صاحب اقتدار

ستارہ ہو دولت کا اوسکی بلند
رہے حشر تک خرم و ارجمند

شروع قصائد

تفاوت اتنا ہے جان و جاناں میں کیا حد کا
عروض اب تک نہ آیا ہاتھ اس بیت معقد کا

نفخت فیہ من روحی کے معنی سے ہوا ثابت
خزانہ ہے محیط اس چشمۂ روح مجرد کا

گیا شبہہ سمجھ میں آیۂ حبل الورید آیا
رگ گردن مقام خاص ہے محبوب سرمد کا

سمٹنا تھا بھنور کا جو وہی تھا موج کا بہنا
کھلیں آنکھیں تو عالم ایک دیکھا جزر کا مد کا

ہوا حیرت کو کیا ہے فکرت کنہ حقیقت میں
پڑا وہ گھر ہے کہ ہیں بند دروازے مقصد کا

کلید فہم دندان طمع کیا تیز کرتا ہے
ابھی ممکن نہیں ہے کھولنا اس قفل ابجد کا

نہیں ناداں تکرچہ فکر آخر کچھ نہ ٹھہرے گا
خبر کب ہے گنبد اسکی ذات میں عالم ہے گنبد کا

رہا ناخن بط معنی چاہیے مشتاق معنی کو
جدا کرنا ہے ہجا لفظ میں حرف مشدد کا

حباب آسا ہیں آنکھیں بند تیری ہے نظارہ بے
کہ ہر موج جہاں اس بحر میں جادہ ہے راہ مقصد کا

مقام عجز میں آ رو سیاہی دور کر دل کی
غضب ہے خانہ کعبہ میں رہنا بار اسود کا

جھکا سر دیکھ ہے نور تجلی کعبہ دل میں
نشان طوق گریباں میں بھی ہے محراب معبد کا

ادھر نالہ کیا اودھر نہ دیکھو حاصل تھا
دعا سے تا اجابت فاصلہ ہے تیر کی زد کا

نکیو اسکے مقدم ہے رجوع دل ہو خبر کی
کہ مرکز ہے ہر اک مسند الیہ اسناد مسند کا

مٹا دے زندگی میں نقش ہستی کو کہ ہو جاے
بہشت جاوداں میں سامنا عیش مخلد کا

در مقصود کا پھر تجکو ہاتھ آنا ہے کیا مشکل
ہو اغواص جیسے تو قلزم اسرار سرمد کا

صفای قلب حاصل کر وہ کسب بد و تقوی سے
کہ عالم پیکر خاکی میں ہو روح مجرد کا

ق
نہ آ ہرگز فریب محفل آرایان نخوت میں
کہ گاہ سامری ہے گاؤ تکیہ انکی مسند کا

بچھا ہیں فرش کی جا تشنہ کہاں یوسف بچھا کر
خیال آئے نہ [illegible] بالش کا تو [illegible] کا

نہ رکھنا تاج تکیہ سر پہ تیرے [illegible] ہم ہو گا
سرا [illegible] ہے اس میں ہے آویزہ [illegible] کا

خیال دولت دنیا کبھی گر دل میں آ جائے
سمجھ او سکو کہ یہ ہے دم [illegible] ابلیس مرتد کا

اطاعت اہل دل سے منعمونکی ہو نہین سکتی — زبان چلتی ہے انکی کاٹ کر رستہ خوشامد کا
یہ دولت سی ہے نفرت چاہتی ہین جسا ہمت ہے — کہ بہر غسل میت بھی نہو تختہ زبرجد کا
وہ ہین مقبول حق جو نا قبول اہل عالم ہین — ملا ہے منزل مقصود سے جادہ خط رد کا
فرشتے انکو ڈالی مین لگا کر نذر دیتے ہین — جو پھل پھلے اوترتا ہے نہال لطف سرمد کا
فنا و فقر کے مضمون تو باندھے امیر اچھے — سنا کوئی غزل بھی اب کہ دل مشتاق ہے حد کا

غزل

خدا جانے کب آتا ہو چمن مین اوس سہی قد کا — بہار کہتا ہے کیون غنچون نے ڈنکا آمد آمد کا
اوسے دیکھا جو گلشن مین تو ساری سرکشی بھولا — زمین پر بچھ کے سرو باغ سایہ بنگیا قد کا
اوٹھائین دل پہ چوٹین جب گیا بے یار دریا پر — حباب موج کو کیونکر نہ سمجھون مین بھری گد کا
کبھی گھبرا کے دریا پر جو مین فرقت مین جاتا ہون — زبان موج پر آتا ہے جملہ خیر باشد کا
موئی پر آئی تو معشوق آئی قبر عاشق پر — دکھائی تو دکھائی کچھ اثر تعویذ مرقد کا
در محبوب بالش کوچہ محبوب مسند ہے — نہ مین خواہان ہون بالش کا نہ مین طالب ہون مسند کا
خیال آبرو رکھتے ہین ناحق عاشق ابرو — الف ہر چند ہے اس لفظ مین لیکن ہے بے مد کا
مصور نقشہ جب اوس نازنین کا کھینچنے بیٹھا — کمر کا یہ پتا رکھا کہ خط کھینچا ندارد کا
سیاہی سے یقین ہے پنجہ مژگان شیر ہو — جو شانہ مہر کا پنجہ ہو اوس زلف مجعد کا
پھنکیتی چھوڑ دی اب خوشنویسی کی ہے شوق اسکا — دوات و خامہ لاؤ طاق پر رکھدو بھری گد کا
نہین ہے طفل میرا دل بہلگا نہ بہلے گا — تماشا چرخ دکھلاؤ نہ امثال مجدد کا
کہے دنکو جو شب مین کہون تارے نکل آئے — مناسب چاپلوسی ہے زمانہ ہے خوشامد کا
خیال گردش چشم بتان مین موت آئی ہے — یقین ہے گنبد آہو ہو گنبد میرے مرقد کا
کمر کا وصف کرتا صاف حال غیب کہنا ہے — دہن کی مدح لکھنا کھولنا ہے قفل ابجد کا
کسی سے وار شمشیر قضا کا رک نہین سکتا — امیر اس مین سہارا ہے نہ جوشن کا نہ چلقد کا

سنائی

سنائی مینے جسدم یہ غزل معنی شناسون کو / لہا صد آفرین مضمون ہر جو اس مین وہ آمد کا
فصاحت اسکو کہتے ہین بلاغت اسکو کہتے ہین / مزہ ہر شعر مین ہے انتہا کا ذائقہ حد کا
جو نقطہ ہے وہ خال روئے رویان پہ طرہ ہے / عیان ہر سطر سے ہے سلسلہ زلف مسود کا
جو شعر وصف عارض ہے کہین گلسے بھی نازک ہے / بلندی سرو کی رکھتا ہے جو مضمون ہے قد کا
مگر توصیف رخسار و خط و گیسو سے کیا حاصل / وظیفہ تھا جو ان بیتون مین تا وصف احمد کا
ہوئی عبرت مجھے پھیری عنان اسپ طبیعت کی / ارادہ بندہ گیا وصف جناب خاص سرمد کا
لگا کرنے مین قرآن کی تلاوت پھاڑ کر پوتھی / ہوا مسجد مین داخل چھوڑ کر بتخانہ موبد کا
کہو عشاق احمد سے کہ آئین اسکے سننے کو / قصیدہ اک نیا پڑہتا ہون مین نعت محمد کا

مطلع

الف آدم مین ہے ممدود احمد مین ہے ید مد کا / سبب یہ ہے کہ وان سایہ تھا یان سایہ نتھا قد کا
بلاؤن سے بچے جو نام لے دل سے محمد کا / اثر میم مشدد مین ہے ذوالقرنین کی سد کا
جو آنکھین ہون تو نام پاک سے پیدا ہے یکتائی / کہ آغوش احد مین جلوہ گر ہے میم احمد کا
زہی خاطر جو دنیا سے بلایا حق نے پاس اپنے / روان ہمراہ قاصد کے کیا ہدیہ خوشامد کا
مگر حاجی اونہین کا سنگ در اسکو سمجھتے ہین / لیا کرتے ہین کعبے مین جو بوسہ سنگ اسود کا
شروع دفتر امکان مین بسم اللہ کے بدلے / قلم نے نام لکھا لوح پر پہلے محمد کا
فلک پر ہون نکیونکر دیدہ شمس و قمر روشن / لگایا کرتے ہین آنکھون مین سرمہ خاک مرقد کا
فلک طاؤس کی صورت جو ابتک رقص کرتا ہے / کبھی دیکھا تھا جلوہ ابر گیسوئے محمد کا
جدا رکھا مجھے اوس روضۂ پر نور سے ابتک / برا ہو طالع بد کا برا ہو طالع بد کا
جو اپنے دوست کا ہو دوست سبکو دوست ہوتا ہے / خدا کا کیون نہ عاشق ہون عاشق ہے محمد کا
بہت ہے ناز حسان عجم کو تیز طبعی پر / مگر دیکھا نہین جوہر مرے تیغ مہند کا
الٰہی ہو گذر تعلیم گاہ بزم مولا مین / جھکے ایسا کہ شکل دال بنجائے الف قد کا

کمی اوس سے نہین کی ہنوز بھی توصیف حضرت مین
یہان سے لکھ کے پھر دو چار مطلع مدح کرتا ہون

شہیدی کو کہ موجد ہے اس آئین مجدد کا
شگفتہ تا دوبارہ دل ہو مشتاقان احمد کا

مطلع

ظہور آخر ہے اول انبیا سے نور احمد کا
بجا ہے گر لقب ہو اوّل و آخر محمد کا

عبادت سے نہین خالی تماشا اوسکی مسند کا
کہ ہر بوٹا ہے چھپا جلد قرآن مجلد کا

نگینہ نامور کیا خاک ہو چرخ زبرجد کا
بنے جب تک اوسمین بیل بوٹا اوسکی مسند کا

الٰہی آئے وہ جھونکا ہوائے شوق بیحد کا
اوڑا لیجائے دکھلا دے مجھے روضہ محمد کا

مجسم کرکے نور اپنا خدا نے عرش سے بھیجا
ادا ہو شکر کیا بندون سے اوسکے لطف بیحد کا

بلاؤن سے اماں خلقت نے نام پاک سے پائی
سبب ہے اب ہنا نہ بنا ایک فے والقرنین کی سد کا

سنائین کیسی گوش سامعین کو غیب کی باتین
کہیں لب اتو دروازہ کھلا اسرار سرمد کا

خبر دیتے رہے مرسل سب اپنی اپنی امت کو
زمانے مین تھا کب شور اونکی آمد آمد کا

پڑے جس زمین پر اوسکو کعبے سے بزرگی دی
شرف ہر سنگ کو ہے نقش پا سے سنگ اسود کا

دوئی کیسی کہان ثانی کہ یہ دونون ہین لاثانی
خدا کا دوسرا کوئی نہ سایہ آپ کے قد کا

وہین پہلے یہ دہی قدرت کا تھی ظل خدا حضرت
جدا کرنا بہت دشوار تھا حرف مشدد کا

تہہ کا حیث ڈھونڈھکر سمجھا غلط تھی سے دیکھا
کہ ہے جنت سیاہ کعبہ سایہ آپ کے قد کا

کیا یہ پائی پائی گیسوے مشکین کی خجلت نے
سما کر خاک مین پوشیدہ سایہ ہو گیا قد کا

گمان تھا ہے جنت سے وہی اوترا عبا ہو کر
اوٹھا رکھا تھا جو اللہ نے سایہ محمد کا

نبی سب مجتمع اتنجا کیے تھے مثل حضرت کے
ملا تھا اونکو تو ایک ایک پارہ اس مجلد کا

دہی تو چرخ اخضر سے جو روز خلقت عالم
گرا تھا تاج نورانی سے آویزہ زمرد کا

سکونت کی جگہ درکار تھی جنکو تھی آسمان سے
یہی باعث ہوا بنیاد نہ طاق زبرجد کا

حوادث سے ہون امن کیون جو ساکن ہین یثرب کے
کہ بسم اللہ کا گنبد ہے گنبد اونکے مرقد کا

غش آ جائے جو موسیٰ اس تجلی زار گنبد پر
چراغ طور ہی رخشاں کلس روضے کے گنبد کا

ہوا یہ عندلیب سدرہ کی منقار رکھتی ہے
کہ یوں گلگیر بنکر گل میں اونکی شمع مرقد کا

وہ مستغنی مجاور ہیں کہ جنکے سامنے سلطان
ادب سے دم بخود ہیں منہ نہیں پڑتا خوشامد کا

برادر دونو جبریلؑ و علیؑ ہیں نوری و خاکی
ادہر بھی ہے اودہر بھی سلسلہ ثابت محمدؐ کا

ہوے ہیں جمع امکان و قدم ذات مقدس میں
محمدؐ میں یہی مطلب تو ہے میم مشدد کا

عجب اوس خسرو دین کو خدائی دی ہے پیرائی
کہ مخمل خواب سے واقف نہیں ہے اوسکی مسند کا

دو عالم سے دوشالے کو ملی ہرگز نہ زیبائش
لگایا حاشیہ جب تک نہ آدمیں اوسکی مسند کا

حکومت دین کی پاکر جو بانٹی بیل ہاتھ آیا
کلیم اللہ کو چھوٹا سا بوٹا اوسکی مسند کا

خدا کے نور کے ہمراہ نور مصطفےٰ دیکھا
مزہ موسیٰؑ سے پوچھا چاہیے تکرار بیحد کا

بحر طوفان سے کشتی آکے ٹھہری کوہ جودی پر
کہا جب نوحؑ نے یارب بجا صدقہ محمدؐ کا

خلیل اللہ پر کیسی گلستان ہو گئی آتش
ہوا مشکل کشا موجہ نسیم باغ احمدؐ کا

بٹھایا تخت شاہی پر مہ کنعان کو زندان سے
وہاں دشوار تھا آزاد کرنا کیا مقید کا

رہائی پائی قید بطن ماہی سے جو یونسؑ نے
اشارہ یہ بھی تھا اک نون ابروی محمدؐ کا

کبھی ایوبؑ کی شفائی کبھی یعقوبؑ کی حاجت
بھرا اوس عنایت سے نہ دامن کسکی مقصد کا

بنا آیات قرآن کی ہوا اونکی ذات سے محکم
قیام اونکے سبب کعبے کے ارکان مشید کا

اصول خمسہ اسلام جو مشہور ہیں پانچوں
مخمس آپ کے دیوان ارشاد موکد کا

فروع دین جو شش گانہ ہیں شائع اہل ایماں میں
مسدس آپ کی فکر مضامین مجدد کا

قمر کیونکر کسے کج کرتی نہ وہ انگشت دو ٹکڑے
انہیں دو نقطہ زریں کا طالب نقطہ تھا یکا

مشکک معجزہ شق القمر میں کچھ شک لائے
گرے دو دائرہ تشدید سر کاف مشدد کا

شجر مانند انسان بڑہ کے استقبال کو آئے
ہوا جب جنبش مژگان سے ایمان اوس سہی قد کا

دل انسان کو کیا اوسکا گوارا ہو غم فرقت
کرے نالہ جگر جب چاک ہو چوب مسند کا

بجا سبز و سیہ ہر جامۂ فیروزہ و نیلم
ہوا یاقوت احمر گوہر دندان محمد کا

شکم پر سنگ اسود اور فاقے سے شکم خالی
ہوا ثابت کہ کعبہ بھی مقلد ہے محمد کا

شب معراج کیا اوس مقتدا نے مرتبہ پایا
خدا مشتاق شہرہ قدسیون مین آمد کا

دکھایا صاف خرق والتیام ماہ کا عالم
جدا ہو کر ملا کیا نور حق سے نور احمد کا

رکا بوقت پلین آنکھین جھکا یا سر کو قدموپر
ملا جبریل کو رستی مین کیا موقع خوشامد کا

کیے آنکھون فلک طے دم مین پہونچے عرش اعلاپر
قدم آگے بڑہا اوس واقف اسرار سرمد کا

دکھائی قوت بازو کمانِ قرب یون کھینچی
کہ عالم دونون گوشون مین ہوا حرف مشدد کا

کہا جو کچھ کہ کہنا تھا سنا جو کچھ کہ سننا تھا
وہی قائل وہی سامع سمان آواز گنبد کا

لگایا غوطہ اوس بحر حقیقت مین شناور نے
گریبان جزر کا جس مین دامن تھا کہین مد کا

گئے حضرت پھرے حضرت مٹی گرمی نہ بستر کی
قدم تھا ایک ہی گویا در آمد کا بر آمد کا

خدا سے جو ملا معراج مین نقد عطا اونکو
دیا امت کو عقدہ کھول کر زلف معقد کا

محبت ہو مرے دل مین بھی اوس محبوب سے انکی
اویس نیک خو جس طرح عاشق تھا محمد کا

خدا یا تو ہی منصف مین احد سمجھا جو احمد کو
کہ دیوانہ جو مجرم ہو نہین ہی مستحق حد کا

نہ دولت کی تمنا ہے نہ حشمت کی ہوس مجکو
الٰہی عشق احمد کا الٰہی عشق احمد کا

زیارت کو جاون یارب پڑے یہ غل مدینے مین
غلام آیا محمد کا غلام آیا محمد کا

گلا پھر پھینکون جسوقت پر جا کے سے باہر ہون
نظر آئے مجھے جلوہ جو اوس روضے کے گنبد کا

بناؤن فرش پا انداز ہر گام اپنی آنکھونکو
سر مشتاق ہو اور آستانہ ہو محمد کا

جبین سائی کرون ایسی اوس صیقل سے ظاہر ہو
چھپا ہے زنگ مین جوہر جو شمشیر مہند کا

ملے کیا لطف جب ہون روضۂ پر نور مین داخل
ریاض خلد مین ہو سامنا عیش مخلد کا

کبھی لون شوق کامل سے در و دیوار کے بوسے
لگاؤن سرمہ آنکھون مین کبھی اوس خاک مرقد کا

سلیقہ گو نہین دربار کا لیکن توقع ہے
مجاور رحم کھا کر ڈھب بتا دینگے خوشامد کا

عجز

عجب کیا اشک کی صورت گرین لاکر قدم مومنین
نکلکر پتلیان دونون کہ شوق بوسہ ہر حد کا

کرون مین پوشش مرقد کو جب آنکھ کی گردو نشین
ضیائی دیدۂ دل کو بڑھائی نور مرقد کا

نسیم لطف کا جھونکا الٰہی کوئی چلجائے
شگفتہ مثل گل ہوجائی غنچہ دل کے مقصد کا

دعا مانگون عقیدت سے مجاور سب کہین آمین
الہ العالمین صدقہ ضریح پاک احمد کا

سلامت رکھہ مری کلب علیخان بہادر کو
محمد نام جو ہمنام ہے تیرے محمد کا

زیادہ ملک ہو اوسکا بڑھا اقبال و دولت کو
جہان مین اوس سے روشن نام ہو اوسکے اب و جد کا

قصیدہ در منقبت

کیونکر نکرون ملک معانی کو مین تسخیر
خامہ ہے مرا دست ید اللہ کی شمشیر

آسکے جو تعلی پہ مری ہمت عالی
دشوار نہین قلعۂ افلاک کی تسخیر

جو معنی روشن ہے وہ ہی غیرت خورشید
سودا نہین مجکو جو کرون مہر کو تسخیر

سرکش مرے نرمی سے کبھی بڑھ نہین سکتے
لہر آب کے شعلے کے لیے بنتی ہے زنجیر

انصاف کی چھوٹی دم انشا نہ رعایت
پروانے کرون مین قلم شمع سے تحریر

دل صاف زبان صاف سخن صاف ہے میرا
موتی کی لڑی ہے کہ مسلسل مری تقریر

طایر اوتر آتی ہین ٹھہر جاتے ہین نہ ہٹتے
داؤد صفت ہے وہ مری لحن مین تاثیر

عکس آئینے مین میرے اشارے سے ہے گویا
لب میرے جو ہلتے ہین تو بول اٹھتی ہے تصویر

جل سکتے ہین کب اوڑکے کہین مرغ مضامین
وابستہ فتراک ہین سب صورت نخچیر

شعر اپنے بیاض دل غلمان پہ جو لکھون
دے مردمک حور سیاہی سے پئے تحریر

ہو صاحب معنی تو معانی مرے سمجھے
ہو صاحب توقیر تو جانے مری توقیر

خضر رہ باطن ہے مری غفلت ظاہر
یوسف کی زیارت ہے مری خواب کی تعبیر

جو بات مرے منہ سے نکلجائے وہ تہ ہو
گویا ہون زبان قلم کاتب تقدیر

قل نکلے زبان سے جو مرے ہو قم عیسی — وان جی اوٹھے مردہ تو یہان بول اوٹھی تصویر

ٹھہری نہ قدم ایک کا میدان سخن مین — چلجا سے اگر میری زبان صورت شمشیر

ہون مین وہ سخنور کہ لکھا نام جو میرا — سجدے کو سر لوح جھکا خامۂ تقدیر

سُن سُن کے مجھے گرم طبیعت ہوئے شاعر — ذرون نے جو پائی ہے تو خورشید سے تنویر

دیتے ہین مزا قدر شناسان سخن کو — یہ لفظ یہ معنی ہین جو مثل شکر و شیر

کہتا ہون وہ سنتا ہون جو استاد ازل سے — ہون صورت طوطی پس آئینۂ تقدیر

وہ خسرو اقلیم سخن ہون کہ جہان مین — شہرہ ہے مرا حکم کے مانند جہانگیر

تھے قبضۂ خسرو مین معانی کے جو کشور — سب مینے کیے تیغ زبان کھینچ کے تسخیر

جب مصحفی و میر سے پے تہنیت آئے — تھوڑی سی زمین دی انھین اور ملک جاگیر

بیچارہ ہوس کیا ہی کرے گا جو قصیدہ — ایسے تو بہت ہین مری گلشن مین عصافیر

البتہ مقابل ہین مرے عرفی و فیضی — پر فرق ہے اتنا مین جوان طبع ہون وہ پیر

لطف سخن تازہ کہان اونکے سخن مین — کہنہ ہون دوائین تو بدل جاتی ہے تاثیر

ہر نقطے مین یان مردمک آسا ہے زمانہ — سمجھے نہین ہے جنکی نظر مین مری تحقیر

سو طرح کا بخشا ہے مجھے علم خدا نے — قرآن مرا دل ہے تو سینہ مرا تفسیر

روکین جو علائق نہ رکے میری طبیعت — پڑتی ہے بھلا پای نگہ مین کوئی زنجیر

میدان سخن جیت لیے مینے ہزارون — بازو ہے قوی جھولتی ہے عرش پہ شمشیر

یہ عز و شرف اوسکی غلامی سے ہے حاصل — جو صاحب قنبر ہے ولا جسکی ہے اکسیر

پیدا جو ہوا بعد وہ آدم کے عجب کیا — تقدیم کی مانع نہین کچھ لفظ کی تاخیر

منود و براہیم ہین وہ صاحب خانہ — حق ہے کہ ہوا کعبہ اوسیکے لیے تعمیر

جان بخش بشر خلائق تھا اگر نطق مسیحا — جان بخش مسیحا ہین وہ حضرت دم تقریر

محروم نہ انسان نہ زیارت سے تھی قمر — تھے آپ زمین پہ تو سر عرش تھی تصویر

لائی جو تصور رخ پرنور کا دل مین — خامہ کف مانی مین ہو شمع شب تصویر

پیوستہ وہ ابرو نہین بالای رخ صاف — مومن سے ہی مومن سحر عید بغلگیر

ابرو ہی حرم چاہ ذقن چشمۂ زمزم — رخ صورت قرآن خط شبرنگ ہی تفسیر

وحشی جو کرے دلمین خیال گل عارض — بلبل کا ترانہ ہو ادسے نالۂ زنجیر

اک لمعۂ رخسارہ پرنور تھا وہ بھی — موسی کو جو آئی تھی نظر طور پہ تنویر

منقوش نہین کس مین شبیہ رخ مولا — پردے ہین مری آنکھ کے اوراق تصاویر

آئے وہ رخ پاک نظر خواب مین جسکو — رضوان اوسے دے داخلۂ خلد کی تعبیر

افلاک جو اوراق ہون اشجار قلم ہون — ممکن نہین شمہ بھی ہو اوصاف کا تحریر

کرتا ہون رقم اور بھی کچھ مطلع رنگین — امید ہے پاؤن چمن خلد مین جاگیر

مطلع چھوٹا جو کبھی دست مبارک سے کوئی تیر — نسرین فلک اوج فلک پر ہوئی نخچیر

کس روز وہ ظالم کو نہین دیتے ہین تعزیر — ہین تیغ کے جوہر قدم تیغ مین زنجیر

کافی ہے فقط خلق نہین حاجت شمشیر — اقلیم دل خلق اشارے مین ہے تسخیر

کیونکر نہون جبریل امین تابع فرمان — اوستاد کی خدمت پہ ہی شاگرد کی توقیر

ق ہو لطف جو حضرت کا نہ انسانکا معالج — اخلاط مین تفریق عناصر مین ہو تغییر

پانی کی طرح آگ پگھل کر ابھی بہجائے — گرمی یہ بڑھے آب مین ہو آگ کی تاثیر

ق بخشے نہ اگر رنگ اثر حکم معلے — باطل ہو نباتات و جمادات کی تاثیر

گل ہون کبھی تحریک ہوا سے نہ شگفتہ — دے رنگ جواہر کو نہ خورشید کی تنویر

اشیای جہان سے جو کرین دفع ضرر وہ — زخمون کے لیے مشک مین مرہم کی ہو تاثیر

حکم آپکا جس روز سے ہی محتسب شرع — ہے زخم لگے بھی چور کو اندیشۂ تعزیر

ق ہین عہد مین حضرت کے جو اسلام سے باہر — حاصل نہین کچھ اونکو بجز خجلت و تشویر

عزا و ہبل حکم خدا سے ہون جو گویا — اصنام پرستون کی کرین آپ ہی تکفیر

عاشق کا دل آزار نہین غمزۂ معشوق
اس درجہ ہی آوازۂ انصاف جہانگیر

دیوانۂ الفت کا ذرا دل جو کرا ہے
غل گیسو محبوب کرے صورت زنجیر

خونریزی انسان تو کہان خوف ہو ایسا
سیماب کو کشتہ نکرین صاحب اکسیر

مظلوم سے ہے نرم بہا تنگ دل ظالم
پنجے سے شرر سنگ سے ہی شیشہ ہی بغلگیر

اُوڑ اوڑ کے جو خس دیدۂ مردم مین پڑی ہین
اس جرم پہ گلیون مین ہوا ہوتی ہی تشہیر

کیا فیض ہے خاطر کبھی دشمن کی نہ توڑی
جب کچھ نہوا بخشش دیے شبر و شبیر

کفار ہون کیا آپ کی شمشیر سے جانبر
ہین طعمۂ شہباز اجل مثل عصافیر

پروا نہین اعدا ہین اگر منکر جرات
مٹتے ہین مٹائے سے کوئی جوہر شمشیر

مولا کا جو دشمن ہے کہین سگ سے ہی بدتر
کب بلعم باعور سے ہے ہم طالع قطمیر

پرواز عدو بہر عدو مرگ عدو ہے
جس طرح پر مور حق مور مین شمشیر

ہو سیر مرقع کی جو منظور عدو کو
طوفان کی طرح غرق کرے قلزم تصویر

جینے کی تمنا جو کرے مردۂ دشمن
قم اوسکو مسیحا کا ہو قصاب کی تکبیر

کام آئی مخالف کی سپر خاک دم جنگ
کاٹے پر جبریل کو جب آپ کی شمشیر

وہ آئینۂ تیغ مصفا ہے کہ جس مین
کفار کو آتی ہے نظر موت کی تصویر

مومن کے لیے ہے یہ کلید در جنت
کفار کو جادہ ہے جہنم کا یہ شمشیر

پڑ جاے اگر بحر مین اس تیغ کا پرتو
پیدا ہوا بھی آگ مین تیزاب کی تاثیر

کھنچ جای یہ جب ایک کو دو دو کو کرے چار
زیبا ہے جو اس تیغ کو کہیے مہ توقیر

پانی مین جو ماہی ہے ہر اک حلق بریدہ
شاید کبھی دریا مین پڑا پرتو شمشیر

تیزی سے طبیعت مین ٹھہرتا نہین مضمون
کیونکر ہو صفت اسپ سبک خیز کی تحریر

پرواز کرے کاغذ بادی کی طرح سنگ
نقاش اگر کھینچدے اس اسپ کی تصویر

کیا ٹھہرے کوئی سامنے اوسکے سر میدان
چلنے مین یہ ہے تیز چمکنے مین ہے شمشیر

وہ تیز کہ مشرق سے جو مغرب کو رواں ہو
پہنچے صفت گردنہ خورشید کی تنویر

تیزی کا تصور دل مجرم مین جو گذرے
ٹھہرانے سے قاضی کو نہ ٹھہرے کبھی تقصیر

تنویر جبین روشنئی چہرۂ ایمان
گردن کی بلندی صفت نعرۂ تکبیر

تعریف کرے کیا یہ امیر آپ کی شاہا
توصیف ہے دریا صفت کوزہ ہے تقریر

یا شیر خدا دست خدا بازوے احمد
مین بھی ہون تمہارا سگ درصورت قطمیر

ہو روز قیامت نظر چشم عنایت
کوثر کا ملے جام جنان مین مجھے جاگیر

قصیدہ در نعت

اے خضر بھول گئی تھی مجھے راہ تگ و تاز
وقت پر آگئے تم عمر تمہاری ہو دراز

آئی ہر گام جو درپیش رہ ناہموار
یہ بھی تھا ایک مانڈ کا نشیب اور فراز

آبلے آکے پڑے پاؤن پہ ہر ایک قدم
سوزن خار مغیلان کی رہی پا انداز

رحم اللہ کو آیا کہ تمہین بھیج دیا
شکر کیونکر ہو ادا ہے وہ بڑا بندہ نواز

اب جو حضرت کا طریقہ ہے وہی راہ مری
مقتدی کیون نہون جب آپسا ہو پیش نماز

رہنمائی سے تمہاری سر منزل پہونچون
سہل ہو جاے یہ راہ سفر دور و دراز

مہربان خضر ہوے مجھ سے کہا کون ہے تو
کسطرف کا ہے ارادہ ہے کدھر روی نیاز

عرض کی مینے مسافر ہون یہ رکھتا ہے عزم
کشور ہند سے ہون عازم اقلیم حجاز

حضرت خضر بغلگیر ہوے سنکے یہ بات
کر دیا ذرّے کو خورشید کیا وہ اعزاز

خندہ زیر لبی کرکے ہوے گرم سخن
قصد اپنا بھی وہین کا ہے مگر بعد نماز

تو روان پیشتر اس دشت سے ہو چار قدم
راہ سیدھی ہے ملک ساتھ خدا بندہ نواز

اب نہ رہزن کی ہے دہشت نہ کسی غول کا ڈر
نہ کسی جا کسی رستے مین نشیب اور فراز

عرض کی مینے جو فرمان ہو ٹھہر جاؤن کہین
گو مکان کوئی سفر مین نہین جز قصر نماز

آپ کے ساتھ چلون تا تر ہے کچھ کھٹکا
خار دامن پہ صبا دا ہو کوئی دست انداز

خضر بولے کہ نہین یہ نہین فرمان خدا
کام ہین اور بھی مجکو نہین کہنی کی وہ راز

تو نکر خوف کہ تائید خدا ہے تری ساتھ
دم مین پہونچے گا اگر شوق سے ہے بال پرواز

حسب فرمان حضر مینے بڑھایا جو قدم
آئی اک جنبش مژگان مین نظر خاک حجاز

دور سے روضۂ اقدس پہ پڑا دیدۂ شوق
حبذا روضہ کہ ہے برج نجوم اعجاز

حبذا روضہ کہ ہے مرکز پرکار فلک
حبذا روضہ کہ ہی عرش جہان پا انداز

نقش وہ نقش کہ خود جسپہ ہے نقاش کو فخر
صنع وہ صنع کہ خود جسپہ ہے صناع کو ناز

در و دیوار سے اوس گھر مین برستا ہے یہ نور
ہو روا شرع مین سبکو جو پڑہین انکی نماز

باب وہ باب کہ کہتے ہین جسے باب قبول
پردہ وہ پردہ کھلی جسسے سرا پردۂ راز

خوشنما حلقۂ در مردمک چشم پری
یا کوئی خاتم انگشت عروسان طراز

روز نون سے ابھی آنکھو نکو بدل الین آہو
پر یہ ڈر ہے نہ کہین مشک کی بو ہو غماز

اسقدر شوق لب بام کار کہتے ہین طیور
سایۂ مرغ کی ہے مرغ سے اونچی پرواز

چادرین نور کی روضے مین بچھائین پری فرشتہ
چرخ نے سیم و زر شمس و قمر کرکے گداز

دل محمود لیے قبر سے آتا ہے یہان
پھر جاروب کشی سلسلۂ زلف ایاز

جسطرح گرد سرِ شمع پھرین پروانے
کرتے ہین اوسکی حوالی مین ملایک پرواز

خلد مین حور کا نظارہ اوسیکو ہے حلال
ملگیا اس در اقدس سے جسے حکم جواز

آسکے اس روضے کی دیوار پہ چسپان ہوگا
تھی یہ امید سکندر جو ہوا آئینہ ساز

جانب قبلہ ہے جسطرح رخ قبلہ نما
کعبۃ اللہ کا ہی اس در کی طرف روی نیاز

آئی روضے مین زیارت کو جسے ہو منظور
کہ در آئینہ ہے روی بد و نیک پہ باز

قلب بن جاتی ہین اس روضے مین ہر خشت سیہ
جسطرح بوتۂ زرگر مین طلا پاکے گداز

لحظہ لحظہ ہے کرامت سے کرامت ظاہر
صبح تا شام ہوا کرتی ہین لاکھون اعجاز

کیا مقام ادب و ضبط نفس ہے کہ جہان
ہر مجاور کو عجب رتبہ خدا نے بخشا
وصف و ضنہ تو لکھا اب کہون معراج کا حال
ذکر معراج نے بخشا یہ طبیعت کو عروج
آئے جبریل امین لائے سبکسیر براق
سر سے آنکھون سے جو رکھا در دولت پہ قدم
بہ ادای لطف کہ معلوم نہین رسم ادب
بزم سب غالیہ سا پر کہین خوشبو نہ مشام
دایرہ وہ کہ جسے دایرہ کہنا ہے خطا
کچہ عجب بزم کہ تہی بزم کا اطلاق ہو دو
ہم بغل شانہ سر زلف رسا سے لیکن
ہو گئی بو ذائقہ و شامہ حاصل ہر سبت
وہ سوالات و جوابات کہ جنہین وحدت
کیون نہ خرسند ہو مرغ نظر دیدہ دل
کیا گلستان نزاکت تہی وہ محفل کہ جہان
نئی طاعت تہی نئی شکل کی وہ طاعت گاہ
کشف و اسرار حقیقت سے بڑہی اور امید
آپ کیا آپ کی امت بہی ہوئی اس سے مشرف
ساری عالم مین پہرے آکے گئی کتنی دور
کر یقین دیکہ ذرا شک کو نہ دی دل مین جگہ
اور آیا ہے مرے دہیان مین مطلع حسب دبدبہ

تو ٹیے سنگ سے چینی تو نہ نکلے آواز
خسرو و شرق کو بہی جسکی غلامی کا ہے ناز
ہی مثل رات تو کوتاہ ہے افسانہ دراز
مرغ مضمون کے ہین بال و پر تائید پرواز
طے ہوئی چشم زدن مین وہ رہ دور و دراز
کبر کے سامنے یون عجز ہوا نکتہ طراز
عشوہ ای ناز کہ معلوم نہین طرز نیاز
کب زمین عطر کی رکہتی ہے نشیب اور فراز
نہ حد و سمت نہ انجام نہ اوس مین آغاز
عود بی مجمرہ و نغمہ بے پردہ ساز
نہ کوئی زلف مسلسل نہ کہین دست دراز
بو بی مادۂ عطر و ہی شیشہ گداز
ایک ہو جیسے کہ آواز سے ملکر آواز
ہوا سے شاخ نشیمن جہکا گوشۂ ناز
گوش گل کو بہی گران طائر بو کی آواز
ایک محراب و حرم ایک مصلی و نماز
عقدہ کہل جائے ہر رشتہ کوتاہ دراز
واہ کیا دست کرم سے در رحمت ہو باز
تنگی گرمی تیسرا سی کہیے اعجاز
عقل رکہتا ہے تو انگلی پہ نہ دہو دست انداز
جسکے دو تخت ہین دو مصرع دروازۂ راز

مطلع

ہمسر عشق حقیقی نہین گو عشق مجاز — خوب تمثیل ہے پر قصۂ محمود و ایاز
پاس حضرت سے یہ خاطر ہے گنہگارونکی — حکم ہے حشر تلک باب اجابت رہے باز
اول عالم ایجاد ہے یون خلقت پاک — سورۂ حمد سے قرآن کا ہے جیسے آغاز
رای عالی کی اصابت کا جو انمین ہے اثر — ہین ستون کعبۂ اسلام کو ارکان نماز
بزم ایجاد مین کیا مثل ہو کوئی اوسکا — روی پر نور ہو جب آئینۂ عکس گداز
کون ہے اوسکے سوا واقف اسرار خفی — کون ہے اوسکے سوا محرم خلوتگہ راز
حکم محکم نے یہ اشیا کی بدل دی تاثیر — میل سرمے کی ہوئی شہپر مرغ آواز
کعبۂ رخسارۂ ابروی خمیدہ ہوین — مثل عمر خضر و نوح دو گیسوی دراز
ق
واقف حکم شریعت ہون جو لاالعقل بھی — بلبلین پھر نہ کبھی باغ مین ہون نغمہ طراز
زخمہ چھیڑے بھی اگر نشتر مژگان کی طرح — صورت تار نگہ تار نہ دین کچھ آواز
بزم مین چلنے کی دیتے ہین جو مطرب ترغیب — ساز کہتے ہین طبیعت ہے ہماری ناساز
حکم اوسکا ہو تو مثل نگہ چشم ابھی — آئے پھر منہ کیطرف منہ سے نکلکر آواز
ذکر مین اوسکے ہے قرآن کی قرأت کا ثواب — سجدہ ہے اوسکے در پاک کا کعبے مین نماز
فیض وہ ابر کہ سرسبز جہان کشت امل — بذل وہ بحر کہ ہے غرق جہان کشتی آز
کلک قدرت نے جو لکھا ورق حصر ثنا — جسجگہ جا ہے انجام لکھا اون آغاز
ہو بھلا اوس تن پر نور کا سایہ کیونکر — جسکا ثانی ہو عدم جیسے خدا کا انباز
خلد مین پیرہن حور ہون محتاج عبیر — تحفہ لیجائین ملایک نہ اگر خاک حجاز
دل عشاق سے اوس نقش قدم کو اگر — حک ہے نقطے کی طرح نقش حسینان طراز
دست بدعت کی درازی سے ہے ایسی نفرت — حکم ہے خواب مین فتنہ نکرے پاؤن دراز
ذات یکتا کو کیا جب سے ضیا بخش وجود — آفرینندۂ ہفتاد و دو ملت کو ہے ناز

راستی تنگی عالم سے نہ احباب کی جا ہے
جنتری مین جو کھنچین تار تو ہوں ہر دراز

جو ریاکار ہین ظاہر مین فقط تابع شرع
پردۂ بوی حقیقت ہی اونھین رنگ مجاز

درِ اغیار پہ ساجد ہین جہاد ہوس کی ہوا
پشت بر قبلہ پڑہا کرتے ہین کج فہم نماز

یا نبی آپ کے جانے سے ہو خلد برین
کیا جہان برہم وو رہم ہی در فتنہ ہی باز

خندۂ گل مین بہی ہی گریۂ شبنم کی روش
کسقدر گلشن عالم کے ہوا ہی ناساز

دیجیے حکم کہ کوتاہ کرے تیغ غضب
مثل گیسوی بتان دست ستم ہو جو دراز

نہ رہے گردش ایام کی یہ نیرنگی
نکرے شعبدہ بازی فلک شعبدہ باز

پھر وہی خوف عدالت سی ہو صحرا پُر خوف
گرگ کو دوستئ میش ہو سرمایۂ ناز

مرگ چھالا ہو غزالونکو تن شیر کا پوست
آشیانہ ہو کبوتر کے لیے چنگل باز

اور دو مطلع بحسب سناؤن اسجا
مثل مفتاح کشایندۂ قفل درباز

مطلع

ہو اگر عہد ہمایون مین وہ فتنہ پردا
کار مقراض کرے سایۂ گیسوی دراز

خضر کی طرح یہ طاعت کو ملے عمر دراز
کہ قضا ہو نہین سکتی ہی مصلی کی نماز

دفع ظلمت ہے یہان تک کہ ہی محمود کو خوف
کہین جاتی نہ رہی ظلمت گیسوی ایاز

ایک اک معجزہ اور ونکو خدا نے بخشا
وہ دیے اور دیے اوسکو ہزارون اعجاز

جتنے لشکر مین تھے سب ایک طبق سے ہوے سیر
دعوت تنگ ہوئی دست مبارک سی دراز

کافرون نے جو نبوت کی گواہی چاہی
سنگریزون نے سر دست سنائی آواز

تیغ انگشت مبارک سی ہوا ماہ دو نیم
کیسا اظہار نہین شق قمر کا اعجاز

طفل دو مردہ جو تھے زندہ ہوی اوٹہ بیٹھے
قم ہوئی جب دہن تنگ سے نکلی آواز

چاہ بی آب مین فوراً ہوی چشمے جاری
حبذا معجز آب دہن شاہ حجاز

ہیزم خشک ہوئی دم مین درخت سرسبز
کسنے دیکھا نہ تماشا سے بہار اعجاز

کس فرشتی نے نہ تعلیم سے حصہ پایا
کس پیمبر کے نہ حامی ہوئی سلطان حجاز

نام حضرت کا لیا مشکل یعقوب کٹی
ہجر فرزند تھا ہر چند بہت صبر گداز

یاد مولا میں نہ معلوم ہوا صدمۂ درد
گو کہ تھی مدت بیماری ایوب دراز

چاہ و زندان میں یوسف کے کبھی تھے ہمدم
بطن ماہی میں وہ یونس کے کبھی تھے ہمساز

غرق ہونے سے بچی کشتی طوفانی نوح
جب ہوا کوہ وقار آپ کا لنگر انداز

کسکی آواز تھی وہ طور پہ بالای شجر
لن ترانی کی جو موسیٰ نے سنی تھی آواز

خاک سے چرخ چہارم پہ جو عیسیٰ پہونچے
فیض حضرت سے ملا اونکو یہ اوج تگ و تاز

سجدہ آدم کو نہ کسطرح فرشتے کرتے
صلب میں اون کے تھا نور شہ کونین نواز

یا نبی آپ کی تعریف کہاں ممکن ہے
بحر آجای سبو میں یہ ہے کس میں اعجاز

عرض کرتا ہے یہ اب عطف عنان کرکے امیر
میں تو اک ذرّہ ہوں خورشید ہو تم ذرہ نواز

بخت برگشتہ عدو خلق زمانہ بیرحم
آفتیں لاکہ ہیں ہیں ایک فلک فتنہ طراز

سوزش غم نے دئیے ہیں یہ مجھے داغ پہ داغ
شمع کی طرح ہوا ہوں ہمہ تن سوز و گداز

گرم افغان وہ مرا دل ہے کہ جس باغ میں ہے
نہ لب برگ نہ غنچے کا دہن بے آواز

پانی پانی ہے مری موی مژہ کے آگے
موج دریا کی طرح زلف عروسان طراز

داغ سودا جو سویدا کی طرح ہے دل میں
مردم دیدۂ محمود ہے یا خال ایاز

ایک میں کیا کہ زمانے میں سوا غم کی ہے کیا
جو ہے جور و ستم چرخ سے ہے شکوہ طراز

سب بہتے ہیں روز ولادت کی طرح نزع میں اشک
الم انجام زمانے کا الم ہے آغاز

ید طولی ہے مری بخت کو کوتاہی میں
جس طرح دست خدا رزق رسانی میں دراز

آپ چاہیں تو یہ سب عقدۂ دشوار ہو حل
سر سے ٹل جاے بلائی فلک شعبدہ باز

ایک مدت سے ہوس ہے کہ زیارت ہو نصیب
سرمۂ دیدۂ مشتاق کروں خاک حجاز

اب ذرا درد جدائی کی نہیں تاب مجھے
آتش شوق مری سینے میں ہے صبر گداز

بیٹھتا ہون سر رہ روز اس امید پہ مین
کہ کوئی قافلہ جاتا ہوا گر سوی حجاز

مین بھی ہمراہ چلون اونکی بصد شوق و آز
سر سے آنکھون سے کرون قطع رہ عجز و نیاز

روضہ پاک مین پہونچون تو یہ حاصل ہو شرف
میرے طالع کی قسم کھائین نجوم نغز راز

سرمہ وہ خاک قدم کا مری آنکھون مین لگے
صاف مانند نگہ ہوتی ہی جس سے آواز

آپ کے فیض سے پیدا ہو یہ بیتابی دل
جلوہ گر شاہد معنی ہون کھلین پردۂ راز

موقع طول نہین قفل خموشی ہی ادب
ختم اس بات پہ ہی بس سخن ای بندہ نواز

گرم جس روز کہ ہو محکمۂ روز جزا
کیجیو اپنی شفاعت سی مجھے بھی ممتاز

کیا عجب ہی یہ قصیدہ جو پہونچ جائی وہان
شوق مین آکے کرے مثل کبوتر پرواز

قصیدہ

نشاطِ دہر سی ہو کس طرح نہ دل مایوس
کہ چار دن کی یہ مہمان ہی مثل شمع عروس

کسیکی سر پہ جو پھرتا ہی چتر بیاہ کے روز
مین جانتا ہون یہ ہی رقص مستی طاؤس

قیام کی کسے امید ہے رہے نہ رہے
یہ عمر راہ ہوا مین ہی شمع بی فانوس

زوال نعمت الوان کی دی رہی ہے خبر
عبث عبث نہین ملتی مگس کف افسوس

اولٹ کر دیدۂ اعمی ہے ساغر جمشید
پلٹ کے جام گدائی ہے تاج کیکاؤس

بڑھی جو سن تو گھٹی اور مثل شعلۂ شمع
اس انجمن مین ہے کیا جز ترقیِ معکوس

نہین ہے تنگی بزم جہان سی جائی ادب
کہ جسم شمع سے چسپان ہو جامۂ فانوس

ہوا ہی دامن صحرای مدعا یہ خشک
زمین پہ گر کے نہین ہوتی آبرو محسوس

حکیم دہر ہی لیکن ہی بی تمیز حکیم
نہین غبی کو صحیح و مریض تک محسوس

اگر حباب کو درکار ہو علاج ورم
کرے طلا تن ماہی پہ مل کے مغز فلوس

مقام اوسکا ہو کاجل کی کوٹھری تجویز
کوی مریض کرے گر شکایت کابوس

دوای ثقل سماعت نئی بتاتا ہے — کہ گوشوارہ پی گوشِ چاہیے ناقوس
دوای تپ کوئی چاہے تو یہ بھرے دم سرد — دکھای نبض جو کوئی ملے کف افسوس
غذا مریض جو پوچھے کہے کہ غم کھاؤ — یہ وہ غذا ہے نہین جسکو حاجت کیموس
شناخت ایسی کہے زردچوب کو چکھکر — مقام شک نہین اصلی یہی ہی اصل السوس
نمانے مسئلہ طب مین چوک کر جاہل — کہے ہزار فلاطون ہزار بطلیموس
نئی زبان ہے نئے ہین لغت نئے معنی — سوای کج نہ کہی راست مطلب قاموس
حکیم کیا ہے بلا ہے غضب ہے آفت ہے — بدن مین ایک پرانا لباس دقیانوس
کسیکی قبر کا گنبد کہ گنبد دستار — جھکے جو فکر مین سر ہو ترقی معکوس
کہان سخن کوئی شیرین بجز ترشروئی — مقدمون کو کھٹائی مین ڈالتا ہے عبوس
قضا ہے ہاتہ سے اسکی کھلی ہوئی ہے یہ بات — کہ حضرت ملک الموت کا ہے یہ جاسوس
دراز دست ستم ہے غرض زمانے کا — ہزارون چاک کیے اسنے پردۂ ناموس
جو چھپ کے قافلہ راہی ہو رہزنون سے کوئی — کہے یہ بانگ جرس سے کہ جلد ہو جاسوس
کسی کو تخت عروسی ہے تختۂ تابوت — کہین ہے عقد کی شب بیوہ کوئی تازہ عروس
ہوے ہین دین سے بیگانے ایسے دنیادار — جہاد راہ خدا جانتے ہین قتل نفوس
پنہائی طفل کو زنجیر و طوق منت سے — اسی بہانے سے بیجرم کو کرے محبوس
شریف خوار و زبون دور ہے کمینون کا — کہ شمس ذرہ ہے چمکے ہین مثل شمس شموس
گمان ہے زاغ کو مین بھی ہون بلبل شیراز — زغن کو زعم کہ مین ہون جواب طوطی طوس
بھوبھنگے کہتے ہین ہم بھی ہین بادشاہ جلش — بنا ہے شاہ جہان تاج رکھکے سر پہ خروس
زمانہ داغ اوسے گرم کرکے آہن تیغ — طلب کرے کوئی زخمی اگر پر طاؤس
دہان گور کا لقمہ ہوا تن لقمان — اجل کے دام سے نکلا نہ پھنس کے جالینوس
ہمیشہ خاص خدا پایمال ظلم رہے — عیان ہے قصۂ اصحاب کہف و دقیانوس

کھچا سر زکریا پہ ارّہ بیداد
الم سے برگ شجر تک ہوئے کف افسوس

وہ بے گناہ چلی تیغ ظلم یحییٰ پر
کہ زیست سے ہوئے الیاس خضر تک مایوس

خلیل کو کفرہ نے جو آگ مین پھینکا
اسی الم سے ہے کعبے کا ماتمی ملبوس

علی الخصوص شہیدون کا بادشاہ حسین
کہ تخت عرش ہے جسکے لیے مقام جلوس

چراغ کعبۂ دین شہسوار دوش رسول
امام سُبحۂ خاصان ایزد قدوس

اوسی کے بزم کا ہے آفتاب ایک چراغ
اوسی کے باغ کا ہے آسمان اک طاؤس

کتاب مین جو لگائین وہ کحل خاک قدم
عجب نہین جو ہون معنی کلام مین محسوس

جو یان سحر کی سحر عید ہٹ لڑکپن مین
خدا نے بھیج دیا خود بہشت سے ملبوس

پسر رسول نے قربان کیا نواسے پر
اس افتخار سے واقف نہین ہین وہم کہ روس

ہمیشہ خواب مین کی آ کے مہد جنبانی
یہ جبرئیل تھے سبط رسول سے مانوس

وہ بادشاہ جو تھا فخر انبیائے سلف
وہ بادشاہ کہ جسکے تھے اولیا پابوس

ہوئے یہ جور و ستم اوس پہ دست امت سے
کہ جسکو سنکے تحیر مین ہین یہود و مجوس

جہان مین سچ ہے کسی چیز کو ثبات نہین
کہ لابقا ہو جو اقبال کو کرین معکوس

نبی کے بعد زمانے نے کی عجب گردش
کہ ملک شام مین ٹھہرا یزید راس رؤس

یہ فکر قتل نبی زادہ تھی کہ یثرب تک
لگے ہوئے تھے برابر ہزار ہا جاسوس

چلے مدینے سے وارد ہوئے جو غربت مین
مع عزیز مع اقربا مع ناموس

یہ کربلا مین ہوا جمع شام کا لشکر
فلک پہ کانپ گیا ڈر کے کوکب منحوس

دبا لیا یہ سپاہی نے چار جانب سے
ہوئی زمین کے سوتون کو غلت کابوس

سرون پہ خود کہ قندیل باب بتخانہ
زرہ بدن پہ لعینون کے خرقۂ سالوس

عیان ہوئی شب عاشور کی سحر تو کیا
درِ خیام پہ کرسی بچھا کے شہ نے جلوس

رفیق چند جو تھے ساتھ اور چند عزیز
ہوے سلام کو حاضر وہ سب ہوئے پابوس

عطا کیا علم فوج اپنے بھائی کو ؛ وہ کون حضرت عباس جنسے تھی مانوس
ادہر یہ حامی دین اوسطرف وہ بانی کفر ؛ یہان اذان ہوئی بجنے لگا ادہر ناقوس
سحر سے فتنہ کیا فوج شام نے برپا ؛ گئی سپہر برین تک صدای طبل و کوس
ادہر بھی شوق مین آمادۂ جہاد ہوئے ؛ بدل بدل کے شہیدان راہ حق ملبوس
اگرچہ جن و ملک انبیا ہوے حاضر ؛ کہ ہم شریک ہین وقت وغا نہو مایوس
مگر قبول نکی آپ نے کسیکی مدد ؛ کہ تکیہ گاہ تھی تائید ایزد قدوس
قلیل فوج جو لیکر چڑہے لڑائی پر ؛ نشان جرأت اہل ستم ہوے منکوس
ہزارون قتل کیے ایک ایک نے لڑکر ؛ کفن ہوے تن اعدا پہ جامۂ سالوس
سوار خاک پہ گھوڑے گرے سوارون پر ؛ ہوا معاملۂ جنگ اشقیا معکوس
مگر چہ لاکہ کہان اور کہان بہتر تن ؛ دلون مین شوق شہادت قضا سے جی مانوس
کھلا ہے کیا در افسوس فتح کے منہ پر ؛ نہونے پائے جو اوس روز بھیڑ مین پا بوس
خیال سبط نبی بھی کیا نہ امت نے ؛ سمجھ کہان کہ ستارے تھے بخت کے منحوس
غضب کیا کہ بھرے ایسی خون پاک سے ہاتہ ؛ کہ سنکے ملتے ہین جن و ملک کف افسوس
کمال ضعف سے زخمی کا جھک گیا یہ سر ؛ کہ تکیہ گاہ ہوا زین اسپ کا قربوس
گرے زمین پہ حضرت کہ روئی خاک پہ عرش ؛ بدن پہ زخم کی کثرت لہو مین تر ملبوس
پرون سے لاشۂ اقدس پہ سایہ افگن تھے ؛ ہما و بلبل و کبک و کبوتر و طاؤس
پھر اوسکے بعد لٹے خیمۂ امام غریب ؛ اخس ناس نہ سمجھے رسول کا ناموس
تمام گھر کو سپاہ عدو نے لوٹ لیا ؛ چھٹے نہ پیرہن نو نہ جامۂ مدروس
کسی نے بیوۂ قاسم پہ بھی نہ رحم کیا ؛ ردا کو لیکے کیا اوسکو شمع بے فانوس
و دلہن کا زیور و زر لوٹ کر یہ کہتے تھے ؛ کہ آج ہاتہ لگا ہے ہمین یہ گنج عروس
خدا بہشت کرے جنکے واسطے پیدا ؛ غضب ہے خانۂ زندان مین ہون وہی محبوس

جو باٹین اپنے مجبون کو میوۂ جنت
اونہین کو حیف ملے آب گرم و نان سبوس

غرض کہ خاک اوڑائی زمین نے ماتم مین
فلک ہوا ہمہ تن داغ صورت طاؤس

جو اہل دین ہین کوئی اونکی قدر گھٹتی ہے
ورق اولٹنے سے ہوتا نہین ہے خط معکوس

امیر خالق عالم سے اب یہ مانگ دعا
کہ پھر شاہ نجف شاہ کربلا شہ طوس

رواج دین محمد ہو اہل دین ہین شاد
رہائی پائین جو زندان غم مین ہین محبوس

قصیدہ در نعت

لائی ہے کیا چمن مین ہر اک شاخسار پھول
دکھلا رہے ہین باغ جنان کی بہار پھول

کتنے ہین سرخ و سبز تو کتنے سپید و زرد
ہر رنگ مین ہین صنعت پروردگار پھول

انجم سے ہین چمک مین سوا کچھ عجب نہین
پھینکین سپہر پر کلۂ افتخار پھول

پائے جو اذن اِن پہ کرے زرگر فلک
سیم و طلای شمس و قمر کی نثار پھول

آراستہ چمن مین ہے کیا لشکر بہار
کتنے پیادہ آئے ہین کتنے سوار پھول

بخشی خدا نے جوش صفا سے وہ زرق برق
ایک ایک ملک حسن مین ہے تاجدار پھول

سیمین تنان چرخ جو چاہین معاوضہ
بدلین کبھی نہ پیرہن زرنگار پھول

وہ نشۂ سرور کہ جمشید وقت ہین
شبنم کو جانتے ہین مے خوشگوار پھول

توڑے سے زر کے کم نہین ہر گلبن چمن
اوس مین درم ہزار تو اس مین ہزار پھول

نیرنگ حسن و عشق سے خالی نہین ہے باغ
مجنون ہے بید لیلی محمل سوار پھول

صیاد کی طرح جو بنا ہے رگونکا جال
کھیلین گے عندلیب کا شاید شکار پھول

قدرت خدا کی ہین ہمہ تن گوش اسپہ ہین
ناواقف صدای فغان ہزار پھول

چھوڑین شکوفے آپ ہی بلبل کے سامنے
پھر آپ ہی ہنسی سے ہون بے اختیار پھول

عالم کو کرلیا ہے احاطہ بہار نے
پھیلے ہین کاشمیر سے تا سبزوار پھول

کثرت ہی اسقدر کہ سخی باغبان ہوا
دیتا ہے مفت اہل تماشا کو ہار پھول

ہر گھر میں ہر مکان میں صحرا میں کوہ میں
لے جاتی ہے اوڑا کے نسیم بہار پھول

گلیوں میں کوچہ کوچے میں پھولا ہے ہر شجر
اسقدر جو بچھ گئے ہیں سر رہگذار پھول

بلبل ہو مردہ کنج قفس میں کہ دام میں
بجز باغ ہوں نہ اور کہیں زینہار پھول

مشکے خریدنے کو جو مالک کوئی گئے
لے آئیں مول مردم خدمتگزار پھول

آیا ہے خوب ہاتھ بھانہ بہار کا
بے خوف پی رہا ہی ہر اک بادہ خوار پھول

گلشن ہر ایک خانہ قصاب بن گیا
ہر شاخ گاو میش میں پھولی ہزار پھول

پہونچی جو باغ میں نظر آئی عجیب سیر
یعنی ہیں ہر طرف ہمہ تن انتظار پھول

جتنے درخت ہیں وہ جمائی ہوئی ہیں صف
باندھی ہوئی کھڑے ہیں روش پر قطار پھول

پوچھی جو میں وجہ تو کہنے لگی نسیم
اوسکا ہی انتظار ہیں جسپر نثار پھول

وہ لالہ رو کہ جس سے زمانہ کی ہے بہار
جسکے عرق سے ایسی ہوی عطر بار پھول

دیکھا نہیں ہے بسکہ کبھی دن سے روی پاک
بلبل کی طرح باغ میں ہیں بیقرار پھول

نزدیک ہی کہ درد جدائی سے ہو کے تنگ
پھاڑیں قبا لباس کریں تار تار پھول

آئی نظر جو چہرہ مولا تو عید ہو
پھولوں سے صحن باغ میں ہوں ہمکنار پھول

آیا ہی اور مطلع رنگین خیال میں
جس پر ہزار جان سے قربان ہزار پھول

مطلع ثانی

اوس آفتاب رخ سے اگر ہوں دو چار پھول
حربا ہوں رنگ بدلیں ابھی بار بار پھول

دامن میں ہیں لیے ہوسے بہر نثار شاہ
شبنم سے سیکڑوں گہر آبدار پھول

صیقلگر چمن ہو جو اوسکی ہوای لطف
پھر بلبلوں سے دلمیں نرکھیں غبار پھول

اللہ ری لطافت تن جس سے مانگ کر
پہنے ہوسے ہیں پیرہن مستعار پھول

پہونچی جو کان تک خبر منع میکشی
شبنم کی می بھی پھر نکریں زہر مار پھول

چھائی جو رعب تو یہ ہون مثل خار خشک | بنجائین نشتر رگ ابر بہار پھول
دستار پر اگر وہ گل کفش طرہ ہو | خورشید آسمان پہ کرین افتخار پھول
دولت سے ملے یہ اوسکی بدولت کہ باغ مین | رکھتے ہین تن مین جامہ زرین نگار پھول
اللہ نے دیا ہے یہ اوسکو جمال پاک | سنبل فدا ہے زلف پہ رخ پر نثار پھول
اللہ کیا دہن ہے کہ باتین ہین معجزہ | ہوتی ہین ایک غنچہ سے پیدا ہزار پھول
یکتا ہین اوسکے خلعت خوبی کے چار قب | طرہ ہین بلکہ ہشت چمن پر یہ چار پھول
وہ چہرہ وہ دہن کہ فدا جن پہ کیجیے | ستہ ہزار غنچے بہشتہ ہمہ ہزار پھول
فردوس مین کیا شب معراج جب گذر | لایا لگا کے رضوان ڈالی مین بار پھول
یارون کے اوسکی بوسے معطر کیے مشام | رخصت کے وقت پائی تھی جو عطر بار پھول
امت کا بوجھ پشت پر اپنی اوٹھا لیا | طاقت کی بات تھی کہ ہوا کوہسار پھول
یہ فیض تھا اوسیکا کہ حق خلیل مین | اخگر ہوے تمام دم اضطرار پھول
ادنا یہ معجزہ تھا کہ اک چوب خشک مین | پتی لگے ہزار پہل آئے ہزار پھول
اللہ ری رعب کچھ نہ ابو جہل کی چلی | کافر کے ہاتہ پاون سے گئے سنگ وار پھول
ہے دشمنون کے حق مین چمن زار خار زار | کھٹکین نہ کیون نگاہ مین مانند خار پھول
رنگ بہار اونکو جلاتے ہین رنگ نار | تاثیر مین ہون اختر دنبالہ دار پھول
بھاگین چمن سے صورت ابلیس بدنصیب | مثل شہاب چھوٹ کے پھینکین انار پھول
پاتے ہین خون مین ڈوب کے دشمن لباس سرخ | زخمون کے بانٹتی ہے وہ شمشیر بار پھول
یا شاہ دین ہین تیری عنایت سے فیض یاب | جتنے ہین رونق چمن روزگار پھول
امت پہ وقف باغ شفاعت ہے آپ کا | مجکو بھی اس چمن سے عنایت ہون چار پھول
وقت دعا ہے ہاتہ دعا کو اوٹھا امیر | جبتک کھلین چمن مین ہر شاخسار پھول
غنچے کی طرح آپ کے دشمن گرفتہ دل | خندان ہون دوست جیسے کہ نو بہار پھول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

مژدہ ای امت کہ ختم المرسلین پیدا ہوا
انتخاب صنع عالم آفرین پیدا ہوا

نور جسکا قبل خلقت تھا ہوا اوسکا ظہور
رحمت آئی رحمۃٌ للعالمین پیدا ہوا

کان رحمت سی ہوا یا قوت رمّانکا ظہور
قلزم توحید سے دُرِّ ثمین پیدا ہوا

اب خدا کا حکم لائین گی علانیہ ملک
مہبط قرآن و جبریل امین پیدا ہوا

اب زمین و آسمان مین ہوگی رونق دینکی
باعث ایجاد افلاک و زمین پیدا ہوا

اب گنہگاران امت کی ہوئی شکل نجات
دافع عصیان شفیع المذنبین پیدا ہوا

اب کہان آفاق مین تاریکی کفر و ضلال
نور حق خورشید رب العالمین پیدا ہوا

پیشوای انبیا و مقتدای اولیا
رہنمای اولین و آخرین پیدا ہوا

یاور ایوبؑ و یونسؑ ہمدم یعقوبؑ و نوحؑ
دستگیر عیسیٰؑ گردون نشین پیدا ہوا

رائج حکم شریعت دافع آئین کفر
قبلۂ ایمان رئیس المسلمین پیدا ہوا

مصقل آئینۂ دلہای ارباب صفا
نور بخش چشم ارباب یقین پیدا ہوا

جوہر تیغ شجاعت لشکر اعدا شکن
مرد میدان صاحب فتح مبین پیدا ہوا

خسرو تیغ آزما و اشجع میدان رزم — لشکر آرا صاحب تاج و نگین پیدا ہوا
چاہیے تعظیم کو اوٹھین جو ہین محفل نشین — نائب خاص خدائی ما و طین پیدا ہوا

بالہ آسا کیون ہمارا دل نہ قربان ہو امیر
ہے جو محبوب خدا وہ مہ جبین پیدا ہوا

کیا محمدؐ نے شرف حق کی بدولت پایا — شافع حشر ہوے تاج شفاعت پایا
میہمان جب شب معراج ہوے دعوت مین — چشمۂ کوثر کا ملا روضۂ جنت پایا
جسکے سائے کے تلے ہونگے نبی ہین سب جسنے — لطف حق سے وہ عَلَم روز قیامت پایا
اور کا ذکر تو اس عالم ایجاد مین کیا — انبیا نے بھی شرف انکی بدولت پایا
داغ سینے مین جو حضرت کی محبت کا پڑا — ہم یہ سمجھے کہ چراغ شب تربت پایا
خواب مین گیسوے حضرت نظر آیا جس رات — سر پہ ہنگام سحر سایۂ رحمت پایا
عمر بھر دھیان جو اوس لب شیرین کا رہا — نزع کے وقت بھی منہ نے شربت پایا
ق
روضۂ پاک کی بدلی گئی پوشش جس سال — حصہ سب زائرون نے حسب لیاقت پایا
کوئی ٹکڑا جو ہمین ہاتھ لگا سمجھے ہم — بخت یاور ہوے سرکار سے خلعت پایا
حسن یوسف دم عیسی ید بیضای کلیم — جو ملا جسکو اسی گھر کی بدولت پایا

نعت مولا مین کہے شعر یہ تو نے امیر
واہ کیا نسل سے اعلے حسن طبیعت پایا

بالای آسمان کہ سر لامکان نہ تھا — احمد کے حسن پاک کا جلوہ کہان نہ تھا
پڑتی دل عدو پہ نگہ کر سنان رشک — اس نوک کا تجانہ مین کوئی جوان نہ تھا
معراج کے سفر مین ملایک تھے راست چپ — افسوس مین غبار پس کاروان نہ تھا
تھا لامکان وہ طور نہ تھا حضرت کلیم — انسان کیا ملک کا بھی کوسون نشان نہ تھا
ڈر تھا نہ روز عرض تمنا دل کرو کہی — کہیو اور اضطراب دم امتحان نہ تھا

جلدی تھی کیا کہ خوان شفاعت تھا میری ہاں ۔ گھر کا غلام تھا میں کوئی میہمان نہ تھا
فارغ ہر ایک غم سے رہے ساکن حجاز ۔ کیا اس زمین کا تختہ نہ آسمان نہ تھا

اچھا ہوا کہ الفت حضرت میں جان دی
ان داموں ای امیر یہ سودا گران نہ تھا

مومن کو عشق سرور عالی صفات کا ۔ طوفان حشر میں ہے سفینہ نجات کا
جز مصطفی کہ آئینہ ذات حق تھے آپ ۔ بندہ کہاں ہے کوئی خدا کی صفات کا
ہوتا جو ابر فیض نہ حضرت کا آبیار ۔ کھلتا کسی طرح نہ چمن کائنات کا
حضرت کی ذات ہی سبب رونق جہان ۔ دولھا کے دم سی لطف ہی ساری برات کا
آوازہ دین حق کا کیا کسقدر بلند ۔ سر بت شکن نے توڑ کے لات و منات کا
حضرت کی لطف خاص نے کی اونکی رہبری ۔ چشمہ ملا جو خضر کو آب حیات کا
شیرین ہی محبت حضرت ہی کسقدر ۔ شیشہ ہی اس شراب کا کوزہ نبات کا
شمہ جو مدحت [illegible] امی لقب کریں ۔ ایسی زبان قلم کی نہ یہ منہ دوات کا
میخانۂ ولای رخ و زلف شاہ میں ۔ وہ مست ہوں کہ ہوش ہی دن کا نہ رات کا
کی لامکان میں حق نے تو حضرت سے گفتگو ۔ جب تک نہ ہمزبان ہو مزہ کیا ہی بات کا

پیاسے ہوے جو قتل شہ کربلا امیر
خجلت سے آب آب ہی دریا فرات کا

حکمران جو ہی وہ ہی تابع فرمان اونکا ۔ کون آزاد نہیں بندۂ احسان اونکا
سیر ہے نعمت کونین سے مہمان اونکا ۔ یارب آباد رہے خانۂ احسان اونکا
لے چکے بخشش امت کا خدا سے اقرار ۔ عرصۂ حشر ہے مارا ہوا میدان اونکا
سرنگون پیش گریبان ہی یہ چوگان فلک ۔ گوی سبقت ہی عجب گوی گریبان اونکا
فخر سمجھیں جو لگے ہاتھ عصا بردار ہی ۔ مرتبہ جانتے ہیں موسیٔ عمران اونکا

کس طرح گری کنوین مین نکل آئی یوسف ہاتھہ آتا نہ اگر گوشۂ دامان اونکا
کبھی اک حرف کا ہوگا نہ فصیحون سے جواب طرفہ اعجاز نمایان ہے یہ قرآن اونکا
خلد مین مجرم الفت بھی پہنچ جائینگے تھام کر سلسلۂ گیسوی پیچان اونکا
حورین خدمت کو کنیزین ہین تو غلمان غلام کوثر اونکا ہی بہشت اونکا ہی رضوان اونکا
کس کی طاقت ہی کہ مدحت مین زبان کھولے حبیب خدا آپ ہو قرآن مین ثناخوان اونکا

بادشاہونکو کیا قعر مین مغلوب امیر
وجہ یہ ہے کہ خدا خود تھا نگہبان اونکا

ساجد وہ ہین اللہ ثناخوان ہی ہمارا ابروی نبی قبلۂ ایمان ہی ہمارا
وہ مور ہین ہرچند کہ ہین مور سے کمتر سر تاج سلیمان کا سلیمان ہی ہمارا
ذری ہین مگر ذرۂ خورشید نبوت کیا کوکب اقبال درخشان ہی ہمارا
بلبل وہ ہین رکھتے ہین شرف روح قدس کا جنت جسے کہتے ہین گلستان ہی ہمارا
دیوانے ہین اوس گل کے جو ہی مالک جنت فردوس کا در چاک گریبان ہی ہمارا
پروانے ہین اوس شمع کے جو نور خدا ہے جشن شب معراج شبستان ہی ہمارا
حضرت کی شفاعت سے گناہونکا نہین خوف جو کام ہی دشوار وہ آسان ہی ہمارا
معدوم کریگی نظر لطف کی کر اک اک حرف غلط نامۂ عصیان ہی ہمارا

بخشا ہی امیر آپ کے اوصاف نے رتبہ
مقبول زمانے مین جو دیوان ہی ہمارا

آستان شہ لولاک پہ ہی سر اپنا واہ کیا اوج پہ ہی نجم مقدر اپنا
قسمت اپنی ہے رسا بخت ہی یاور اپنا فخر ہے سارے رسولون کا پیمبر اپنا
خوف عصیان ہی کسی دہشت محشر کیا ہے ہی جو محبوب خدا شافع محشر اپنا
ہین وہ تصویر کہ ہی الفت حضرت روغن تیغ دہ ہین کہ ولا شہ کی ہی جوہر اپنا

سامنے چشم تصور کے ہے وہ چہرہ صاف
آینہ ہمکو دکھائی نہ سکندر اپنا

میکدہ عشق ہی الفت حضرت ہی بہشت
یہی شیشہ ہی یہی خم یہی ساغر اپنا

عاشقون کی جو کیے نام قلم سے مرقوم
نام صد شکر کہ لکھا سر دفتر اپنا

نام حضرت کا لیا فتح ہوئی جنگ عدو
یہی جوشن ہی وغا مین یہی مغفر اپنا

دولت الفت حضرت ہی ہماری دولت
گنج زر ہے یہی مانند ابوذر اپنا

ق

ٹھہرا ہی موت کہ حضرت نے بلایا ہی ہمین
پہونچین یثرب مین تو وعدہ ہو پورا اپنا

شوق یثرب ہی یہان تک کہ کہین لگتا نہین جی
ملک بیگانہ نظر آتا ہے کشور اپنا

دہن مار سے کم روزن دیوار نہین
کاٹے کھاتا ہے شب روز مجھے گھر اپنا

پیاس کا غم رہ یثرب مین اوٹھایا ہی بہت
خیمہ جنت مین گڑیگا لب کوثر اپنا

داغ دل مین ہی جو حضرت کی ولا کا روشن
ہی یہی ماہ یہی مہر منور اپنا

یہ بھی حضرت کی محبت کا تصرف ہی امیر
غرق دریا ہوسے دامن نہ ہوا تر اپنا

بیان کیا ہو شہنشاہ عرب کی شان و شوکت کا
فلک جسکی در دولت پہ نقارہ ہی نوبت کا

اسی پردے مین حسرت گرد پھر نیکی نکلجاتی
کہ میری خاک سے بنتا حظیرہ تیری تربت کا

دکھاتا ہی تماشا لخت دل کیا یاد عارضین
مژہ سے گرتے گرتے پھول بنجاتا ہی جنت کا

تڑپتی ہی جو بجلی جلوہ گاہ طور مین ابتک
کبھی پر تو وہان کیا پڑ گیا تھا تیری طلعت کا

نہ رکھ محروم زخم عشق سے اس نیم بسمل کو
ادھر بھی اک نظر صدقہ شہیدان محبت کا

مشوش کیون یہ کہتی ہین ترا انجام کیا ہوگا
ادھر ہی جوش عصیان کا ادھر ہی جوش رحمت کا

تری تیغ ادا پر اس واسطے جان دیتا ہی
قضا منہ دیکھنے لگتی ہے مشتاق شہادت کا

کہے گی حشر مین زلف مسلسل آپ کی بڑھ کر
کہ مین ہون سلسلہ عفو سیہ کاران امت کا

کوئی جائیگا جنت کو کوئی جائیگا دوزخ کو
مدینے کی طرف دوڑیگا کشتہ تیری حسرت کا

ترا

ترے جلوے کی حسرت رہ گئی مشتاق کو تیری — نقاب اوٹھی تو پردہ پڑ گیا آنکھوں پہ حیرت کا

امیرِ زار کیا غم اگر تیرا نہیں کوئی
بھروسا بیکسی میں ہے تجھے اوسکی حمایت کا

خلف وہ ہے کہ جو نام روشن جد امجد کا — الف احمد کا میم احمد کا دال آدم میں احمد کا
کھنچا ایسا پری نقشہ سراپائے محمد کا — کہ نقاش ازل نے آپ سایہ رکھ لیا قد کا
تبسم کیجئے غنچے آئینہ دانتوں کی تجلی سے — یہی ہے ذرہ ذرہ تعزیہ جسم شوق بیحد کا
ہوا ہے محو حسن پاک ای محبوب یزدانی — کہ تجھ پہ مٹ گیا روز ازل سایہ ترے قد کا
اوتر کر عرش سے لیتے ہیں بوسے راندن قدسی — دبایا سنگ در نے تیرے پہلو سنگ اسود کا
پھریں جب پتلیاں آنکھوں کی شیدائے زیارت ہو — کہ پھر جائے نظر میں گرد پھرنا تیرے مرقد کا
نہیں ہے وجہ حسن یوسفی کی دھوم عالم میں — کہ سایہ چھپ کے اوسکے روپ میں آیا تھا محمد کا
شب معراج حوروں نے بچھائیں اسقدر آنکھیں — کہ سبزہ نرگسستان ہو گیا چرخ زبرجد کا
جوانان چمن باہر ہوئے جامے سے جا ہی — اوڑایا بوئے گل نے رنگ شاید تیری آمد کا
الٰہی لیچلے شوق زیارت جب مدینے کو — خضر ہو جائے بڑھ کر ولولہ عشق محمد کا
مدینے میں نہ کیونکر لہلہائے سبزہ جنت — خضر چھڑکاؤ کرتے پھرتے ہیں آب زمرد کا
ہجوم خلق اتنا ہے سبب ہو میں تمانونگا — قیامت نے بھی کچھ پرواز اوڑایا ہے ترے قد کا
سیہ کاران امت کے سروں پر ہو گیا سایہ — گیا محشر میں سودا تھی جو گیسوئے محمد کا

امیر اوس روضے میں پہنچوں تو استغنا ہے دو جہاں سے
جو یہ مقصد روا ہو قصد ہے پھر ترک مقصد کا

میں طفلی سے ہوں عاشق ابروئے خمدار احمد کا — کمان حسن کا ناوک الف ہے میری ابجد کا
تمنا ہے کہ اک اک بال کی سو سو بلائیں لے — دل صد چاک شانہ بن کے گیسوئے محمد کا
ترے روضے میں جو نیچے سے پہنچا جھاڑ لٹکا ہے — فلک اوس جھاڑ میں ہے ایک آویزہ زمرد کا

مدینہ مین آلہی زیر تیغ ناز دم نکلے | شہید جلوہ گاہ حسن کر صدقہ محمد کا
نگاہ چشم ہر بسمل اشارون مین سکھاتی ہے | طواف آنکھون سے کرنا مرتے دم تک تیری مرقد کا
در فردوس پر محشر مین رضوان یون پکاریگا | بٹھے ہے جس جس کے دلمین داغ ہو عشق محمد کا
قدم تک گیا ہی تیز آئی سواری جانب امکان | نہ پہونچا ساتہ آخر رہگیا سایہ بھی قد کا
کوئی دم تیری تیغ ناز کے نیچے ٹھہر جانا | شہید شوق کو سامان ہے عیش مخلد کا
سیہ کاران امت اور سب کربان اوٹھا لیگے | آلہی سلسلہ چھوٹے نہ گیسوئی محمدؐ کا
مزاج اوس سنگ در کا شان محبوبی سے برہم ہے | کبھی کیا مین نے بوسہ لے لیا تھا سنگ اسود کا
اوٹھا دے آنکھ سے پردہ دوئی کا حسن یکتائی | جدھر دیکھون نظر آئے مجھے جلوہ محمدؐ کا
سپر ہوتا سیہ کارون کے حق مین مہر محشر سے | اوٹھا رکھا گیا محشر پہ سایا آپ کے قد کا

امیر نے نشان کا نقش جب مٹنے لگے یارب
زبان پر نام تیرا نقش دل پر ہو محمد کا

سورۂ والشمس صفت روی فخر انبیا | آیۂ واللیل ہے گیسوی فخر انبیا
قبلۂ ایمان ہے میرا روی فخر انبیا | ہون اسیر حلقۂ گیسوی فخر انبیا
پنجۂ پر زور مین تھی طاقت دست خدا | قدرت حق قوت بازوی فخر انبیا
دیدۂ یعقوبؑ روشن ہو گئے اس وجہ سے | جامۂ یوسفؑ مین پائی بوی فخر انبیا
کیون نہ ہو مقبول درگاہ خدا میری نماز | سامنے ہے کعبۂ ابروی فخر انبیا
کیا حقیقت میرے دل کی طائر سدرہ بھی ہے | قمری سرو قد دلجوی فخر انبیا
دونون عالم کی ہے آبادی فقط اس وجہ سے | ہین یہ زیر سایۂ گیسوی فخر انبیا

آیۂ انا فتحنا ہے جو قرآن مین امیر
ہے ظفر تکیہ سے پہلوی فخر انبیا

دل سے لیتا ہون نام احمدؐ کا | ورد ہے صبح وشام احمد کا

قاب قوسین جسکو کہتے ہیں
ہے وہ ادنیٰ مقام احمد کا

مردے ہوتے تھے زندہ باتوں میں
معجزہ تھا کلام احمد کا

کرلیا قبضہ حوض کوثر پر
پی لیا جسنے جام احمد کا

جس جگہ عام خاص ہوتے ہیں
ہے وہ دربار عام احمد کا

زندہ جب تک رہے خدا سے رہا
روز نامہ پیام احمد کا

خاک یثرب ہے مرتبے میں حرم
واہ رے احترام احمد کا

وہ بھی خاص خدا ہے مثل بلال
ہے جو دل سے غلام احمد کا

خوف محشر امیر کیا مجکو
ہے وہاں اہتمام احمد کا

آنکھیں ہیں اپنی طالب دیدار مصطفیٰ
گوش آشنای لذت گفتار مصطفیٰ

ہے مہر پرتو گل گلزار مصطفیٰ
ماہ دو ہفتہ لالہ کہسار مصطفیٰ

کیونکر بیان ہو گرمیٔ بازار مصطفیٰ
خود صانع ازل ہے خریدار مصطفیٰ

مژگان کا شانہ لیکے چلی حور خلد سے
آئی نظر جو گیسوی خمدار مصطفیٰ

کیسے ملک سلام کو آتے ہیں انبیا
کیا گرم ہے مدینے میں دربار مصطفیٰ

گھٹتی نہیں ہزار گھٹاتے ہیں اہل کفر
ہر روز بڑھتی جاتی ہے سرکار مصطفیٰ

کیا کیا دکھائی جوہر مردی جہاد میں
نصرت فدای جرات انصار مصطفیٰ

دیکھی تھی طور پر جو تجلی کلیم نے
وہ بھی تھا ایک پرتو رخسار مصطفیٰ

زائر ہوا جو آپ کا وہ جنتی ہوا
جنت ہے زیر سایۂ دیوار مصطفیٰ

حاصل ہے خوان نعمت دین کا اسے مزہ
جو لذت آشنا ہے نمکخوار مصطفیٰ

کیوں عالمان دین کا نہ قائل ہوں اے امیر
یہ لوگ بھی ہیں مظہر انوار مصطفیٰ

حبیب آج وہ پیدا ہوا کہ صل علےٰ ۔ زبان غیب سے آئی ندا کہ صل علےٰ
کیا تمام زمانہ شعاع سے روشن ۔ ہوا طلوع وہ شمس الضحیٰ کہ صل علےٰ
رہے گی نام کو باقی نہ اب سیاہی کفر ۔ چمک رہا ہے وہ بدر الدجیٰ کہ صل علےٰ
درود پڑھتے تھے قدسی جو دیکھتے تھے وہ رخ ۔ لب آپکے تھے وہ معجز نما کہ صل علےٰ
جبین وہ لوح کہ جس میں نقوش رحمت حق ۔ جمال پاک وہ نور خدا کہ صل علےٰ
دہن وہ چشمہ شیرین اگر نظر آئے ۔ کہے یہ چشمہ آب بقا کہ صل علےٰ
عجیب کریم عجب برگزیدہ عالم ۔ عجیب خضر عجیب رہنما کہ صل علےٰ
لگا ہی آنکھوں میں جو حال غیب آئی نظر ۔ وہ سرمہ آپ کی تھی خاکپا کہ صل علےٰ
پڑی جو ضرب تو جوزا صفت فلک ہے دو نیم ۔ وہ دست و بازوی تیغ آزما کہ صل علےٰ
زبان و لب سے جو نکلا کیا خدا نے قبول ۔ وہ مستجاب تھے اونکی دعا کہ صل علےٰ
شگفتہ کیوں نہ ہیں زایرون کی غنچہ دل ۔ مدینہ کی ہے وہ آب و ہوا کہ صل علےٰ
یہی کہے کوئی رضوان سے بھی اگر پوچھے ۔ وہ روضہ ہے چمن دلکشا کہ صل علےٰ

ورق جنان قلم اپنا ہو غیرت طوبیٰ
لکھی امیر وہ مدح و ثنا کہ صل علےٰ

ابتدا و انتہای مصطفےٰ ۔ جانتا ہے بس خدای مصطفےٰ
خاکپا اوسکی ہے جنت کا عبیر ۔ دل سے ہے جو خاکپای مصطفےٰ
ہشت جنت شش جہت ہفت آسمان ۔ سب ہوے پیدا برای مصطفےٰ
ماسوای حق جو ہیں فانی ہیں سب ۔ حق کہاں ہے ماسوای مصطفےٰ
لامکان میں ہمنشین حق ہوے ۔ کسقدر برتر ہے جای مصطفےٰ
مصطفی ہیں خلق کے حاجت روا ۔ ہے خدا حاجت روای مصطفےٰ
اولیا سارے قفای انبیا ۔ انبیا ہیں سب قفای مصطفےٰ

حشر مین گھیرینگے کیا مجکو گناہ — چلد سے جس وقت آئی مصطفےٰ
فقر مت شاہی سے کچھ مطلب نہین — مین ہون راضی جو رضائی مصطفےٰ
مشکلین کیا نزع کی آسان ہوئین — وقت پرسش یعنی آئی مصطفےٰ
طور کا جلوہ تھا جلوہ آپ کا — لن ترانی تھی صدائی مصطفےٰ
جان حضرت جان تن حضرت کا تن — دست دیا ہین دست پائی مصطفےٰ
اولیا و انبیا محشر کے دن — سب کرین گے اقتدائی مصطفےٰ

ہے عجب کشور مرے دل کا امیر
جسمین والی ہے ولائی مصطفےٰ

حشر کے دن رتبۂ والائی سرور دیکھنا — زیر پا اورنگ شاہی چتر سر پر دیکھنا
زیر منبر انبیا و اولیا و اتقیا — جلوہ فرما ہونگی وہ بالائی منبر دیکھنا
وہ علم جسکا پھریرا عرش پر سایہ فگن — مجتمع زیر علم لشکر کے لشکر دیکھنا
امتین جتنی ہین سبکو بخشوائین گے نبی — ملتجی ہونگے انھین سی سب پیمبر دیکھنا
جلوہ گر ہوگی کسی جانب کو جنت کی بہار — موج زن ہوگا کسی جانب کو کوثر دیکھنا
کنجیان بھیجیگا ان کو نار و جنت کی خدا — انتہا کا التفات رب اکبر دیکھنا
جب صف فوج ملایک کی طرف دیکھینگے آپ — دست تسلیم اونکی اوٹھین گے برابر دیکھنا
پھر زیب آئینۂ برق تجلی روبرو — دست قدرت شانۂ زلف معنبر دیکھنا
لب کھلین گے جسگھڑی پھر شفاعت آپکے — ساتھ ہی ہونگے کشادہ خلد کے در دیکھنا
نامۂ اعمال امت سادہ ہوجائین گے سب — ابر رحمت روز محشر ہوگا سر پر دیکھنا
آپ کی مرضی ہی ہوگا ساری عالم کا حساب — آپ کے قبضے مین ہوگا سارا دفتر دیکھنا
دشمنون کی ہر خرابی دوستونکی ہے نجات — خاتمہ اسپر شرف اللہ اکبر دیکھنا
خدمت والا مین حاضر ہوگا جب سن امیر — چشم رحمت سے اسے ای گل ہکر اور دیکھنا

حال کرتے تھے بیان وہ شاہ دانا غیب کا
قبضۂ قدرت مین تھا اونکے خزانا غیب کا

راہ یون کرتے تھے وہ حضرت شب معراج طے
ہر قدم پیش نظر تھا آستانا غیب کا

واد کیا نور مجسم تھا وہ اندام لطیف
بازوی قدرت سے تھا پیوند شانا غیب کا

نور حضرت نے کیا گلزار ہستی مین ظہور
بنگیا کیا نخل ہو کر سبز دانا غیب کا

شاعری سے کسب کی کیا معرفت ہمنے امیر
سوجھتا ہی ہمکو مضمون عارفانا غیب کا

قطرے کے منہ سے نام جو اونکا نکل گیا
بادل سے گر کے روی ہوا پر سنبھل گیا

لکھا جو وصف گیسوی پیچان مصطفے
کچھ مغفرت مین بل جو رہا تھا نکل گیا

حضرت نے جسکے حق مین کہا جو وہی ہوا
کیا اختیار تھا کہ مقدر بدل گیا

چمکا جمال پاک کا جلوہ جو مثل برق
خرمن گناہ امت عاصی کا جل گیا

کیسی بلا جو نام لیا مینے آپ کا
آیا پہاڑ بھی مرے آگے تو ٹل گیا

جیسے آب چاہ حکم نبی سے ہوا پر آب
ایما درخت خشک نے پایا تو پھل گیا

قائل ہون مین تو اپنی طبیعت کا ای امیر
مضمون نعت مین بھی نہ لطف غزل گیا

ردیف بای موحدہ

گرم حضرت کا یہ بازار تھا معراجکی شب
کہ خدا آپ خریدار تھا معراجکی شب

غنچۂ انجم تھے شگفتہ تھے گل تر کی طرح
آسمان غیرت گلزار تھا معراج کی شب

فیض سے آپ کے رتبہ یہ زمین کا تھا بلند
عرش دیوار بدیوار تھا معراج کی شب

وہ سرافراز کہ کہتے ہین جسے روح قدس
آپکا غاشیہ بردار تھا معراج کی شب

وہ اڑھی گرد وہ حضرت کی سواری آئی
غل فرشتون مین یہ ہر بار تھا معراج کی شب

انبیا شاد فرشتونکو خوشی حورین مست
غم مین ابلیس گرفتار تھا معراج کی شب

عید اس بات کی تھی سبکو کہ پورا وہ ہوا
حق سے جو وعدۂ دیدار تھا معراج کی شب

شمع ایمان کی ضیا فرش سے تھی تا بہ عرش
بخت اسلام کا بیدار تھا معراج کی شب

تمام ہی سے تھے کشادہ درِ کاشانۂ قرب
برطرف پردۂ اسرار تھا معراج کی شب

جو کہا آپ نے اللہ نے منظور کیا
مہربان ایزدِ غفار تھا معراج کی شب

پاک تھی رنگِ دورنگی سے وہ خلوت گہ خاص
وہی شیشہ وہی میخوار تھا معراج کی شب

شمع و پرتو مین ذرا بھی نہ رہا فرق امیر
واہ کیا نور کا دربار تھا معراج کی شب

خلق حبیبِ مالکِ عرب ہین ہو وہ سلطانِ عرب
ہفت کشور ہون نہ کیون تابعِ فرمانِ عرب

آپ کے فیضِ قدم سے یہ بڑہی شانِ عرب
ہو گیا سارا عجم ذرّۂ میدانِ عرب

عادل و رشاد سا پیدا نہوا تھا جبتک
کبھی شاہین سے دو تعف تھی نہ میزانِ عرب

غارتِ فوجِ ضلالت سے ہوا وہ محفوظ
حفظ حضرت کا ہوا جبسے نگہبانِ عرب

واہ کیا آپ کی عالی نسبی کا مذکور
ہفت کشور کی عرب جان ہے یہ جانِ عرب

کیسے شمشیرِ شجاعت کی دکھائی جوہر
سرنگون ہو گئے جتنے تھے شجاعانِ عرب

ایک کی چل نسکی ہان سے گئے سب بوہا
پہلوانانِ عجم ہون کہ دلیرانِ عرب

فیضِ حضرت سے یہ بوئی گلِ ایمان پھیلی
اور سے اور ہوا رنگِ گلستانِ عرب

رہے برگشتہ اس احسان پہ جو حضرت سے امیر
کیسے بدبخت تھے وہ مردمِ نادانِ عرب

ردیف تاے فوقانی

کیا سناتی ہین یہ واعظ ہمین جنت جنت
اپنے نزدیک تو ہے روضۂ حضرت جنت

ہون گنہگار بہت پر ہے یہ امید مجھے
ہاتھ آجائیگی حضرت کی بدولت جنت

روضۂ پاک کی تعریف کیا کرتے ہین ملک
دیگا اللہ ہمین روزِ قیامت جنت

حورین فردوس سے ہمراہ ملائک آئین — فیض حضرت سے ہوا گوشۂ تربت جنت
عشق کامل ہے جنھین آپ سے ہر اونکے لیے — آپ کا ہجر جحیم آپ کی وصلت جنت
دولت قرب خدا چاہتے ہین پیر و رشاہ — زاہد عیش طلب کو ہے غنیمت جنت
زاہد شاہ جو ہو قرب خدا حاصل ہو — یہ وہ طاعت ہے کہ جسکی نہین اجرت جنت
خواب مین صورت حضرت جو نظر آجائے — کیون نہو جائے مرا بستر راحت جنت

ہے وہ مجرم مجھے مجرم جو سمجھتا ہے امیر
ہون وہ مجرم کہ مری رکھتی ہے حسرت جنت

چل مدینے وقت تونے ہند مین کھویا بہت — رات اب تھوڑی ہے چونکے بے خبر سویا بہت
روضۂ اقدس ہے آیا خواب مین مجھکو نظر — ملکے آنکھین چادر تربت سے مین رویا بہت
سب سے کہتا تھا یہی آکر مدینے مین اویس — کچھ مزہ ہو عشق کا انسان کو کم ہنسا یا بہت
ہے یہی اب تک سیاہی شامت اعمال کی — آنسوؤن سے میری آنکھون نے اسے دھویا بہت
غفلت اتنی بھی اودھر آدمی کو موت ہے — ایکدم بھی تو جو سویا جان لے سویا بہت
ایک مین کیا کتنے تجکو ڈھونڈھکر تھک کے گئے — تو ہی محبوب دو عالم ہے تجھے جویا بہت
ق
چرخ نیلی فام کی کتنے تو لاکھون ہین مگر — زہر میرے حق مین اس کمبخت نے بویا بہت
دور برسون روضۂ پر نور سے رکھا مجھے — وقت میرا اس نے ہندستان مین کھویا بہت
جاگتے سوتے اودھر کی تو رہی دل کو لگی — پھر نہین پروا ہے تو جاگا جو کم سویا بہت
کچھ نہ حاصل مزرع امید سے مجھکو ہوا — عمر بھر اس کھیت کو جوتا بہت بویا بہت

کم ہین میرے شعر پر مین نعت مین اکثر امیر
یہ سبب ہے جو مجھے کہتے ہین سب گویا بہت

ردیف ثای مثلثہ

بخشو مجھ کو بس مکر کر دو مسکین پہ امت الغیاث — الغیاث ای شافع روز قیامت الغیاث

صدمۂ درد جدائی سے بہت ہون بیقرار
اب نہین باقی ہی میری دلمین طاقت الغیاث

ٹھوکرین پست و بلند دہر مین کھاتا ہون نہین
خضر رہ ہو جلد ای شوق زیارت الغیاث

ضعف نے اسنے کر دیا سر تا قدم از دست و پا
پاؤن مین طاقت نہ ہاتھون مین ہی قوت الغیاث

گور کی ظلمت سے کم شام سیہ بختی نہین
نور کی حاجت ہی ای صبح سعادت الغیاث

آتش افروزی شیاطین کی جلاتی ہی مجھے
رحم ای ابر کرم ای جوش رحمت الغیاث

دونون راہین بند ہین جاؤن کدہر مین ناتوان
الحذر کہتا ہے دوزخ اور جنت الغیاث

اس دوراہے سے کسی صورت تو آؤن راہ پہ
الغیاث ای خضر صحرائی شفاعت الغیاث

نامۂ عصیان امیر روسیہ کا ہی سیاہ
ای شفیع المذنبین ختم الرسالت الغیاث

مدح مین کرتے ہین ناحق یہ مجھ حقیر سے بحث
جو تم کہو تو کرون منکر و نکیر سے بحث

وہ بلبل چمن شاہ ہون کہ روح قدس
نکر سکے گا کبھی میرے ہمصفیر سے بحث

ہین مست بادۂ عرفان کہان کہان جمشید
کرے نہ جام جو ان مین خم غدیر سے بحث

کرون وہ وصف رخ شہ کہ گل ہین غرق عرق
کرے جو خندۂ گل کلک کی صریر سے بحث

ثنای شاہ مین حسان مین اپنے وقت کا ہون
غزل سے انہین مرزا سے ہی نہ میر سے بحث

زمین روضۂ مولا سے ہے رجوع اپنی
دماغ کسکو کرے کون چرخ پیر سے بحث

گدا ہون مین در حضرت کا مرتبہ ہی بلند
کرے نہ تخت سلیمان بھی حصیر سے بحث

تمہارے کوچہ کے ہین بوریا نشین ایسے
کہ وہ رہین جو کرین صاحب سریر سے بحث

فلک اوچھتا ہی کیا اسے راست بازون سے
کمان کج نکرے راستی مین تیر سے بحث

جو آپکی تھی ریاضت کہان وہ آدم کی
مجال کیا ہے کہ گندم کرے شعیر سے بحث

فقیر ہون مین امیر اوسکی آستانے کا
فقیر سے مجھے مطلب نہ کچھ امیر سے بحث

ردیف جیم عربی

جب ہو نہ مقابل ستے مقابل شب معراج / پردہ ہو کہان بیچ مین حائل شب معراج

قوسین فقط قرب کی حجت ہے وگر نہ / بی فاصلہ تھی قرب کی منزل شب معراج

کیا دخل کسی طرح کسی غیر کو ہوتا / تھی عاشق و معشوق کی محفل شب معراج

جتنے تھے وہ سب اپنی جگہ پر تھے مودب / افلاک و نجوم و مہ کامل شب معراج

کہتے تھے ملک صل علی عرش پہ قدسی / اوراد و وظائف مین تھے شاغل شب معراج

لاحل تھی جو عقدے وہ کھلے آپ پہ سارے / گنجینۂ اسرار ہوا دل شب معراج

تعیین عبادت ہو کہ امت کی شفاعت / کی سب کی سند آپنے حاصل شب معراج

آدے گئے لیکن نہ گئی گرمی بستر / نزدیک ہوئی دور ہی منزل شب معراج

کام آیا امیر آپ کا کیسا سفر دور / حل ہو گئے سب عقدۂ مشکل شب معراج

پہونچے جو سر عرش پیمبر شب معراج / لینے کو ملک آئے برابر شب معراج

آگے جو بڑھے خاص میسر ہوئی خلوت / یا آپ تھے یا خالق اکبر شب معراج

سن سنکے رسولان سلف جسکو ہین حیران / وہ قرب ہوا شہ کو میسر شب معراج

وہ دائرہ جسکا کہین آغاز نہ انجام / نقطہ تھا جو اندر وہی باہر شب معراج

جو عقدۂ لاحل تھے سراسر وہ ہوے حل / جتنی تھین مہمین وہ ہوئین سر شب معراج

کی صاحب خانہ نے عجب خاطر مہمان / دعوت مین ملی جنت و کوثر شب معراج

اصرار کیا لی سند بخشش امت / محبوب ہوا شافع محشر شب معراج

کی تھی جو فرشتون نے رقم فرد معاصی / رحمت سے ہوئی خارج دفتر شب معراج

موقوف ہوئی شاقہ جتنی تھی عبادات / پانی کی طرح بہ گئی پتھر شب معراج

پروانون کی مانند شیاطین کو جلے دل / کیا شمع عنایت ہوئی انور شب معراج

ماتم تھا امیر اونکو جو حضرت کے عدو تھے
احباب تھے خوش عید تھی گھر گھر شب معراج

ردیف حای مہملہ

چہرہ دکھلاؤ مجھے برق تجلی کی طرح
طالب دیدار ہون مدت سے موسیٰ کی طرح

سانپ بنکر صدمہ فرقت ڈسکا تا ہے مجھے
آرہی ہین کیسی کیسی لہرین دریا کی طرح

ہاتھ دوڑاتا ہون ہر دامن پہ راہ شوق مین
ہین حواس ایسے پریشان گرد صحرا کی طرح

آپ اگر چاہین تو باب ناامیدی بند ہو
در کھلے مقصد کا آغوش تمنا کی طرح

انتظار رہبر توفیق ہے ایسا مجھے
چشم وا ہے دیدہ نقش کف پا کی طرح

گھر مین مردہ سا پڑا ہون جان قالب مین نہین
قم سنا کر بھیجیے زندہ مسیحا کی طرح

بھیجتا لکھکر عریضہ شوق کا پر کیا کرون
نامہ بر کیا گم کبوتر بھی ہے عنقا کی طرح

زندگی جب تک ہے ہرگز محو ہونیکا نہین
داغ الفت میرے دل مین ہے سویدا کی طرح

حال دل محفل نشینو نسے ہے کہنا مجھکو ننگ
چپ پڑا رہتا ہون مین تصویر دیبا کی طرح

لو جہ بندے کی خبر کچھ دور شفقت سے نہین
مہربان تم بھی ہو سب پر حق تعالیٰ کی طرح

دستگیری آپ کی رہبر اگر ہو مثل خضر
چھوٹ جاؤن تیہ حیرانی سے موسیٰ کی طرح

روضۂ پرنور تک پہنچون اگر مجھکو یہ سبحان مین
چرخ پر مین نے جگہ پائی ہے عیسیٰ کی طرح

آنکھین قدمون سے ملون حاصل ہو انکو روشنی
اشک وضو پر گرین عقد ثریا کی طرح

بیعت حضرت سے شرف حاصل ہوا ایسا امیر
یہ زمین بھی ہے تبرک خاک بطحا کی طرح

تن سے درد ہجر مین اکثر نکلجاتی ہے روح
جب تصور آپکا آتا ہے پھر آتی ہے روح

شوق غالب ہے غم فرقت سہا جاتا نہین
دم الجھتا ہے نہایت تن مین گھبراتی ہے روح

کیون طلب مین دیر ہے تسکین ذرا ہوتی نہین
گو کہ پھر دن روح کو دل لکو سمجھاتی ہے روح

ہی عجب تاثیر خاک پاک یثرب مین جہان — منقلب ہو کر بدن مین حور بنجاتی ہی روح
مست الفت ہو ہی اوسکو نزع مین ایذا کہان — موجین کوثر کی نظر آتی ہین لہراتی ہی روح
تازہ ہو جاتی ہے باطن مین جنان کو دیکھکر — گو بظاہر نزع کے عالم مین مرجھاتی ہی روح
آپ کے اعدا کو حاصل ہا وہ عرفان کہان — خود خراباتی ہین وہ اونکی خراباتی ہی روح

دوست ہی بدلا یہین ہوتا ہے عصیان کا امیر
پاک جاتی ہے جو ایذا نزع مین پاتی ہی روح

ردیف خای معجمہ

ہی یہ روشن شجر روضہ پہ نور کی شاخ — جسکے آگے ہے خجل نخل سر طور کی شاخ
مست الفت ہون کٹے سر تو ٹرہی اور ولا — جسطرح پھلتی ہے ہو کر قلم انگور کی شاخ
وہ معطر شجر خلق بنے ہے جس مین — عود کی برگ ہین پھل مشک کے کافور کی شاخ
شوق غالب ہو تو اوس روضے مین پہونچے زائر — دست کوتاہ کو ملتی ہی کہان دور کی شاخ
وصف کچھ ہم بھی صفائی تن اقدس کا لکھین — ہاتھ بھر قلم آجای جو بلور کی شاخ
آپ کا باغ شفاعت ہی وہ جنت کہ جہان — لاتی ہے میوہ بخشش مژہ حور کی شاخ

سامنے اونکے ہو سر سبز عدو خاک امیر
ٹوٹ جاتی ہے رگ گردن مغرور کی شاخ

ردیف دال مہملہ

بازو در عرفان کا ہی بازوی محمد — زنجیر اوسی دروازے کی گیسوی محمد
قوسین ہے تفسیر دو ابروی محمد — کونین تہ ظل دو گیسوی محمد
آنکھین جو پھری ہون طرف کوی محمد — پانی ہو اگر دل تو بہی سوی محمد
مشتاق وہ ہین ہونگے روان روز قیامت — سب سوی جنان ہم طرف کوی محمد
منظور نظر اس لیے ہی سیر گلستان — شاید کہ کسی پھول مین ہو بوی محمد

امت میں جو مشہور ہے منشور شفاعت — گیسوی محمد ہے وہ گیسوی محمد
کس طرح زبردست نہو دست ید اللہ — بازو میں جو ہو قوت بازوی محمد
سبطین محمد سے تھے اگر مصحف ناطق — قرآن کی تھی رحل دو زانوی محمد
حاصل یہ کبھی عرش کو ہوتی نہ بلندی — ہوتا نہ اگر تکیہ پہلوی محمد
کعبے سے جو ملجای مجھے مصرع محراب — تضمین کروں مصرع ابروی محمد
چوٹی کے مضامین مجھے ہاتھ آئیں نہ کیونکر — رہتا ہے سر مدحت گیسوی محمد
ق
عاشق ہوں مرا مرتبہ سمجھا ہے کوئی کیا — دلمیں ہے سمائی ہوئی خوشبوی محمد
ہر داغ جگر لالۂ گلزار ہے میرا — ہر نالۂ دل سے ہو لب جوی محمد

قطعہ پنج بیت

ہو سیر جناں خواب میں آنکھوں کو میسر — اللہ دکھائے رخ نیکوی محمد
قربان کروں مردمک چشم کو تل پر — پلکیں ہوں مری شانۂ گیسوی محمد
سر پاؤں پہ رکھ رکھکے کروں شوق سے سجدے — محراب حرم ہو مجھے ابروی محمد
دیکھوں کبھی چہرے کو تعشق کی نظر سے — سونگھوں کبھی خوش ہو کے میں خوشبوی محمد
رخصت کی گھڑی آئے تو دل باندھ دوں اپنا — تعویذ کے بدلے سر بازوی محمد
چار آنکھیں کرے شیر فلک مجھسے ہے کیا جان — سب جانتے ہیں میں ہوں سگ کوی محمد

صحبت کو ہے تاثیر امیر اس میں نہیں شک
اصحاب میں کسطرح نہو خوی محمد

جنت ہے اگر لالۂ صحرای محمد — کوثر بھی ہے اک موجۂ دریای محمد
ہر شعر میں ہے مدحت اعضای محمد — دیوان ہے نقل سراپای محمد
اکسیر کی کرتے کبھی خواہش نہ مہوس — ملتی جو انہیں خاک کف پای محمد
کہہ دیگا جو محشر میں ہوئی پرسش اول — شیدای محمد ہوں میں شیدای محمد

معراج ہوئی انکے سوا کسکو میسر
کب اور رسولون کو ملی جای محمدؐ

اک قطرہ جو پی لے وہ زمانی سی قوی ہو
پرزور ہے کیا بادۂ مینای محمدؐ

کیا فرد تھے معدوم رہا سایۂ قد بھی
مطلع نہوا مصرع یکتای محمدؐ

دم بند مسیحا کا ہوا بات نہ نکلے
جسدم ہوے گویا لب گویای محمدؐ

محبوب ازل شوق سی رکھتا ہی دم زیب
پیش نظر آئینہ سیمای محمدؐ

عاقل ہون مین سب سے کوئی دیوانہ نہ سمجھے
سودا ہے مرے سر مین تو سودای محمدؐ

ذرہ ہون تو ہون ذرۂ صحرای محبت
خورشید ہے میرا رخ زیبای محمدؐ

قمری ہون تو ہون قمری گلزار مودت
شمشاد ہی میرا قد بالای محمدؐ

پوچھو مرا میخانہ تو میخانۂ اسلام
ہون جرعہ کش ساغر صہبای محمدؐ

جنت کا قبالہ ہی امیر اسمین ہی کیا شک
رکھتا ہی جو دل داغ تمنای محمدؐ

جہان مین سے ہے شہ نامدار کی آمد
چمن مین آج ہی فصل بہار کی آمد

سواری آتی ہی حضرت کی ملک ہستی مین
اوٹھو اوٹھو کہ ہوئی شہریار کی آمد

نصیب گلشن آفاق خرمی کہ ہوئی
سحاب رحمت پروردگار کی آمد

دماغ ہونگی معطر کہ ہی قریب بہت
شمیم نافۂ مشک تتار کی آمد

نزول رحمت رب ہی کہ ساتھ ہی اونکی
صف ملائکۂ کردگار کی آمد

اوٹھی وہ گرد وہ چمکی نشان لشکر کے
ہوئی وہ خسرو ذی اقتدار کی آمد

گناہگار ابھی سے ہین بیخطر کہ ہوئی
امیر شافع روز شمار کی آمد

ردیف دال معجمہ

اہل دنیا کے لیے نعمت الوان ہی لذیذ
عاشقون کو الم سید ذیشان ہے لذیذ

خون ہو دل تو ہو کیفِ میِ صاف طہور
داغ مثل اثر روضۂ رضوان ہے لذیذ

جانتے ہین جنہین معلوم ہے الفت کا مزہ
سیب جنت سے بھی وہ سیبِ زنخدان ہے لذیذ

ہو اگر مرگ کا شربت رہِ حضرت مین نصیب
زائرون کو صفت شیرۂ رمان ہے لذیذ

مغز بادام یقین ہے کہ ہے مغز قلم
ایسی تحریر ثنای شہ ذیشان ہے لذیذ

زخمی عشق سے یہ ذائقہ پوچھو کہ اوسے
دہن زخم بدن مثل نمکدان ہے لذیذ

خاک شکر ہے مرے حق مین مدینے کی امیر
ہون وہ طوطی کہ مجھے یہ شکرستان ہے لذیذ

ردیف رای مہملہ

ہے رنگ اوسی سے مہر کا فق آسمان پر
بے جسنے کیا تھا ماہ کو شق آسمان پر

دل کی تڑپ دکھاؤن جو حضرت کے عشق مین
پہنچین زمین کے ہفت طبق آسمان پر

شاید نقاب چہرۂ انور سے ہٹ گئی
ہے رنگ آفتاب کا فق آسمان پر

حضرت نے خاک پاسے کیا اوسکو سرفراز
ثابت ہوا زمین کا حق آسمان پر

اوس تاجدار دین کا جو لکھا ہے ہمنے وصف
ٹوپی اوچھالتا ہے ورق آسمان پر

اوٹھو اٹین بوجہ آپ جو اپنے وقار کا
آجای قدسیونکو عرق آسمان پر

آتی ہے مجکو یاد مدینے کی گل زمین
جسوقت پھولتی ہے شفق آسمان پر

تھی جلوہ گر زمین پہ حضرت مگر امیر
دیتے تھے قدسیونکو سبق آسمان پر

دو طرح کر رکھتے ہین شرف احمد مختار
حق انکی طرف حق کی طرف احمد مختار

غواص ہے جو قلزم عرفان مین تو سمجھے
اللہ گہر ہے تو صدف احمد مختار

قرآن ہے خورشید تو انجم ہین صحیفے
ہین ناسخ ادیان سلف احمد مختار

کیا تاب ہے دم مار سکے کوئی مخالف
جب جنگ مین ہون تیغ بکف احمد مختار

کفار کو دیتا تھا صدا جبن کہ بھاگو
آتی ہین جماتی ہوی صف احمد مختار

کیا حشر کا کھٹکا ہی کہ ہین تین معاون
شاہ شہدا شاہ نجف احمد مختار

باطن مین یہ ہین حضرت آدم کی مربی
ظاہر مین ہین آدم کے خلف احمد مختار

سونا نظر فیض کی تاثیر سے ہو مس
موتی ہو او ٹھالین جو خذف احمد مختار

مرجای تو روح اوسکی قیامت مین ہو ساہی
تیرون کا کرین جسکو ہدف احمد مختار

آئینۂ دل آنکھہ سکندر سے ملا سے
دیکھین جو امیر اسکی طرف احمد مختار

نقش قدم ہین آپ کے اختر زمین پر
کیونکر نہ آسمان کا جھکی سر زمین پر

اس سے بھی صاف جلوہ نما ہی خدا کا نور
عرش برین سے ہے روضۂ انور زمین پر

تکلیف شرع سے نہین خالی کوئی بشر
قبضہ ہمیشہ آپ کا ہے ہر زمین پر

سلطان ہین آپ بھیجی ہوئی تھی سب آپکے
آئے تھے پیشتر جو پیمبر زمین پر

ہاتھون مین اونکی آپ کی بازو کا زور تھا
حیدر جو کافرون سی لڑی ہر زمین پر

دم لیتی ذو الفقار نہ تحت الثری مین بھی
جبریل کے نہ چھتی اگر پر زمین پر

تھی کس خوشی کی شب شب معراج مصطفے
امت تھی شاد عید تھی گھر گھر زمین پر

تا وقت صبح گاہ سر شام سے ہوئی
جاری فیوض خالق اکبر زمین پر

بس اتنی دیر مین کہ رہی گرمی بساط
پھر آئے لامکان سے پیمبر زمین پر

جاری ہین بسکہ ماتم حضرت مین میری اشک
موتی نچھے ہوسے ہین برابر زمین پر

مشتاق ہون مین خاک مدینہ کا ای امیر
آئے جو موت بھی تو اوسی سر زمین پر

کیونکر ہون نہ یوسف سے سوا احمد مختار
ہون خاص جو محبوب خدا احمد مختار

سبطین کا ہی مرتبہ ظاہر کہ ہوی ہین
دو وجہ سی شاہ شہدا احمد مختار

ہی پیش نظر آئنہ خالق کی تجلی
محبوب ہین کیا نام خدا احمد مختار

مختار ہین کُل کارگہ صنع خدا اسکے
کہتے ہین انھین لوگ بجا احمد مختار

ظاہر ہی کہ ہی لفظ احد احمد سے بے میم
بے میم ہوی عین خدا احمد مختار

کونین مین مشکل ایک تھی نیا ہوکہ تھی
اک دم نہ خدا اسی سے تھے جدا احمد مختار

ہر جنگ مین کسطرح ظفر اوسکی ہوتی
مختار کی تھے راہ نما احمد مختار

یعقوب کی ایوب کی آدم سے کے معاون
ہر درد کی رکھتے تھے دوا احمد مختار

توحید کا کھلتا نہ کبھی عقدۂ لاحل
ہوتے نہ اگر عقدہ کشا احمد مختار

کعبہ جو دہن ہی تو زبان آپ کی ہی ذات
مصحف جو زبان ہی تو صدا احمد مختار

ظاہر جو ہوئی اور رسولون سی کرامت
در پردہ تھے اعجاز نما احمد مختار

کی آپ نی توریت کی انجیل کی تصحیح
تھے ماہر احکام خدا احمد مختار

حضرت کا ارادہ بھی ہے خالق کی مشیت
ہین رائج فرمان قضا احمد مختار

دیکھو جو حقیقت مین وہ مشتق ہین یہ مصدر
آدم سے ہین رتبہ مین سوا احمد مختار

محشر مین جو اوٹھین تو اسیر اپنی زبان پر
یا حیدر کرار ہو یا احمد مختار

جس مسافر کو مدینے کا دیار آہی نظر
بے حیثیت جی روضہ جنت کی بہار آہی نظر

آنکھین روشن ہوگین کی کحل بصیرت ملجای
دور سے بھی جو مدینے کا غبار آہی نظر

دامن گرد بیٹھا کلفت دل کی دور ہوئی
اب یقین ہی کہ کوئی ناقہ سوار آہی نظر

گل مقصود سے ابر نہ ہو دامن میسر!
جب مدینی کے درختون کی قطار آہی نظر

دور بینائی ہوا امید بر آسئے یا رب
صورت صبر مجھے شکل قرار آہی نظر

وادی شوق مین تقدیر دکھائی رہ راست
خضر ملجائین جو حضرت کا مزار آہی نظر

طور وہ روضہ ہے ہین صورت موسی اکبر
آئی منہ سے نکلا تون جو ہویدا ای نظر

کیا کہون شکل جو روضے مین ہو نچکر دیکھی ‏| ق | آئی لطف و عنایت کو دوچار آئی نظر
شافع حشر ملا دہشت عصیان نرہی | ہر طرف دغدغۂ روز شمار آئی نظر
جو محمد مین ہو یہ رنگ یہ بو اور رہی ہے | یون تو گل باغ رسالت مین ہزار آئی نظر
نہ کہین پائی یہان آکے جو صورت دیکھی | یون مرقع مین بہت نقش و نگار آئی نظر
شکل مقصود یہین چہرۂ مطلوب یہین | اور جتنے تھے وہ سب آینہ دار آئی نظر

تو بھی آنکھو نسی اوسی سمت روانہ ہو امیر
چشم عالم ہے جہان انجمن آرای نظر

اسے آئے نظر نالۂ رسا کا اثر | دکھای مجکو مدینہ مری دعا کا اثر
ہوا اس ضعیفی مین پشت و پناہ وہ دیوار | کہ جسکے سائے مین ہو سایۂ ہما کا اثر
رہے نہ غش یہ مس قلب ہو طلا ایسا | ملے وہ خاک کہ جسمین ہو کیمیا کا اثر
نصیب ہے جو زیارت تو سب گناہون عفو | مرض یقین ہو کہ زائل کرے دوا کا اثر
کرین گے یاد کبھی مجہ ضعیف کو حضرت | ضرور کاہ کو کھینچیگا کہربا کا اثر
صفات خالق باری تھی یون محمد مین | خبر مین جیسے کہ ہوتا ہے مبتدا کا اثر
نہ دے صبا کو جو تعلیم خُلق حضرت کا | کرے نہ باغ مین غنچہ کو گل صبا کا اثر
تمہارا آب دہن اوس کا آبیار ہوا | اسی سے چشمۂ حیوان مین ہو بقا کا اثر
کبھی جو مائل زینت ہو آپ کا دشمن | یقین ہو سرد کرے دست و پا حنا کا اثر
ثنای شاہ جو کی مجسے اہل ہند ہین شاد | ابھی مین ہند مین مکہ مین ہو ثنا کا اثر

نصیب دولت دین کیون نہو کہ ہو اکسیر
امیر صحبت اصحاب باصفا کا اثر

خوش تھے یون اصحاب نبی مصطفی کو دیکھکر | مصطفی جسطرح انوار خدا کو دیکھکر
واہ کیا رتبہ ہو جتنے ہین جہان مین بادشاہ | اوٹھ کھڑے ہوتے ہین سب تیرے گدا کو دیکھکر

آدمی کیا ہے جھکاتے ہیں سر مہر فلک
آج تک پتھر پہ ہے اونکے نقش پا کو دیکھکر

آدمی بھیجا ہے حضرت نے طلب کو واسطے
نزع کے دم میں یہ سمجھونگا قضا کو دیکھکر

لامکان میں قرب حق اونکو ملا بیواسطہ
غش ہوئے موسیٰ تجلی خدا کو دیکھکر

ہے بجا پھر کر مدینے سے جو زائر کہتے ہیں
ہم ابھی آتے ہیں جنت کی فضا کو دیکھکر

اہل دین ہیں عاشق شہ انکو کیا دنیا سے کام
دیکھتے ہیں چغد کو کب یہ ہما کو دیکھکر

ہے مجھے خاک مدینہ چشمۂ آب بقا
خضر خوش ہوں چشمۂ آب بقا کو دیکھکر

ہے جو عاقل جانتا ہے خوب خالق کو امیر
خلقت مہر و مہ و ارض و سما کو دیکھکر

کیسی کیسی کی چڑھائی لشکر کفار پر
ختم ہے حق رسالت احمد مختار پر

قبضہ پائیں گے کسی دن خانۂ کفار پر
داغ رکھتے ہیں جو عاشق آپکے رخسار پر

شیر تھی شمشیر حضرت کسقدر کفار پر
دوڑتی تھی جنگ میں طاؤس بنکر مار پر

طائران عرش ہیں آنکھیں ملا آتے ہیں طیور
بیٹھکر اوس روضۂ پر نور کی دیوار پر

وہ بھی کہتے تھے تمہارے نام پر یا شاہ دین
منکشف ہے حال یوسف ہر دم بازار پر

کیوں نہ مومن دلسے ہوں وارفتہ ابروئے شاہ
راہ چلنا ہے صراط حشر کی تلوار پر

ہند سے سوئے مدینہ سر سے آنکھوں سے چلوں
راہ ہو گر نیش زنبور و زبان خار پر

دور باغ شرع سے ہے جسکو کہتے ہیں خلش
کب ہیں کانٹے گلشن فردوس کی دیوار پر

اوڑکر پہنچونگا مدینے میں اگر غالب ہے شوق
طائروں کی طرح کچھ مجکو نہیں درکار پر

ظاہر اوسکو بھی الفت آپکی مژگان سے تھی
بے سبب منصور کا کھنچنا نہیں ہے دار پر

ہے مجھے مجرم آپکے گیسو و عارض دیکھکر
چھا گیا ابر شفاعت عفو کے گلزار پر

مدحت دندان مولا اس سے ہوتی ہے رقم
ابر نیسان کا گمان ہے کلک گوہر بار پر

تسمہ بھی نعلین حضرت کا ہے یہ حسب شرف
طرہ ہے خورشید عالمتاب کی دستار پر

دیکھتا ہوں شکل مولا عالم رویا میں یہاں
غبطہ ہے یوسف کو میری طالع بیدار پر

چشم مولا سے یہ ہمچشمی کا دعوی کیا کرے
مردنی چھائی ہوئی ہے نرگس بیمار پر

وادی ایمن میں سرگرداں نہ رہتے سالہا
پھیلے ہی چلتے اگر موسیٰ تری رفتار پر

کیا شرف ہے آستاں پر ہیں ملائک سرنگوں
ہیں فدا حوروں کی آنکھیں روضۂ دیوار پر

نامۂ عصیاں مرا کیونکر نہ دہو جائے امیر
فوق ہے ابر کرم کو ابر دریا بار پر

کیا چین آئے روضۂ شاہ زمن سے دور
تڑپے نہ کسطرح جو ہو بلبل چمن سے دور

ہاتھوں میں دوستوں کے الٰہی یہ سلسلہ
دشمن کی آنکھ زلف شکن در شکن سے دور

پردہ رہے لحد میں بھی احباب شاہ کا
درزِ کفن کا ہاتھ اسکے کفن سے دور

کسدرجہ عدل ہے کہ ہوئے سب جہاں سے
آثار ظلم وحشت شاہ زمن سے دور

گویا زبان شمع جو ہوتی پکارتی
پروانے سے کہو کہ رہے انجمن سے دور

اے شوق چل شتاب مدینے کا قصد کر
ایسا نہیں ہے وادیِ غربت وطن سے دور

کیا خاک پاک ہے کہ وہاں رکھتے ہی قدم
ہو جاتی ہے تمام کثافت بدن سے دور

کیونکر تمھیں سرشک جو ہوں مدتوں سے میں
یعقوب وار یوسف گل پیرہن سے دور

نکلی جو کچھ زبان سے امیر آپ بھی سنی
گوشش بشر نہیں ہے بشر کے دہن سے دور

ردیف زای معجمہ

کیا طبیع مریض غم فرقت رہے ناساز
حضرت سے کے مطلب ہیں مسیحا بھی دوا ساز

حضرت کی زیارت ہوئی رویا میں میسر
ہاتھ آگئی کیا دولت بیدار خدا ساز

کیوں صورت آئینہ نہو صاف دل اپنا
جب آپ کی الفت ہو شب و روز جلا ساز

کیا امر ہے بتخانے سے نافر ہے برہمن
کیا نہی ہے خود توڑتے ہیں اہل غنا ساز

وصف آپکا لکھے تو ملے تازگی ایسی
ہو منشئ گردون کی قلمدان کا نیا ساز

حضرت کی شریعت سی تھا واقف دل زہرہ
ہوتا اوسے ہاروت سے ماروت سے کیا ساز

ہو معتدل اکدم مین امیر اون کی کرم سی
ہر چند ہوائی چمن دہر ہے ناساز

پیتے ہین میکدے مین محبت کی جام روز
رہتے ہین مست مدحت ساقی تمام روز

منظور ہو جو آپ کو دربار عام روز
مجرے کو آئین خضر علیہ السلام روز

ہی ہند مین بھی وِرد درود و صلوات کا
ہوتا ہے اب بھی دور سے میرا سلام روز

رخ آپ کا ہی مہر تو قد آپ کا ہی شمع
پروانہ رات بھر ہو ان مین ذرہ تمام روز

گٹتے ہین مدعی جو مین کرتا ہون وصف شاہ
شمشیر کا زبان سے لیتا ہون کام روز

کب مہبط فیوض تھا آپ کا مکان
لاتے تھے جبرئیل خدا کا پیام روز

جانا ہو کب مدینے کو اقلیم ہند سے
ہو جاتی ہے سحر اسی حسرت مین شام روز

ہون مین یہان ہجوم الم مین گھرا ہوا
رہتا ہی زائرون کا وہان ازدحام روز

تا فال نیک نکلے زیارت کے باب مین
پھرون ہی دیکھتا ہون خدا کا کلام روز

حضرت سی باتین کرتے تھے جو بالمشافہہ
گویا خدا سے ہوتی تھے وہ ہمکلام روز

سامان ہوا دہر سے سفر کا درست امیر
کرتا ہون صبح اوٹھ کی یہی اہتمام روز

ردیف سین مہملہ

قبر ہو میری الٰہی روضۂ اطہر کی پاس
تا رہون مین حشر تک مر کر بھی پیغمبر کی پاس

ڈھونڈ لینا مومنو فردوس مین میرا نشان
سایۂ طوبیٰ کے نیچے چشمۂ کوثر کی پاس

موت آئی گے تو یون احباب حضرت کی حضور
عقد کی شب آتی ہے جیسی دولھن شوہر کی پاس

شاعرو ہو نعت وصف اہل دنیا سی جدا
کیون صنم خانہ بناتی ہو خدا کی گھر کی پاس

محشر اے عشق کا محشر لکھواؤنگا مین
مُہر کو لیجاؤنگا مقداد و بوذر کے پاس

صاف حضرت کی تصویر سی ہے جیسا دل مرا
آئینہ ایسا کہاں تھا صاف اسکندر کے پاس

کھینچ لیجائین فرشتے سوے دوزخ کیا مجال
روز محشر ہون سکے مجرم شافع محشر کے پاس

کہتے تھے سب دیکھکر انصار کو شہ کے قریب
جلوہ گر کیا کیا ستارے ہین مہ انور کے پاس

با ہمہ و بے ہمہ ایسے بھی ہوتے ہین امیر
امت اونکی پاس تھی وہ خالق اکبر کے پاس

ردیف شین معجمہ

عجب شے ہے ہوس کیمیا کی تلاش
اگر سے تو خاک در پاک مصطفی کی تلاش

گدائی در حضرت نے کر دیا یہ غنی
نہ سیم کی نہ مجھے معدن طلا کی تلاش

وہ بات کر کہ خدا مند ہون رسول کریم
اگر ہے تجھکو رہِ مرضیٔ خدا کی تلاش

مقیم سایۂ دیوار شاہ ہین سلطان
فقیر ہے جو کرے سایۂ ہما کی تلاش

یہی ہے کحل بصیرت یہی ہے سرمۂ چشم
تلاش ہے تو مجھے اونکے خاک پا کی تلاش

انہین کے بحر کرم کی وہ نہر سمجھے تھے
سمجھ کے خضر نے کی چشمۂ بقا کی تلاش

رجوع شرط ہے شافع سے اہل عصیان کو
جو دردمند ہو تو چاہیے دوا کی تلاش

جہان مین مجھسے زیادہ ہو کون طالب حق
کہ ابتدا ہی سے کرتا ہون انتہا کی تلاش

مئے محبت حضرت کا جام کافی ہے
امیر کسکو ہو جام جہان نما کی تلاش

آئے سفر مدینے کا پروردگار پیش
پہونچے تو نقد دل کو کرون جان نثار پیش

جاتا ہے زائرونکا مدینے کو قافلہ
اتنا ہی فرق چار ہین پیچھے تو چار پیش

آئے طلب کہین کہ مدینہ کو مین چلون
کبتک رہے گا مرحلۂ انتظار پیش

ممتاز ہو جو پیشرو عشق شاہ ہے
کیون فرق مبتدا پہ نہو طرہ وار پیش

وہ دن بھی ہو امیر کہ پیش ضریح شاہ
جاکر کرون مین یہ گہر آبدار پیش

ردیف صاد مہملہ

تھے سارے رسولون مین وہ محبوب خدا خاص
یہ مرتبہ اللہ نے احمد کو دیا خاص

دنیا مین ہین سب بندۂ احسان پیمبر
درویش و غنی شاہ و گدا عام ہون یا خاص

احمد سا نہین کوئی ہزارون مین پیمبر
طائر ہین سبھی پر ہے سعادت مین ہما خاص

ناجی ہے فقط انکے سبب ہو کوئی امت
شافع ہین وہ سلطان امم روز جزا خاص

خاتم ہین یہی حکم جہاد انکو ملا ہے
دوہرے شرف انکو ہین یہ ہین پیش خدا خاص

نور انکا مقدم ہے ظہور انکا موخر
اول مین بھی آخر مین بھی ہین خیر وریٰ خاص

جبرئیل براق انکے لیے عرش سے لائے
معراج کے رتبے مین بھی ہین شاہ ہدیٰ خاص

امت کو انہین کی ہے شرف جملہ امم مین
ذی مرتبہ ہین عام بھی لیکن علما خاص

لازم ہے عطا سبز کرو کشت توقع
بندہ ہے امیر آپ کا ای بحر عطا خاص

ردیف ضاد معجمہ

عاشق ہون روی شہ کا مجھے گل سے کیا غرض
قیدی ہین گیسوؤنکا ہون سنبل سے کیا غرض

خوفِ صراطِ حشر ہے عاشقون کو کیا
پیراک کو محیط مین ہے پل سے کیا غرض

بخشی خدا نے کشور عقبیٰ کی سلطنت
دنیا مین انکو جاہ و تجمل سے کیا غرض

غیرون سے کیا کلام کرے عاشق آپ کا
عارف کو بحث دور و تسلسل سے کیا غرض

یثرب کو قافلہ ہے روان جاگ ای امیر
ہے صبح کوچ خواب تغافل سے کیا غرض

آقا ادہر بھی آئے نسیم بہار فیض
مدت سے ہے یہ غلام [illegible] امیدوار فیض

اعضا تمام دیدۂ مشتاق ہین سبھی
نرگس کی طرح ہون ہمہ تن انتظار فیض

باقی رہی گلشن جنت کی تازگی
جاری اگر نہ آپ کی ہو آبشار فیض

صالح فدای زہرہ ہین یوسف فدای حسن
عیسی نثار خلق ہین موسی نثار فیض

حاصل جہان مین ہی ثمر زندگی اوسی
ہے جسکے سر پہ سایہ فگن شاخسار فیض

رخ آپ کا ہی لالۂ گلزار معرفت
قد آپ کا ہی سرو لب جویبار فیض

جو کچھ ملا کسیکو وہ ہاتھون سی آپ کے
رکھا خدا نے آپ پہ دار و مدار فیض

یوسف کو دی امان چہ کنعان مین ڈالکر
دلو عنایت و رسن استوار فیض

اک دم مین سرد ہو گئی آتش خلیل پر
برسا جو اون پر آپ کا ابر بہار فیض

پھر خدا نگاہ عنایت ادھر بھی ہو
ہے آپ سی امیر بھی امیدوار فیض

ردیف طای مہملہ

پوچھ لون شہ سی تو لکھون کیسے شادیکا خط
مانگتا ہی مجھسے رضوان خانہ دامادیکا خط

شافع محشر جو حضرت ہین تو پھر کیسے گناہ
نامۂ اعمال ہی دوزخ سی آزادیکا خط

دشمن حضرت کی ہین بدخواہ ساری نیک و بد
چغد لکھتا ہی ہما کو اوسکی بربادیکا خط

جانتا ہی مجکو رضوان ہون عقیدت آپ کی
کیون نہ لکھدے روضۂ جنت مین آبادیکا خط

زائران شاہ کو لکھا ہے بھیجنے خط شوق
کیون نہو اوڑنی مین ہمسر کاغذ بادیکا خط

نامۂ عصیان مرا جائیگا یون شہ کے حضور
داورس تک جسطرح جاتا ہی فریادیکا خط

ہی زبان میری بھی کہدونگا مین عن عن تمام
کاتب اعمال کیا لکھتے ہین استادیکا خط

وصف لکھتا ہون تری کاخط گلزار مین
مردم صحرا نشین کیا جانین ارشادیکا خط

کیون نہ آنکھون سی لگاؤن مین حدیثونکو امیر
ہی مرے مرشد کا نامہ ہی مرے ہادیکا خط

ردیف ظای معجمہ

قتل کے درپے ہین دشمن الحفیظ
لاکھ خنجر ایک گردن الحفیظ

راہبر تنہا بیابان ہولناک
ہر طرف انبوہ رہزن الحفیظ

نفس امارہ شیاطین حرص و آز
لاکھ کانٹے ایک دامن الحفیظ

تیغ قاتل کھنچ چکی سر جھک چکا
ہے گلے تک آب آہن الحفیظ

سامنا دوزخ کا جسم زار کو
خشک تنکا گرم گلخن الحفیظ

سیل کے قبضے مین دیوار گلی
برق کے حصے مین خرمن الحفیظ

کب تلک ان آفتون کا سامنا
قبلۂ من کعبۂ من الحفیظ

آپ سے امید رکھتا ہی امیر
المدد ای خاص ذو المن الحفیظ

ردیف عین مہملہ

کون رکھتا ہی یہان فرش مشجر کی طمع
آپ کی کوچے مین ہی یا شاہ بستر کی طمع

آپ کا سایہ ہو سر پر آپ کے کوچے مین گھر
تخت دارا کی نہ ہے تاج سکندر کی طمع

خاک پا حضرت کی بہتر ہی ہمین اکسیر سے
کیمیاگر کو مبارک نقرہ و زر کی طمع

کون ڈوبا آب مین ہو کون آتش مین کباب
آپ کے احباب کو کیا لعل و گوہر کی طمع

تارک دنیا نہ کیونکر ہون کہ رکھتے ہین یہ لوگ
التجا جنت کی تسنیم و کوثر کی طمع

گرد راہ شاہ ہو جامہ یہ تن کو ہی ہوس
آستان پاک ہو اور ہین یہ ہی سر کی طمع

گرد پھر کر کیون نہ روضہ کی کرین زائر طواف
مومنون کو ہے ثواب حج اکبر کی طمع

خار و خس ہی جھاڑتے ہین صبح کو جیسے مکان
چھوڑ کر دنیا کو ہمنے دسی با ہر کی طمع

روضۂ حضرت پہ پونہچی سائل شفقت امیر
تا در میخانہ لائی ہمکو ساغر کی طمع

ردیف غین معجمہ

عشق مولا مین ہمارے دل مایوس کے داغ
ایسے زیب بند ہین جیسے پر طاؤس کے داغ

محو ہو جائین گر اشک غم حضرت سے گناہ
جسطرح دہونے سے مٹ جاتے ہین ملبوس کے داغ

قید ہون ہند مین یثرب کو ہو جانا یا رب
ہو رہائی تو مٹین خاطر محبوس کے داغ

روضۂ مہر نبوت کی زیارت ہو نصیب
محو ہون جلد الٰہی دل مایوس کے داغ

پہونچون روضے پہ تو اتنے گل مقصود چنون
جتنے ہین دل مین مرے حسرت و افسوس کے داغ

سنگ ہوا ایسا غم سے عوض سجدہ دل مین امیر
نہ بٹھے پیرہن زاہد سالوس کے داغ

ردیف فا

کی شہادت کی نبی نے تان نعمت نصف نصف
ہو گئی دونون نواسونکو عنایت نصف نصف

دونون ٹکڑے ہوتے تھے پورے یہ ادنی تھا
جسکو کرتی تھی وہ شمشیر شجاعت نصف نصف

معجز شق القمر اظہر ہے سب پر شمس سے
چاند کو کس نے نہ دیکھا فی الحقیقت نصف نصف

دو طرف سے آکے ذات پاک مین پوری ہوئی
تھی سلیمان اور یوسف مین جو شوکت نصف نصف

یا الٰہی وہ رخ سیمین نظر آسکے مجھے
بانٹ لین باہم مری آنکھین یہ دولت نصف نصف

سلطنت دونون کی انکے قبضۂ قدرت مین ہے
ہے برابر دو جہان کی جو ولایت نصف نصف

آپ کی صورت ملیح اور یوسف کنعان صبیح
بٹ گیا دونون مین کیسا حسن صورت نصف نصف

آپ کی ذات مقدس مین ہوئی آکر تمام
نوح و آدم کو جو دی حق نے کرامت نصف نصف

یا الٰہی جلد پہونچے روضۂ شہ پر امیر
دیدہ و دل کو اوٹھے لطف زیارت نصف نصف

سر جھکا اپنا جو سینے کی طرف
بھیجے مجھ نیم بسمل کی خبر

دل ہوا راہی مدینے کی طرف
ہون نہ مرنے کی نہ جینے کی طرف

اوٹھتی ہے جو موج طوفان بحر مین
آتی ہے یہ سر سفینے کی طرف

رعب حضرت سے نہین اتنی مجال
سنگ بھی دیکھے آبگینے کی طرف

مہر سے چمکا دیا دیکھا اگر
ماہ کے انگلی نگینے کی طرف

بحث جب کرنے لگے عطر و عرق
گُل ہوسے اوسکے پسینے کی طرف

دیکھتا تھا آپ کو بوجہل یون
جسطرح اعمی خستہ بینے کی طرف

تن سے نکلے گی مرے جسدم امیر
روح جائے گی مدینے کی طرف

ردیف قاف

بندونکو پہلے چاہیے ذات خدا سے عشق
بعد خدا کے نور نبی مصطفےٰ سے عشق

کب خالق جہان کو نتھا مصطفےٰ سے عشق
ہو انتہا کی بات کہ یہ ابتدا سے عشق

اپنی خبر تو کیا نہین کونین کی خبر
ایسا ہو مجھکو آپ کی ذات خدا سے عشق

دیدار اگر محال ہو گفتار ہی سہی
اعمی جو تھے وہ صدقے تھے اونکی صدا سے عشق

کھیلے ہوی ہین جان پہ ہم دل ہی مال کیا
ہستی ہے ناگوار تماشا ہی بلا سے عشق

محمود کا وقار ہے کیا میرے سامنے
اوسکو ایاز سے ہے مجھے مصطفےٰ سے عشق

پیدا ہو عشق پیچہ لحد سے جو خاک ہون
ایسا ہو مجھکو گیسوئے خیرالوریٰ سے عشق

بی عشق کوئی شے نہین دیکھو جو غور سے
آہن کو بھی جہان مین ہے آہن ربا سے عشق

یوسف پر اسقدر تھے جو یعقوب شیفتہ
در پردہ تھا جناب رسول خدا سے عشق

انسان ہین ہم تو کیون نہون عاشق رسول کے
بلبل کو گل سے کاہ کو ہے کہربا سے عشق

عاشق ہزار سیکڑون معشوق ای امیر
اچھا وہی ہے جسکو ہو اوس مقتدا سے عشق

ردیف کاف تازی

یانبی ہند مین ہم ٹھوکرین کھائین کب تک / دیکھیو آپ مدینے مین بلائین کب تک

آنکھین پتھرا گئین ہین راہ بہت دیکھ چکے / سختیان درد جدائی کی اوٹھائین کب تک

پھر کے آتے ہین جو زائر ہمین کرتے ہین خجل / بات بگڑی ہوئی لوگونسے بنائین کب تک

صاف مطلع ہو دکھاؤ ہمین امید کا دن / گھڑی گھڑی شب غم کی یہ گھٹائین کب تک

اشک غم رک نہین سکتے ہین کہانتک روکین / درد دل چھپ نہین سکتا ہے چھپائیں کب تک

نہین ملتی ہین دنیا کی بکھیڑونسے نجات / یانبی گرد رہین گی یہ بلائین کب تک

کیجیے وعدہ بلانیکا کہ اب تاب نہین / کہیے بدلین گی مخالف یہ ہوائین کب تک

چل زیارت کو بہانے نہین اچھے ہین امیر
جمع کر دلکو پریشان یہ رائین کب تک

دشمن ترے عدو کا ہے ای مقتدا فلک / پامال ہو زمین سے وہ جائے جو تا فلک

ثابت ہوا یہ معنی لولاک سے ہمین / ہوتے اگر نہ آپ نہ ہوتے بنا فلک

تعلیم اتحاد کرین وہ تو ہون بہم / ہر چند منزلون ہین فلک سے جدا فلک

گنبد مزار پاک کا ہے اسقدر بلند / کہتے ہین سب ہے زیر فلک دوسرا فلک

دونون ذلیل ہون جو گرادین نظر سے آپ / بنجائے خار کاہکشان آبلا فلک

مجرم وہ ہون کہ اوسپہ مین کھدون جو بار جرم / ملجائے خاک مین صفت نقش پا فلک

امید ہے یہ تم سے کہ پردہ نہ فاش ہو / جسدن روئی کی طرح اوڑین جابجا فلک

مضمون وصف شاہ ہین ایسے بلند امیر
کرتی ہے ہر زمین کو طبع رسا فلک

ردیف کاف تازی

غزل عارفانہ

سیرت عشاق ہے ارباب صورت سے الگ / ہے طریقہ انکا ہمغنا دو دولت سے الگ

چشم تر ہی انکی کوثر نخل طوبی انکی آہ
انکا باغ دل کشا ہی باغ جنت سی الگ

دل حرم انکا گریبان انکا محراب حرم
ہی یہ آئین عبادت ہر عبادت سے الگ

موت انکی زندگی ہی زندگی ہی انکی موت
رنج و راحت انکی ہین سب رنج و راحت سی الگ

در حقیقت خاص ہین یہ پیروِ شرع رسول
ہی شریعت انکی ظاہر ہین شریعت سی الگ

تیغ غیرت سی ابھی کھدین سر اپنا کاٹ کر
پاؤن پڑ جائی اگر راہ محبت سی الگ

کاہ ہو کر کوہ غم سر پر اوٹھا لیتی ہین یہ
یہ تحمل ہے کہین انسان کی طاقت سی الگ

خون دل می ہی تو ہی لخت دل بریان کباب
لذتین انکی ہین دنیا بھر کی لذت سی الگ

ہین رجوع قلب سی یہ اسطرح واصل بحق
جسطرح معنی نہین ہوتی عبارت سی الگ

آستین سے انکی جیب قدس کا پیوند ہے
دامن مقصود ہی کب دست ہمت سی الگ

یہ ردیف اتنی لئی منہ کہی ہی اے امیر
ہاتہ محشر مین نہو دامان حضرت سی الگ

ردیف لام

وہی ناجی ہی جو ہی خاکپائے احمد مرسل
کلید باب جنت ہی ولائے احمد مرسل

ہوئی یہ بات ہمکو معنی لولاک سے ثابت
ہوئی افلاک کی خلقت برائی احمد مرسل

ہوئی ممتاز مرسل جسکی اقرار نبوت سے
جہان مین کون ایسا ہی سوائی احمد مرسل

یہ مصرع کندہ ہی دروازہ عرش معلی پر
کہ اس سی بھی کہین اعلی ہی جائی احمد مرسل

دل مومن مین کیونکر ہو نہ داغ اونکی محبت کا
پڑی جب سنگ پر بھی نقش پائی احمد مرسل

نہین راہ رضا بخشی او نہین فرد قضا بخشی
بنائی جب خدا نے دست و پائی احمد مرسل

پھر آئی عرش پر جا کر گئی گرمی نہ بستر کی
عیان کس پر نہین ہی ماجرائی احمد مرسل

خطر کیا امتحان سی تھا کہ بزم لامکان مین تھا
خدا کی ذات پر تکیہ عصائی احمد مرسل

ہوا او نو ظرف سی گفتگو کا ایک ہی عالم
ملی آواز حق سی کیا صدائی احمد مرسل

امیر اون پیشواؤنکا مین صدیق دل سے ہون
جو ہین صدر شریعت ہیجائی احمد مرسل

زندہ کر دیتا ہی مُردے لب خندان رسول — ہی مسیحا سی یہ جیتا ہوا میدان رسول
کسکے گردن مین نہین ہی خم چوگان رسول — لیگیا سب سے سبق کوی گریبان رسول
وسعت روی زمین ذرّہ میدان رسول — رفعت ہفت سما قطرۂ عمّان رسول
قید سی حضرت یوسف بھی چھٹی انکی سبب — کون عالم مین نہین بندۂ احسان رسول
کیا سبب ہے جو مری دل مین چبھی جاتی ہے — نوک نیزہ نہین نشتر نہین مژگان رسول
ایک دروازہ ازل ایک ہی دروازہ ابد — کسکی طاقت جو کری سیر گلستان رسول
جام کوثر کی پیا کرتی ہین ہم زیست مین بھی — کب تصور مین نہین چاہ زنخدان رسول
رتبہ یعقوب سی حضرت نے دو بالا پایا — دو نو سبطین تھی دو یوسف کنعان رسول
گریۂ کوہ سی کیونکر نہون پچشمے جاری — سنگ آزردہ کری جب دُرِ دندان رسول
رزق تقسیم یہ ہر روز کیا کرتے ہین — سارا آفاق حقیقت مین ہی مہمان رسول
عالم قدس سے ہی باغ نبوت کی بہار — عرش اعظم ہے سفال گل ریحان رسول
بی نشان انجم و مہتاب تھی جس رات کہ تھا — جلوۂ نور خدا شمع شبستان رسول

نقد بخشش سے رہو گا نہ مین محروم امیر
حشر مین ہوگا مرے ہاتھ مین دامان رسول

ردیف میم

خلق کی سرور شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم — مرسل داور خاص پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نور مجسم نیّر اعظم سرور عالم مونس آدم — نوح کے ہمدم خضر کی رہبر صلی اللہ علیہ وسلم
فخر جہان ہین عرش مکان ہین شاہ شہان ہین آصف زاہر — سب یہ عیان ہین آپ کی جوہر صلی اللہ علیہ وسلم
بحر سخاوت کان مروت آیہ رحمت شافع امت — مالک جنت قاسم کوثر صلی اللہ علیہ وسلم
قبلۂ عالم کعبۂ اعظم سب سے مقدم راز سی محرم — جان مجسم روح مصور صلی اللہ علیہ وسلم
دولت دنیا خاک برابر ہاتھ کی خالی دلکی تونگر — مالک کشور تخت نہ افسر صلی اللہ علیہ وسلم

رہبر موسٰی ہادی عیسیٰ تارک دنیا مالک عقبےٰ — ہاتہ کا تکیا خاک کا بستر صلی اللہ علیہ وسلم
سرو خرامان چہرہ گلستان جبہۂ تابان مہر درخشان — سنبل پیچان زلف معنبر صلی اللہ علیہ وسلم
چشمۂ جاری خلیہ باری گی دسواری باد بہاری — آئینہ داری فخر سکندر صلی اللہ علیہ وسلم

مہر سحر مملو ریشہ ریشہ نعت امیر اپنا ہے پیشہ
ورد ہمیشہ دن بہر شب بہر صلی اللہ علیہ وسلم

پہونچ ہی جائیں کی محبوب کے دیار میں ہم — یہ شوق ہی کہ نہیں اپنے اختیار میں ہم
کوئی سے چلے نہ چلے ساتہ ہم تو جاتی ہیں — عبث درنگ کریں کسکے انتظار میں ہم
خیال حلقۂ گیسوی شاہ دل میں جو ہے — تمام راہ رہیں گے اسی حصار میں ہم
برنگ بانگ درا سب سے بڑہ کی کیوں نہ چلیں — ہیں ایک تیز قدم لاکہ میں ہزار میں ہم
کیا ہی جذبۂ کامل نے قافلہ سالار — امام سبحہ تو ہیں گو نہیں شمار میں ہم
جو بحر قافلہ ہے زائروں کا ہم ہیں حباب — کہ سر سے آنکہوں سے ہیں قطرۂ قطار میں ہم
اگرچہ ہیچ ہیں لیکن ہیں تحت سب اپنے — مدحساب ہیں گویا کہ اعتبار میں ہم
لگا دی ہیں یہ پر شوق نے کہ کہتے ہیں — نظر سے اپنے قدم بڑہ کی رہگذار میں ہم
خدا جو چاہی تو زائر ابہی ہوں رستی میں — پہنچ سکے روضے میں مرقد کو لیں کنار میں ہم
کبہی سرہانے کبہی پائینتی کے لیں بوسے — چمن چمن گل تازہ چنیں بہار میں ہم

امیر لیکے چلے داغ عشق شاہ کا گل
کریں گے سیر جہان گوشۂ مزار میں ہم

ضعف ہی گو ہی اوٹہانا مجہے دشوار قدم — شوق کہتا ہی کہ ہی شہر نبی چار قدم
راہ مولا میں میں چلتا ہوں تو یوں چلتا ہوں — بڑہ کی پڑتے ہیں نظر سے مری ہر بار قدم
سر سے آنکہوں سی کروں منزل مقصود کو طی — تہک کے رہجائیں جو میری دم رفتار قدم
خوش ہیں ایسے کہ نہیں پہولی سماتے ہر گام — کیوں نہ گردانیں بصورت پر کار قدم

آپ سے کے در پہ نہ رکھتے وہ اگر فرق نیاز
لیتے یوسف کی نہ پھر مردم بازار قدم

سوئے تو آپ کے کوچے مین پہونچکر سوئے
واہ رے کہتے ہین عجب طالع بیدار قدم

پہر رہ شہر مین چلا او نمین رہا دامن شاہ
ہاتھ مجرم ہین ہمارے نہ گنہگار قدم

ساتھ جب تک کے نہ لی لین گے گنہگار و نکو
مصطفے خلد مین رکھین گے نہ زنہار قدم

ہم ہین اور رہ پہروی وادی یثرب ہے امیر
اسکو پروا ہے جو کانٹون سے ہون افگار قدم

ردیف نون

جلد منظور ہے تا روضہ انور پہونچین
پر لگا دے ہمین اے شوق کہ اوڑ کر پہونچین

ناتوان ہم ہین مدینہ ہے بہت ہند سے دور
دیکھیے منزل مقصود کو کیونکر پہونچین

ق
قبر مین سخت فرشتون نے ستایا ہے مجھے
آرزو ہے کہ مدد کے لیے یاور پہونچین

گر ہو آپ کو دربار خدا سے فرصت
حکم کر دیجیے حیدر کو کہ حیدر پہونچین

راہ یثرب کے مسافر جو ذرا بھی بھولین
خضر و الیاس یقین ہے کہ برابر پہونچین

رہروان رہ حضرت کو اگر پیاس لگے
حورین جنت سے لیے ساغر کوثر پہونچین

ق
تھا یہ اللہ کو منظور کہ معراجکی شب
خلوت خاص مین تنہا شہ صفدر پہونچین

کیون نہ رہ جائین خیال آ جہان صورت گرد
جب نہ جبریل بھی ہمراہ پیمبر پہونچین

قبر ہی خوب ہے اس منزل ہستی سے امیر
ٹھوکرین کھاتی ہین غربت مین کہین گر پہونچین

ڈوبے ہوے ہین لوگ جو عشق جناب مین
کیونکر جلین گے حشر کے دن آفتاب مین

سبطین مصطفی ہین جو زہرا کے نور عین
رحمت کے دو یہ سورے ہین ام الکتاب مین

آئینہ ہے یہ پنجتن و چار یار کا
نقطے ہین چار حرف ہین پانچ آفتاب مین

جتنے سوال چاہین کرین منکر و نکیر
حضرت کا ایک نام ہے سب کے جواب مین

تو وہ حبیب حق ہے کہ یوسف کو بھولجائین
یعقوب دیکھکر تری جلوے کو خواب مین

چلیے برنگ مہر زیارت کے واسطے
سر کو قدم بنایئے راہ ثواب مین

حضرت ہوے شفیع تو دونوں کو دی نجات
مجرم تھے کشمکش مین فرشتے عذاب مین

مجرم ہو پاک جائے جو حضرت کے سامنے
ہوتا ہے خشک دامن تر آفتاب مین

اللہ بخشدے جو وہ شیطان کے ہون شفیع
ہم مجرمون کے جرم تو ہین کس حساب مین

جو کہدیا ہے آپ نے اوسکا یقین کر
بیجا ہے فکر دوزخ و جنت کے باب مین

عشق رسول شرط ہے اسلام کے لیے
کب ہے شراب کیف نہو جس شراب مین

کس قید مین بلا کا نہین آپ کو خیال
پہونچے خبر جو بند ہوا ہو حباب مین

جائے جو سوی عالم بالا نگاہ قہر
پانی کا قطرہ قطرہ شرر ہو سحاب مین

آیا خیال انجمن لامکان ہمین
دیکھے سبھی جو عاشق و معشوق خواب مین

حضرت چلے سوار ہو ہو کر براق پر
تا سدرہ جبرئیل امین تھے رکاب مین

اوس زلف و رخ کی مدح و ثنا کی ہے جب امیر
لکھے ہین شعر مشک ملا کر گلاب مین

مقام امتحان مین دل جو اپنا تول لیتے ہین
وہی سودای بازار محبت مول لیتے ہین

رقم کرتی ہین جب مضمون سواد چشم حضرت کے
سیاہی مردمک کی آنسوؤن مین گھول لیتے ہین

کشائش سب طرح کی ہے سر مژگان حضرت مین
اسی ناخن سے عاشق دل کے عقدے کھول لیتے ہین

کبھی بزم عزا کرتے ہین گہ میلاد کی محفل
کبھی رو پیٹ لیتے ہین کبھی ہنس بول لیتے ہین

فدا کرنیکو قد غیرت شمشاد حضرت پر
بہت ہم سرو سے آزاد بندے مول لیتے ہین

جو دہیان آتا ہے دندان مبارک کی شہادت کا
بہا کر اشک ہم دامن مین موتی رول لیتے ہین

ترازو طبع سنجیدہ ہے اپنی فیض حضرت سے
یہین اچھے برے اعمال اپنے تول لیتے ہین

نہین نقصان ہوا ہے نفع بازار محبت مین
جو بکجاتے ہین اوسکے ہاتھ یوسف مول لیتے ہین

امیر انعت جو دلمین کہتے ہین ابروی حضرت کی
وہ اس کنجی سے قفل باب جنت کھول لیتے ہین

جو لوگ الفت حضرت مین جان دیتے ہین
ملک اونہین کو جنان کی زبان دیتے ہین

بڑا پلید ہے منکر ہے جو نبوت سے
گواہی اوسکی زمین آسمان دیتے ہین

اثر مین نام محمدؐ کا اسم اعظم سے
کلام حق مین یہ قاری نشان دیتے ہین

جہان او ترتے ہین رہتے ہین آپ کے زائر
ندائی آمنین ملک مہربان دیتے ہین

خیال روضہ والا جو سرفراز کرے
تو ہم قیام کو دل سا مکان دیتے ہین

پکارتے ہین تمہین کو یہ یا رسول اللہؐ
جو مسجدون مین موذن اذان دیتے ہین

جو زیر سایۂ دیوار شاہ کرتے ہین خواب
وہ اپنی آنکھ کو سونیکی کان دیتے ہین

برہمن آئے مسلمان ہو کچھ خطر نکرے
ق کہ کافرون کو یہ مومن امان دیتے ہین

بتون کو توڑ کے آئے تو پائے باغ بہشت
خدا کو صاحب دین درمیان دیتے ہین

نہین سمجھنے یہ جائیگا پہلے یثرب مین
امیر پیر کو طعنے جوان دیتے ہین

رحمی عشق دم تیغ الم جانتے ہین
اس تڑپنے مین جو لذت ہے وہ ہم جانتے ہین

شرف آدم بے سایہ کو ہم جانتے ہین
سایہ کیا شے ہے اوسے اہل عدم جانتے ہین

کہدو رضوان سے ہمین سیر کی تکلیف نہ دے
ہم مدینے ہی کو گلزار ارم جانتے ہین

وصف کرنے لگے موسیٰ تو یہ آئی آواز
کوئی کیا جانیگا احمد کو تو ہم جانتے ہین

بادشاہی ہے ترے در کی گدائی جنکو
ٹھیکرا بھیک کا وہ ساغر جم جانتے ہین

خشک کیا مزرع امید رہیگا اون کا
جو ترے گیسوؤنکو ابر کرم جانتے ہین

نیستی ہے او نہین ہستی جو ترے پیرو ہین
عمر صد سالہ کا وقفہ کوئی دم جانتے ہین

اسم پاک آپ کا ہے سب سے مقدم مرقوم
رتبہ جو آپ کا ہے لوح و قلم جانتے ہین

دل کفار مین پڑتے ہین اگر داغ حسد
ہم وہ پتھر مین ترے نقش قدم جانتے ہین

ترے گیسو سے ہے پیراہن کعبہ آگاہ
تیری آنکھون کو غزالان حرم جانتے ہین ق

لیکن یہ شوق تھا تو فقط ہم بہشت نے حضور
جلوہ نور سپیدہ او کوئی کیا جانے
جا پہنچے اوپر کو معراج میں براہ براق

بحر زخار کو قطرے سے بھی کم جانتے ہیں
تیرہ سے گیسو ترے عارض کی قسم جانتے ہیں
جبرئیل آپ کے توسن کا قدم جانتے ہیں

غیب کے حال تو جو لوگ ہیں آگاہ امیر
وہ اوسی مجمع ارکان کا قدم جانتے ہیں

ہر چند کوئی گنج سے خالی یہیں نہیں
لیکن یہ ہے آنکھ ایسی کہ دیکھے جمال پاک
وہ وان بھی ہو کہ روضہ اقدس پہ ہوں مقیم
کہ شبہ ہے سجود کے لائق وہ آستانہ
جس میں کہ ہیں جمع ہیں خاصان کردگار
ذرے سے آفتاب تک سب مطیع حکم
یثرب میں چل کے روضہ اقدس کو دیکھ لے
معراج میں جب آ گئے حضرت کہاں کہاں

کوچے میں شاہ کے ہے جو دولت کہیں نہیں
دریا سما کے کوزے میں ہمکو یقین نہیں
رضوان بلائے مجھکو کہو میں نہیں نہیں
پر لائق سجود کسی کی جبین نہیں
وان آپ کے سوا کوئی مسند نشین نہیں
قبضے میں آسمان نہیں یا زمین نہیں
دشوار کچھ نظارۂ عرش برین نہیں
واقف سوائے حضرت روح الامین نہیں

لیتا ہوں کب کسی کی میں مضمون اے امیر
خرمن ہے میرے پاس کوئی خوشہ چین نہیں

ہم تو مرتے ہیں جو ترا نام نہیں لیتے ہیں
دستگیری نہیں کرتے ہیں محمد کس کی
اٹھو للہ اٹھا دو رخ انور سے نقاب
خاک سا ہمکو تو ہے آب بقا سے کیا کام
جان دیتے ہیں مریضان محبت لیکن
دل پر رہتا ہے محبت یہ ہے قلقل کی صدا

دم رہ کعبۂ اسلام نہیں لیتے ہیں
کون کہتا ہے کہ وہ تھام نہیں لیتے ہیں
دل جگر سینے میں آرام نہیں لیتے ہیں
خضر تو ہیں اور نہیں جام نہیں لیتے ہیں
ق آپ کی یاد سے آرام نہیں لیتے ہیں
ہچکیاں نزع کے ہنگام نہیں لیتے ہیں

جان دیتا ہی جو حضرت پہ وہ پاتا ہی بہشت
ایک کا مال وہ بی دام نہین لیتی ہین

آپ کا حاسد بدکیش ہے ایسا منحوس
صبح کو جسکا کبھی نام نہین لیتی ہین

یاد تیری جنھین لیجاتی ہی غربت کی طرف
گھر کا وہ بھول کر بھی نام نہین لیتی ہین

آپ کی عارض و گیسو کی جو دیوانی ہین
چین وہ صبح سی تا شام نہین لیتی ہین

وصف حضرت مین کہا کرتی ہین ہم شعر امیر
فکر سے اور کوئی کام نہین لیتی ہین

پہونچا امیر خسرو راکی جناب مین
ہے لاکھ لاکھ شکر خدا کی جناب مین

کہدو ملائکہ سے کرین اور بہر کرم
مین ہون شفیع روز جزا کی جناب مین

پستی بخت سی وہ چھٹا جو پہونچ گیا
محبوب خاص رب علا کی جناب مین

دونون جہانکا امن ہی دونون جہانکا حفظ
اس بادشاہ ہر دوسرا کی جناب مین

ق

پیاسون سی کہدو آئین کہ ہی شربت حیات
بحر کرم محیط سخا کی جناب مین

کہتا ہون اب بھی دیکھہ اوٹھا ہاتہ جور سے
ایچرخ ورنہ ہونگا مین شاہ کی جناب مین

مین تو ترے بیان کرونگا ہزار ظلم
تو کیا کہیگا شاہ ہدا کی جناب مین

جور و ستم کھلین گے تو تجکو ضرور آپ
بھیجین گے قید کرکے خدا کی جناب مین

نکلا نہ منہ سے کلمہ بیجا کبھی امیر
جو عرض مینے کی وہ بجا کی جناب مین

شتاب آؤ کہ ہین صرف انتظار آنکھین
لگی ہین در کی طرف شوق سی ہزار آنکھین

کرو ظہور کہ دل شاد ہون محبون کے
کھلین یہ پائی مبارک پہ بار بار آنکھین

خبر ہی شہ کو مریضان عشق کا ہی یہ حال
کہ چھت سے لگ گئی ہین ای شاہ نامدار آنکھین

یہ عشق عارض معلا نی پھیل دیا ہے ہمین
ابھی سے دیکھتی ہین خلد کی بہار آنکھین

بندھی ہی شہادت دندان پاک کا جو خیال
تو کیون نہ صورت نیسان ہون اشکبار آنکھین

وہ دن بھی ہو کہ زدانِ نذر دی تھیں دل — قدم پہ اشک کے گوہر کرین نثار آنکھیں
اجل بھی منتظروں کی جو ہجر میں آئے — اوگین کی صورتِ نرگس سرِ مزار آنکھیں
یہ دی ہے آپ نے قوت دلِ اہلِ دین کو ہمیشہ — مجال ہے سگِ دنیا کرے جو چار آنکھیں
کرین جو آپ قدم رنجہ قدسیوں کی طرف — بچھائیں زیرِ قدم لا کے دل ہزار آنکھیں
جو مہر و مہ نہ لگائیں وہ کحلِ خاکِ قدم — خلل ہو نور میں پیدا کرین غبار آنکھیں

امیر شاہ ضعیفوں کو دین اگر قوت
نکالیں شیر کے اطفالِ شیرخوار آنکھیں

جب مدینے کا مسافر کوئی پا جاتا ہون — حسرت آتی ہے یہ پہونچا میں رہا جاتا ہون
المدد المدد اے شافعِ روزِ محشر — بوجھ بھاری ہے گناہوں کا دبا جاتا ہون
ہے زیارت پہ فقط غش سے افاقہ موقوف — آپ آتے ہیں تو میں آپ میں آجاتا ہون
دو قدم بھی نہیں چلنے کی ہے مجھ میں طاقت — شوق کھینچے لیے جاتا ہے میں کیا جاتا ہون
قافلے والے چلے جاتے ہیں آگے آگے — مدد اے شوق کہ پیچھے میں رہا جاتا ہون
ق
کاروانِ رہِ یثرب میں ہون آوازِ درا — سب میں شامل ہون مگر سب سے جدا جاتا ہون
اس لیے تا سرِ منزل رو کنے والون کا پتا — محو کرتا ہوا نقشِ کفِ پا جاتا ہون

فیض مولا سے ابھی صبر کی طاقت ہے امیر
جو کڑی سامنے آتی ہے اوٹھا جاتا ہون

دل کو کب شوق مزارِ شہ کونین نہیں — بی زیارت مجھے آرام نہیں چین نہیں
ہو روان اے دلِ بیتاب کہ موقع ہے یہی — راستہ صاف ہے حائل کوئی [illegible] نہیں
جبہ سائی کی ہین مشتاق بشر ہون کہ ملک — جز درِ شاہ کوئی قبلہ [illegible] نہیں
دے چکا اوس کو میں دل جس نے دیا تھا مجھ کو دین — فارغ البال ہون [illegible] نہیں
ابروے صاحبِ معراج ہے پیشِ نگاہ — نقش کب دل پہ مرے [illegible] نہیں

ہی اشارہ کہ ہین ہمراہ محمد کے سبھی
لفظ معراج ہین یہ میم نہین ہین نہین

نور عینین شہ ہر دوسرا ہین یہ امیر
سب ہین آگاہ نہان تجھ سے سبطین نہین

دودھ پیتے ہوے اطفال نہ کیونکر بولین
جب لب لعل کی تاثیر سے پتھر بولین

ہو گنہ ہو نکا نہ انجام مجھے رسوائی
کیا چھپین جرم جو اعضا دم محشر بولین

دل زائر مین جو اکسیر کا آجای خیال
بوٹیان آپ ہی جنگل مین سراسر بولین

سبزہ زار چمن شاہ کی جو سیر کرین
طوطی اون نیک خصالون کے نہ کیونکر بولین

عاشق شاہ ہون جھگڑین جو قیامت مین ملک
ہے یقین میری طرف سے پیمبر بولین

آپ کی چشم سخندان کا ثنا خوان ہون مین
منہ ہے کیا آگے مری او سخنور بولین

دشمن شاہ وہ بدبین ہے جس گھر مین رہے
چھت کی کڑیان نہ کبھی جیسے اژدر بولین

وہ مسیحا ہین کہ حضرت جو پکارین اونکو
جی اوٹھین مردہ تصویر بشر بولین

باعث حفظ جہان نام ہے حیدر کا امیر
حکم حیدر یہ نگہبان نہ کیونکر بولین

ہون تو مجرم پر نہین شبہہ مری اقبال مین
نام حضرت کا بھی ہے میرے نامۂ اعمال مین

رشتہ توڑے دام کو صیاد اپنے ہاتھ سے
نام حضرت کا لے جو طائر قید ہو کر جال مین

جرم گو بیحد ہین پر مین عاشق مولا تو ہون
آیۂ لاتقنطوا کیونکر نہ نکلے فال مین

کیون نہ لکھدے باغ جنت کی سند مجھکو خدا
لکھے ہین دفتر کے دفتر آپ کے احوال مین

ہین وہ عیسیٰ ہو مرقع مین جو حضرت کی شبیہ
کیا عجب ہے جان پڑ جائے ہر اک تمثال مین

یاد مولا مین جو روتین اپنی آنکھین اے امیر
ابر تر بھر بھر کے موتی لے گیا رومال مین

ردیف واو

میری الفت نے دیا رتبۂ بیحد مجکو
کی ملی تھا کہ در شاہ کی مسند مجکو

پھول وہ چہرہ ہی شمشاد ہی وہ قد مجکو
سیر گلزار جنان کی ہی بیقصد مجکو

عمر بھر دولت کونین کی کرتا تھا تلاش
مل گئی آج تہ دامن احمد مجکو

اب وجد فخر عرب آپ ہین فخر اب جد
یاد ہے مکتب ایمان مین یہ ابجد مجکو

رتبہ یہ عشق ہے پایا ہون حضرت کی دعا
حشر کے روز کریگا نہ خدا رد مجکو

ہین وہ محبوب خدا اس ہین سب کے محبوب
راست گو ہون نہین آتی ہی خوشامد مجکو

اوس خط سبز کا عاشق ہون ہین مانند خضر
کیون نہ جنت مین ملے قصر زبرجد مجکو

کسی دولت کسی ثروت کی نہین احتیاج
میرے اللہ نے دی الفت احمد مجکو

یا نبی مکر سے شیطان کے حاصل ہو پناہ
روز آ آکے ستاتا ہی یہ مرتد مجکو

آسمان پر کلہ فخر نہ پھینکون کیونکر
ہاتھ آیا ہے ترا گوشۂ مسند مجکو

شافع حشر کا احسان کہ دارد مین ہوا
کر چکے تھے مرے اعمال تو رد مجکو

ہون گنہگار مگر خوف معاصی ہی نہین
بخشوا لینگے قیامت مین محمد مجکو

نکہت گل کبھی گلشن سے جو لاتی ہی صبا
یاد آ جاتی ہے اوس شاہ کی آمد مجکو

مست ہون بادۂ الفت سے مین منصور کی طرح
کیون نہ سمجھے صف عشاق سر آمد مجکو

قصر جنت مین جو دیکھونگا جواہر کے کلس
یاد آ جائے گا وہ روضہ وہ گنبد مجکو

خلعت بادشہی حلۂ جنت سمجھون
دین جو زائر کفن پوشش مرقد مجکو

گذرے چالیس برس عمر کے ای طالع بد
تا کجا ہند مین رکھیگا مقید مجکو

کم نہین ہی یہ شرف کچھ مرے حق مین کہ امیر
نام میرا ہے یہی کہتے ہین احمد مجکو

اب کہان چین خبر دی مرے جی نے مجکو
کہ مدینے مین بلایا ہی نبی نے مجکو

عاشق چہرۂ حضرت تھا گیا جی کھٹکے
در فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجکو

بحر آفت مین نبی اور علی ہین حامی
پار او تر نیگے کو سلے ہین یہ سفینے مجھکو

عشق کر ختم رسل سے کہ خدا راضی ہو
کی یہ تعلیم اویس قرنی نے مجھکو

آتش عشق مین جلتا ہون مین شب بھر تا صبح
شمع سان معرفت کے آتی ہین پسینے مجھکو

پر نکل آئین جو طائر کی طرح دور نہین
ہمہ تن شوق بنایا ہے خوشی نے مجھکو

شوق محبوب الٰہی مین نہین صبر کی تاب
لیچل اے جذبۂ دل جلد مدینے مجھکو

ہے یقین راہ مین ملجائین گے جبرئیل امین
سب بتا دین گے زیارت کے قرینے مجھکو

اب نہ ٹھہرون جو کرے میری خوشامد بھی وطن
کہ پکارا ہے غریب الوطنی نے مجھکو

مومن و زائر و حاجی ہین یہی تین شرف
مکی و ہاشمی و مطلبی نے مجھکو

رات دن ہند مین رہتا ہے یہی دھیان امیر
اب کیا یاد رسول عربی نے مجھکو

مدح خوان ہون مین جو آواز نہین ہے تو نہو
سوز حاصل ہے مجھے ساز نہین ہے تو نہو

مرتے ہی پھاند کے دیوار مین داخل ہونگا
باب فردوس اگر باز نہین ہے تو نہو

ہے مئی عشق سے حضرت کے مرا دل مخمور
جام مین بادۂ شیراز نہین ہے تو نہو

دیکھ سکتا نہین کنجشک کو دہشت سے تری
بند اگر دیدۂ شہباز نہین ہے تو نہو

زندہ دل جتنے ہین اقرار نبوت ہے انھین
مردہ دل قائل اعجاز نہین ہے تو نہو

آپ کا نام تو لیتا ہے موذن ہر صبح
مثل داؤد خوش آواز نہین ہے تو نہو

درد الفت کا ہو انجام الٰہی اچھا
خوب صورت اگر آغاز نہین ہے تو نہو

لڑکے مر جائین گے خود خبث طبیعت سے عدو
آسمان تفرقہ پرداز نہین ہے تو نہو

آشیانہ ہے مدینے کے درختون پہ مرا
اب اگر طاقت پرواز نہین ہے تو نہو

دور سے دیکھ لیا کرتے ہین حضرت کا جمال
پاس اگر جلوہ گہ ناز نہین ہے تو نہو

رہ نہین جانیکا مین وادی مدحت مین امیر
توسن فکر سبکتاز نہین ہے تو نہو

یہ باعث تہا کی سجدی فرشتون نی جو آدم کو
کہ اونکی صلب مین دیکھا نبیائی فخر عالم کو

ہو عالم ہمنی اپنی دلمین دیکھا فیض مولا سے
نہ آیا تھا کبھی جام جہان بین مین نظر جم کو

شرف بخشا مدینی کو خدا نے ہفت کشور پر
بلندی جیسی دی ہفت آسمان سی عرش اعظم کو

نظارہ شاہ کا یون آمنہ تخشک کرتا تہا
مٹا دیتا ہی جیسے پرتو خورشید شبنم کو

سفارش سی تمہاری قوت اعجاز دی حق نے
ید موسی عمران کو لب عیسی مریم کو

ہوی راکع تو محراب حرم کو یہ ہوئی حیرت
کہ لے لون دوڑ کر آغوش مین قبلہ پہ خم کو

تری محراب ابرو ہی ترا چاہ زنخدان ہے
عزیز اسو اسطی رکہتا ہون مین کعبی کو زمزم کو

لب جان بخش کی تعریف سی پایا ہی یہ رتبہ
غنیمت جانتی ہین عیسی تمہاری دم کو

نکل سکتے نہین ہین ایکدم قید محبت سے
لپیٹا ہی یہ دونون گیسوون نی دونون عالم کو

اگر اوس خال کی دانی کا بوسہ پہلی لی لیتے
نہ ہوتی کہا کے گندم احتیاج عذر آدم کو

دہان حالیس دن تہی ہین در فیض آپ کی لاکہون
سخاوت مین بھلا کیا آپ سی نسبت ہی حاتم کو

یقین ہی مثل حاتم شوق سی قالب تہی کرتے
سلیمان دیکھتی دست مبارک مین جو خاتم کو

امیر آوازہ جرات پہونچتا ہی جو مولا کا
ہلا دیتا ہی اب بھی سیستان مین گور رستم کو

کہونگا [illegible] مین یہ تہام کر حضرت کی دامن کو
الٰہی سیل رحمت سی بہا عصیان کی خرمن کو

غبار کوچہ مولا کا سرمہ ہے عجب سرمہ
کیا ہی جسنے روشن دیدہ خورشید روشن کو

جو دیکھین حلقہ گیسو کہین آزاد حسرت سے
الٰہی قید ہون ہمین ملی یہ طوق گردن کو

یہ شوق دید مرقد ہی کہ جب در بند ہوتا ہے
فرشتی جہانکتے پہرتے ہین دیوار و در روزن کو

اجازت طائر سدرہ کو ہو تو نخل یثرب پر
بنائی آشیانہ چہوڑ کر اپنے نشیمن کو

تمنا ہی نہ نکلون گی کبھی مین شہر یثرب سے
زمین تھوڑی سی ملجائی یہان شاہ مدفن کو

تمہارا بوسہ دریون بدونکو نیک کرتا ہی
بنا دیتا ہی سونا سنگ پارس جیسی آہن کو

کرے جو دل کھولکر تا وصف باغ روضۂ حضرت
لباس شاہ کے سینے کی ہو خیاط کو جرات
جنان سے روضۂ شہ تک جو حورین آنہین سکتین
ابھی تو اوڑکے آتے کوچۂ مولا مین گلشن سے
براق اوڑتا ہوا قطع رہ معراج کرتا تھا

خدا نے اس لیے دین دس زبانین مجمل سوسن کو
جو رشتہ مانگ لے ادریس سے عیسی سے سوزن کو
بحسرت دیکھتی رہتی ہین دیوار و نگر روزن کو
جو ملتے بلبلون کی طرح پر گلہای گلشن کو
ملے جب شہسوار ایسا خوشی ہو کیون نہ توسن کو

امیر آئے جو دل اوس شاہ کا عاشق نوازی پر
جہکا دے سرو پائی فاختہ پر اپنی گردن کو

رکہتی ہے خاک کوچۂ مولا چمن کی بو
سونگھے جو کوئی اونکی لباس بدن کی بو
کیا حلقہ ہای زلف مسلسل ہین عطر بیز
اوس چہرۂ صبیح کی دل کو جو یاد ہے
لکھون جو مدحت تن نازک کتاب مین
گویا زمین عطر سے ہے خاک جسم پاک
کافور کی جگہ تھی جو خاک مزار پاک
خوشبو دہان پاک کی جنکو پسند ہے
یعقوب وار یوسف یثرب پہ ہون فدا
آئے شمیم باغ جنان کی دماغ مین

ذرے وہ گل ہین آتی ہے جنسے دولہن کی بو
خوش آگئی کیا دماغ کو اوسکے چمن کی بو
آتی ہے صاف نافۂ مشک ختن کی بو
داغون سے آرہی ہے گل یاسمن کی بو
آئی ورق ورق سے گل نسترن کی بو
شبو کی بو ہے زلف مین تن مین سمن کی بو
جہو سے فرشتے سونگھ کے میرے کفن کی بو
سونگھین کبھی نہ غنچۂ گل کے دہن کی بو
روشن ہون آنکھین سونگھین اگر پیرہن کی بو
لائے صبا جو آپ کے سیب ذقن کی بو

فیض ثنای شہ سے یہ رتبہ ملا امیر
پہونچی بہشت مین مرے باغ سخن کی بو

طاعت حق ہے محمد کی اطاعت مجھکو
کچھ نہین زشتی اعمال سے دہشت مجھکو

حج ہے کعبے کا مدینے کی زیارت مجھکو
بخشوالین گے نبی روز قیامت مجھکو

کون اب دولت دنیا کی ہے حاجت مجکو
میرے اللہ نے دی دین کی دولت مجکو

چہرۂ پاک کی تعریف کیا کرتا ہون
ہے یہی تذکرہ قرآن کی تلاوت مجکو

روضۂ شاہ تلک ہند سے پہونچون مین شتاب
یا خدا جلد دکھا روضۂ جنت مجکو

اڑ کے پہونچونگا مین طائر کیطرح یثرب مین
دے مری شوق نے پرواز کی طاقت مجکو

فیض عشق شہ والا سے تو انگر ہون مین
مال ہے گنج ہے دولت ہے یہ الفت مجکو

سن لیا ہے کہ نبی نزع مین آئین گے ضرور
اس لیے مرگ کی آنیکی ہے حسرت مجکو

شاید آجائین وہان ختم رسالت کے قدم
جلد اے مرگ دکھا گوشۂ تربت مجکو

حشر کے روز نبی ساقی کوثر ہون گے
کیا غم تشنگی روز قیامت مجکو

جانتے ہین کہ بہت تشنۂ دیدار ہون مین
ہے یقین پہلے کرین جام عنایت مجکو

شکر ہے بیٹھ رہا مین در مولا پہ امیر
مل گئی ساری بکھیڑون سے فراغت مجکو

عشق شہ والا دل زار کو دیکھو
اس کاہ کو اور کوہ گرانبار کو دیکھو

کہتی ہے کہ مین پرتو چشمان نبی ہون
لو اور سے تو نرگس بیمار کو دیکھو

ہے اسکے نظارہ مین ثواب اوس سے زیادہ
قرآن کے بدلے اوسی رخسار کو دیکھو

فاقون مین اوس ابرو کا ہے دہیان تو بہتر
ماہ رمضان دیکھ کے تلوار کو دیکھو

اے اہل جنون سلسلہ بخشش کا یہی ہے
بل کھائے ہوئے گیسوی خمدار کو دیکھو

جنت مین یہ کہتے ہین فرشتون سے فرشتے
یثرب مین چلو شاہ کے دربار کو دیکھو

یثرب کو امیر آؤ چلو ساتھ ہمارے
اوس خرم و شاداب چمن زار کو دیکھو

اشتیاق سجدہ مین تا چند دل بیتاب ہو
سر مرا ہو اور اوس دروازے کی محراب ہو

مدتون سے آرزو رکھتا ہے یہ دلمین فلک
جا در مرقد کسی شب جا در مہتاب ہو

جسم حضرت کی صباحت کا کرون پیچھے مین ذکر
کلیان کرنیکو پہلے موتیونکی آب ہو

حفظ حضرت کا بچائی جسکو کیا اوسکو ضرر
برق خاطف مزرع دہقان پہ گر گر آب ہو

آبیاری جس چمن کی لطف حضرت کا کرے
یونہی ہر کانٹا رگ گل کیطرح شاداب ہو

شعلۂ نار غضب ایسا کہ جس شب ہو بلند
آسمان پر خاک جلکر خرمن مہتاب ہو

مہر مولا ہی یہ دلمین ہین جو اوسکی جی مین خاک
اوڑ کی ہر ذرہ ہوا مین مہر عالمتاب ہو

دل جلانا عشق مولا مین ہی دولت کا سبب
صاحب اکسیر ہون کشتہ جو یہ سیماب ہو

ہون روانہ ہند سی جسدن مین یثرب کو امیر
جو مجاور شہ کے روضے کا ہوا اوسکو خواب ہو

لے چل ای شوق سوی روضۂ مولا مجھکو
مدتون سی ہی زیارت کی تمنا مجھکو

روضۂ پاک کا یثرب مین نظارہ ہین کرون
اس لئی حق نی دیے دیدۂ بینا مجھکو

سر ہو اور سنگ در شاہ ہو تا آخر عمر
جب سی پیدا مین ہوا ہی یہی سودا مجھکو

شوق دیدار ہی اوس برق تجلی کا کمال
یا خدا جلد ملے رتبۂ موسیٰ مجھکو

جان قالب مین نہین درد جدائی کی سبب
زندہ ہو جاؤن جو ملجائین مسیحا مجھکو

کیا کہون چرخ ستمگر نے کیا ہے کیسا
صورت دفتر ابتر تہ و بالا مجھکو

بادپیمائی گردون سے نہین کچہ مطلب
تو ہی ای شوق کراب بادیہ پیما مجھکو

خضر پہرتے ہین کہان آئین بتائین مجھے راہ
نہین معلوم رہ یثرب و بطحا مجھکو

راہ خشکی ہوا گر راہروون سی مسدود
گریۂ شوق دکھا تو رہ دریا مجھکو

کور آنکھین جو کرین راہ مین آندھی تو کرے
کم نہین دیدۂ دل بہر تماشا مجھکو

سستی بخت ہی یثرب نہ چلون اب جو امیر
سارے اسباب سفر کے ہین مہیا مجھکو

ردیف ہای ہوز

آنکھون مین ہو گھر دل مین مری جای مدینہ
اِن تین مدینون مین ہو ماوای مدینہ

موسیٰ کو مبارک ہو تجلی سر طور
اللہ مری آنکھون کو دکھلای مدینہ

ہو قصر جنان روضہ ستون طوبیٰ فردوس
جنت کا تماشا ہے تماشای مدینہ

فیض قدم شہ سے ضیا پائی ہے ایسی
خورشید ہو اک ذرۂ صحرای مدینہ

محشر مین ہوا لالۂ گلزار شفاعت
جس دل مین پڑا داغ تمنای مدینہ

بازار محبت مین کہان مجسا خریدار
سر بیچ کے لیتا ہون مین سودای مدینہ

ہر صبح بندہار روضۂ حضرت کا تصور
جب آنکھ کھلی کھل گئے درہای مدینہ

فردوس سے وہ روضۂ پر نور ہے بہتر
رضوان سے ہے بڑھکر چمن آرای مدینہ

کثرت مین فرشتون کی صفین ہین صف محشر
ہو شرق سے تا غرب مصلای مدینہ

موسیٰ ہین اگر محو تجلای سر طور
ہے روح مری محو تجلای مدینہ

مالک ہو امیر اس کا مہ مصر سے بہتر
زیبا ہو اگر مصر ہے شیدای مدینہ

اوس روضہ پر ہے گنبد اخضر کا اشتباہ
اوس شمسہ پر ہے مہر منور کا اشتباہ

کرسی در بلند ہے ایسی کہ جسپہ ہے
عالم کو عرش خالق اکبر کا اشتباہ

رفعت سی کسقدر ہو فلک تہ وہ زمین
ہے جسکے ذرہ ذرہ پر اختر کا اشتباہ

کیا خوب ہین روضۂ والا ہے سائبان
ہوتا ہے جبرئیل کے شہپر کا اشتباہ

روضہ نہین ہے غور سی دیکھو تو باغ ہو
زیبا ہو ہر ستون پہ صنوبر کا اشتباہ

کتنے ملک خصال مجاور وہانکے ہین
سلمان کا ہو گمان ابوذر کا اشتباہ

روشن جو راتکو ہے دو شاخہ مزار پر
ہے آسمان پہ برج دو پیکر کا اشتباہ

شعلہ جو شمع کا ہے وہ اختر سی کم نہین
ہر قمقمی پہ ہے مہ انور کا اشتباہ

جاکر وہان جو دیدۂ زائر پہ آب ہو
اوس پر ہو صاف چشمۂ کوثر کا اشتباہ

ہر آبدار بزم معلی کا ہے خضر
باہر نہیں ہیں نہر سے یہ انجم و فلک
در پر جھکے جبین تو ہو اسد رجہ تابناک
وہ باغ لطف شاہ ہی جس مین صبا کو ہی

آئینہ دار پر ہے سکندر کا اشتباہ
او سپر سپند اسپہ ہے جمجم کا اشتباہ
ہو آسمان کو خسرو خاور کا اشتباہ
شبنم کے قطرے قطرے پہ گوہر کا اشتباہ

پونہچا ہی سر مرا جو در قصر تک امیر
مجھپر بھی لوگ کرتی ہین قیصر کا اشتباہ

فلک ہی بر سر بیداد یا رسول اللہ
مین احتضار مین در پی ہی دین کی امیر
تمھین ہو داد رس جملہ انبیای سلف
جہان مین جتنے تھے نا شاد اونکو شاد کیا
شتاب رفع ہو ویرانی دل ویران
عبادتین ہون مری آپ کی سبب سے قبول
اگر ون کسیکی نظر سحر نہ دونون عالم مین
خدا نے خلق کیا ہی تمھاری خاطر سے
ہر ایک سرو ہی اس بوستان عالم مین
وہی ہے حکم خدا خوب جانتا ہون مین
ہمیشہ آپ کا ہے نام مجکو ورد زبان

بچا تیے مجھے فریاد یا رسول اللہ
یہی تو ہے دم امداد یا رسول اللہ
مجھے بھی تمسے ملے داد یا رسول اللہ
مجھے بھی کیجیے اب شاد یا رسول اللہ
ہو یہ دیار بھی آباد یا رسول اللہ
یہ محنتین نہون برباد یا رسول اللہ
پڑے نہ مجھہ پہ یہ افتاد یا رسول اللہ
تمام عالم ایجاد یا رسول اللہ
تمھارا بندہ ہ آزاد یا رسول اللہ
جو کچہ ہے آپ کا ارشاد یا رسول اللہ
ہمیشہ آپ کی ہے یاد یا رسول اللہ

فلک کو منع کرو جان امیر کی نہ جلای
ستا رہا ہے یہ جلاد یا رسول اللہ

رہتی ہے زبان پر صفت شان مدینہ
جنت ہے حقیقت مین گلستان مدینہ

ہون مرغ نوا سنج گلستان مدینہ
طوبای جنان سرو خیابان مدینہ

اللہ نے بخشی ہے جسے شاہی کونین — سلطان مدینہ ہے وہ سلطان مدینہ
زیر قلم شاہ ہے ہر ایک قلمرو — کس ملک مین جاری نہین فرمان مدینہ
حاصل ہے مجھے زیست مین بھی سایۂ طوبیٰ — بستر ہے تہ نخل بیابان مدینہ
ہے شوق بہت گھر مجھے زندانی نہین کم — یارب نظر آئین کہین ایوان مدینہ
حورین ہین فدا مجھ پہ مین حضرت پہ فدا ہون — قربان ہین ملک مجھ پہ مین قربان مدینہ
اے شوق ہو رہبر کہ پہونچ جاؤن مین جلدی — مدت سے مرے دلمین ہے ارمان مدینہ
ہین دیو پری تابع فرمان سلیمان — حاکم ہے سلیمان کا سلطان مدینہ
مہمانون کے حصے مین وہان کیون نہو لذت — ہے حسن ملاحت نمک خوان مدینہ
قالب مین دو عالم کے مدینہ ہے اگر جان — ذات اوس شہ کونین کی ہے جان مدینہ
نغمہ سے مرا نغمۂ داؤد سے بہتر — مجھسا ہے کہان مرغ خوش الحان مدینہ
روضہ شہ کونین کا کعبے سے نہین کم — اللہ کا مہمان ہے مہمان مدینہ

کہتا ہے **امیر** اس لیے عالم مجھے حسان
ہون حسن طبیعت سے ثنا خوان مدینہ

ردیف یای تحتانی

قسمت گلزار جو حضرت کے قدم سے ہوگی — راہ در پردہ اوسی باغ ارم سے ہوگی
زندہ جب خلق خدا صور کے دم سے ہوگی — رونق اوس بزم کی حضرت کے قدم سے ہوگی
دل سے نکلے گی نہ حضرت کی محبت ہرگز — حور باہر نہ کبھی باغ ارم سے ہوگی
کاتب صنع نے نام اسلیے پہلے لکھا — لوح راضی نہ کسی طرح قلم سے ہوگی
نزع کے وقت کوئی کام نہین آنے کا — مشکل آسان مری تیری کرم سے ہوگی
جادۂ عشق نبی ہے دم شمشیر فنا — قطع یہ راہ اگر ہوگی تو ہم سے ہوگی
ذکر ہوے ہون گے دہان کمر حضرت کے — جب ملاقات نصیب اہل عدم سے ہوگی

ہون وہ زائر کہ زیارت کو سمجھتا ہون مین حج
بحث اس مسئلے مین اہل حرم سے ہوگی

حکم تم دوگے تو توڑے گا مسلمان ہو کر
نفرت اسدرجہ برہمن کو صنم سے ہوگی

چاہیے فقر مین بھی سنت حضرت پہ عمل
رفع کچھ گرسنگی سنگ شکم سے ہوگی

کھینچ لیجائین گے کسطرح فرشتے سوی نار
خلق لپٹی ہوئی حضرت کے علم سے ہوگی

حق نے اسواسطے آراستہ کی بزم حدوث
روشنی اس مین کبھی شمع قدم سے ہوگی

ہون نبی خواہ ولی حشر کے میدان مین امیر
التجا سب کو شہنشاہ امم سے ہوگی

جاتے تھے جب براق پہ حضرت چڑھے ہوے
قدسی پکارتے تھے کہ آگے بڑھے ہوے

جھک جھک کے چوم لیتے ہین جنت کی ڈالیان
کیا بیل بوٹے ہین سندس کڑھے ہوے

تعلیم جبرئیل امین تھی براے نام
حضرت وہین سے آئے تھے لکھے پڑھے ہوے

پایا ہے بوسہ نقش کف پا کا خواب مین
ہین اب دماغ عرش برین پر چڑھے ہوے

اے شوق قافلہ جو مدینے کو ہو روان
بانگ جرس سے پاؤن ہون آگے بڑھے ہوے

رہرو کو گل ہین مدینہ کی راہ مین
تھالے ریاض خلد کے سارے گڑھے ہوے

پلہ جو نیکیون کا گھٹا ہے تو غم نہین
امت کے دل ہین تیری بدولت بڑھے ہوے

اللہ رے شوق پہونچے مدینے مین دن رہے
منزل سے ہم اگرچہ روان دن چڑھے ہوے

حضرت کا علم علم لدنی تھا اے امیر
دیتے تھے قدسیون کو سبق بے پڑھے ہوے

مجھے کچھ خوف عصیان کا نہین ہے
کہ حضرت سا شفیع المذنبین ہے

مزار پاک ہے آنکھون سے نزدیک
عجب یہ چشم بینا دوربین ہے

زمین ہے آسمان بھی اوسکے آگے
عجب برتر مدینے کی زمین ہے

ہوا ہے نقش جب سے نام حضرت
مراد دل بھی سلیمان کا نگین ہے

گنا ہون سے نہین محشر مین کچھ خوف
کہ حامی رحمۃ للعالمین ہے

بڑی سے کہیے امیر اس مین غزل کیا
ذرا سی بحر چھوٹی سی زمین ہے

غل کرین گے یہ ہمین دیکھ کر محشر والے
غول کے غول وہ آتی ہین پیمبر والے

ہو گئے نامۂ اعمال شفاعت سے سفید
اپنے دفتر لیے بیٹھے رہین دفتر والے

لطف حضرت سے زحل کی ہو سیاہی کافور
قہر مریخ سے شمشیر و سپر دھر والے

حشر مین دین گے یہ ہم ساقی کوثر کو صدا
ایک ساغر ہمین او شیشہ و ساغر والے

دشمن شاہ ابو جہل ہے عاشق ہون اویس
حیف گھر والون سے اچھے رہین باہر والے

ہے جو محبوب خدا ہے وہ ہمارا محبوب
حق تو یہ ہے کہ کہان ہم سے مقدر والے

ملگیا سب سے مقام ہمین جام کوثر
ہاتھ پھیلائے کھڑے رہ گئے کوثر والے

انبیا کب شرف قرب مین تمکو پہنچے
غیر تو غیر رہے دور برابر والے

ق
ہو سکے کس سے بیان پنجتن پاک کا وصف
ہین یہی لوگ حقیقت مین پیمبر والے

بھر اعزاز و شرف چرخ سے اوتری جو عبا
یہی دو چار شریک اوس مین ہوے گھر والے

کوچہ حضرت کا وہ کوچہ ہے جہان بیٹھے ہین
سلطنت چھوڑ کے ہوے سیکڑون کشور والے

خوف کیا حشر مین امت کے سیہ کارون کو
کہ لپیٹین گے انہین بال وہ گھونگھر والے

دعوت تنگ ہوئی دست مبارک سے فراخ
سیر سب ایک طبق مین ہوے لشکر والے

آپ ہی کی طرف آخر کو ہے دونونکی رجوع
جو ہین سلمان کی طرف جو ہین ابوذر والے

زور یہ قوت بازوی محمدؐ نے کیا
کہ جسے دیکھ کے ششدر رہے خیبر والے

ہمنے دیکھا ہے وہ آئینۂ رخسار امیر
کیون نہ قسمت کی قسم کھائین سکندر والے

ہے نبی کونسا اوس شاہ عرب سے آگے
پیش امام آپ ہی اس صف مین ہین سب پیچھے آگے

کیا ہوا آئے رسولون مین جو سب سے پیچھے
نور تو خلق ہوا آپ کا سب سے آگے

ہو رہی منزل حضرت نہین سدرہ شوق
دو قدم پر ہی جو ہو چین و حلب سے آگے

کیا سخاوت تھی کہ جب صورت سائل دیکھی
اوٹھ گیا دست کرم دست طلب سے آگے

ابلیا کا ہے ہمراساتہ رہ یثرب مین
کیا کرون بڑھ نہین سکتا ہون ادب سے آگے

شوق کہتا ہے ہر اک گام جو ہوتا ہو سو ہو
ہو روان جلد پہونچ جا کہین سب سے آگے

کب کمی شوق نے کی راہ مدینہ مین امیر
زائرون مین رہے ہم رحمت رب سے آگے

خاتم الانبیا جناب ہوئے
خیل انجم مین آفتاب ہوئے

عشق مولا نے کر دیا بیخود
ہم سیہ مست بے شراب ہوئے

ہمنے پایا مے ولا کا مزہ
جل کے سب مدعی کباب ہوئے

بیخودی ایسی دے خدا سبکو
پیکے مے داخل ثواب ہوئے

قطعہ چہار بیت

جتنے بھیجے خدا نے پیغمبر
سب کے سب یون تو لاجواب ہوئے

موسیٰؑ و نوحؑ و عیسیٰؑ و آدمؑ
ایسے دس پانچ انتخاب ہوئے

پایا کتنون نے امتیاز صحف
کچھ نبیؑ صاحب کتاب ہوئے

پر محمدؐ کہ ہین حبیب خدا
سب رسولون مین آفتاب ہوئے

کیسے اچھے رہے امیر جو لوگ
داخل امت جناب ہوئے

چاہیے مجھ پہ عنایت شہ دین تھوڑی سی
دیجیے قبر کو یثرب مین زمین تھوڑی سی

آرزو ہے کہ محبت مین تمہاری کٹ جائے
عمر باقی ہے جو اے خسرو دین تھوڑی سی

ہے وصیت کہ کفن مین مرے رکھدین احباب
خاک روضے کی جو ملجائے کہین تھوڑی سی

زعم مین اپنے ہے یہ بات کہ الفت غم کی
ہم ہیت رکھتے ہین جبریل امین تھوڑیسی

سنگ در آپ کا ملجای تو سجدی یہ کرون
سودہ ہوکر مری ہجای جبین تھوڑیسی

سیر تھی نعمت دنیا سے طبیعت ایسی
کہ غذا آپ کی تھی نان جوین تھوڑیسی

طول کیا دون کہ مری طبع یہ کہتی ہے امیر
شعر تھوڑے سے کہو ہے یہ زمین تھوڑیسی

جس روز مدینہ کی طرف گھر سے چلین گے
آنکھون سے روان ہونگی گہر سے چلین گے

وہ ہم نہین ہیجائین جو پیچھے صفت گرد
اوڑتے ہوی بڑھتے ہوسے صرصر سے چلین گے

کمتر مہ و خورشید کلس سے ہین یہ افلاک
کیا جوڑ ترے روضۂ انور سے چلین گے

یثرب سے ملک آئین گے لینے ہمین تا ہند
یثرب کو جو ہم ہند کے کشور سے چلین گے

حضرت ہوی شافع تو گنہگار سے پہلے
جنت کی طرف وادی محشر سے چلین گے

کفار کے سر پاون پہ لوٹین گے دم جنگ
کیا چال تری تیغ دو پیکر سے چلین گے

دہشت سے گھسے جاتے ہین دل رعب ہے ایسا
کیا بڑھ کے مخالف صف لشکر سے چلین گے

ٹوٹین گے حبابون کی طرح قلعۂ آہن
انصار جدھر حکم پیمبر سے چلین گے

جس روز کھلے گا در میخانۂ الفت
مشتاق ملک جنت و کوثر سے چلین گے

پیمانون کو شیشون کو بلائین گے جو یہ مست
آنکھون سے وہ آئین گے تو یہ سر سے چلین گے

حاجت جو کہ کی تری میخوارون کو ہوگی
اثمار نئے اونکے مقدر سے چلین گے

مرقد مین امیر آئین نکیرین تو ہم بھی
فقرے جو پرانے ہین نئے سر سے چلین گے

جنت سے در خسرو ذیشان مرے آگے
کہدو کہ نہ لے دون کی رضوان مرے آگے

پہونچا ہون جو اوس در پہ تو بابی ہے یہ شوکت
دارا کو نہین رتبۂ دربان مرے آگے

حضرت کی عنایت نے وہ دی ہے مجھے قوت
ہے زال سے کم رستم دستان مرے آگے

دیر ہوتی ہے زیارت مین یہ کہتا ہے یہ دل
ہوگا اللہ کا فرمان بھی موافق اوسکے
صلہ ہر شعر کا حضرت سے عطا ہوگا ضرور

عمر اسی طرح سے ہیہات گذر جائیگی
آپ کے ذہن مین جو بات گذر جائیگی
جب نظر سے یہ مناجات گذر جائیگی

جسطرح ہوگا روان ہونگا مدینے کیطرف
ای امیر اب کی جو برسات گذر جائیگی

سوی یثرب بن کے ہم زائر چلے
راہ حضرت کا ہے ایسا اشتیاق
یا رسول اللہ جلدی آئیے
نخل دلمین سے تھے گناہونکے جو برگ
کیا میسر اون کو ہوتی راہ راست
پھر رسائی کی رسا تقدیر نے
شوق دل ملنے کی دوبارہ رہبری

ق

شکر کی جا ہے دن اپنے پھر چلے
پاون تھک جائین تو اپنا سر چلے
لشکر اندوہ مین ہم گھر کے چلے
حُبّ حضرت کی ہوا سے پر سے چلے
چال پر کب آپ کی کافر چلے
پھر مدینے ہو کے ہم زائر چلے
آگے بھی ہو آئے تھے اب پھر چلے

راہ حضرت مین مین اوڑتا ہون امیر
اوڑ کے کیا مجھسے کوئی طائر چلے

گھر خوشی سے رہ خالق مین لٹانے والے
بیٹھنے پائے نہ گھر مین بھی مگر شکر کیا
اونکے پیرو جو ہوئے وہ سر منزل پہونچے
لکھ گئے اپنی کتابونمین نبوت کے نشان
فتح پرویز کے جانب جو ہوا انکا گذر
کربلا مین جو ہوئے کور دل اک جا لاکھون
بھوک مین پیاس مین اک ایک ہزار سے لڑا

ق

چند صابر تھے محمدؐ کے گھرانے والے
ایسے ہوتے ہین مصیبت کو اوٹھانے والے
رہ گئے وہ جو نہ تھے راہ پر آنے والے
علما موسیٰؑ و عیسیٰؑ کے زمانے والے
کنجیان لائے تھے نذر خزانے والے
یہ دلاور تھے کوئی آنکھ چرانے والے
کیا بہادر تھے محمدؐ کے گھرانے والے

حیف صد حیف رہے خود لب دریا پیاسے
حشر میں چشمۂ کوثر کے لٹانے والے

کیسے پچتائیں گے دوزخ میں جلیں گے ہر دم
خیمۂ آل محمد کے جلانے والے

جلوۂ نور خدائی بھی کوئی چھپتا ہے
کیسے کیسے ہوئے نادم نہ چھپانے والے

آج تک نقش شریعت نہ مٹا پر نہ مٹا
مٹ گئے آپ ہی جتنے تھے مٹانے والے

تو بھی راہی ہو مدینے کی طرف جلد امیر
غول کے غول چلے جاتے ہیں جانے والے

کبھی جو دیدۂ دل میں فضا مدینے کی
نسیم خلد کو سمجھا ہوا مدینے کی

ہر ایک چیز ہے کیا خوشنما مدینے کی
پری کی شکل ہے مردم گیا مدینے کی

خزانہ معرفت حق کا دفن ہے اسمین
خدا کا گنج ہے دولتسرا مدینے کی

دماغ بوی حبیب خدا کا ہے مشتاق
ادہر بھی آئے الٰہی ہوا مدینے کی

خدا کی راہ جسے اہل دل سمجھتے ہیں
وہ راہ راست ہے مکے کی یا مدینے کی

حسن کو سبز تو رنگت ملی حسین کو سرخ
بٹی نواسوں میں کیسی حنا مدینے کی

کہو کریں ملک الموت نزع میں نرمی
وگرنہ گرم ہے دار القضا مدینے کی

جدا ہو دل مری سینے سے کچھ نہیں پروا
پر آرزو نہو دل سے جدا مدینے کی

تمام جرم و معاصی کے ہوں مرض زائل
ملے ذرا بھی جو خاک شفا مدینے کی

مقدم آپ کا ہے نور سارے عالم پر
ہوئی ہے عرش سے پہلے بنا مدینے کی

جو زائر آئیں یہاں ہوں بہشت میں داخل
خدا کے گھر سے یہ ہے التجا مدینے کی

ہمیشہ کلک تصور سے صفحۂ دل پر
شبیہہ ہیں کھینچتے ہیں انبیا مدینے کی

کمال ہند میں دل تنگ ہو رہا ہے امیر
دکھا دے وسعت اہی یا خدا مدینے کی

کافر ہوئے جو اوس شہ ذیشان سے پھر گئے
برگشتہ بخت قبلۂ ایمان سے پھر گئے

ٹلتی ہے نام پاک سے آئی ہوئی بلا
اکثر نکل کے شیر نیستان سی پھر گئے

کافی اشارہ قتل عدو کے لیے ہوا
خنجر گلون پہ جنبش مژگان سی پھر گئے

برگشتگی کا حال کھلا اہل کفر پر
پھیپے جو دور گنبد گردان سی پھر گئے

غالب ہوا یہ رعب نبوّت دم نبرد
آئے بھی پہلوان تو میدان سی پھر گئے

اصحاب گو قلیل مخالف کثیر تھے
منہ سب کے لشکر شہ ذیشان سی پھر گئے

مارا چمک کے ذرون نے میدان دم نبرد
کیا دن طلوع مہر درخشان سی پھر گئے

ٹھہرے مقابلے پہ نہ اہل مباہلہ
بد عہد کیسے قول سے پیمان سی پھر گئے

آسودہ دل ہوا نہ زیارت سے ای امیر
سو بار آئے شوق فراوان سے پھر گئے

غزل در شان جناب سید الشہدا علیہ السلام

جو کربلا مین شاہ شہیدان سی پھر گئے
کعبے سے منحرف ہوے قرآن سی پھر گئے

نصرانیون نے حضرت عیسی سے کی دغا
گویا یہود موسی عمران سی پھر گئے

امت کے سرکشون نے کی نوح سی جفا
کیا روسیاہ دیو سلیمان سی پھر گئے

کافر ہوے کہ کعبۂ دین کو کیا خراب
مرتد ہوے کہ قبلۂ ایمان سی پھر گئے

مطلق کیا نہ پاس خدا و رسول کا
کیسے فریب بازی شیطان سی پھر گئے

ہرچند تھا مقابلہ لاکھون کا ایک سے
منہ سب کے تیغ شاہ شہیدان سی پھر گئے

آئے مدد کے واسطے جن و ملک مگر
انکار بادشاہ غریبان سی پھر گئے

دیندار تھے جو لوگ وہ شہ پر فدا ہوے
بیدین جو تھے وہ دین مسلمان سی پھر گئے

ثابت قدم جو تھے وہ رہے کربلا مین ساتھ
سست اعتقاد سستی ایمان سی پھر گئے

حجت تمام شاہ نے کی لاکھ ای امیر
کچھ بھی سنا نہ ایسے وہ ایمان سی پھر گئے

دل کبھی قصد زیارت مین جو دم لیتا ہی
چل کھڑے ہونیکو شوق اوس سے قسم لیتا ہی

جو مدینے سے رہ ملک عدم لیتا ہے
کب ٹھہرتا ہی کہیں خلد مین دم لیتا ہی

قصد ہستی کا جو کرتا بھی ہی ہمراہ اوسکا
راستی ہی سے وہ پھر راہ عدم لیتا ہی

جسکو دیتا ہی وہ الفت حضرت کا مزا
پھر وہ کوثر کی نہ کبھی ساغر جم لیتا ہی

گھر سے چلتا ہے مدینے کی طرف جو زائر
ہر قدم پڑھ کے ثواب اوسکی قدم لیتا ہی

حکم دیتے ہین جو حضرت تو برہمن کیسا
اوٹھکو بتخانے سے دست اوصنم لیتا ہی

مین بھی ہون سبط محمدؐ کے عزادارونمین
تعزیہ رکھتا ہو دل نالہ علم لیتا ہی

کیون نہ سمجھیگا وہ طاعت مین کسیکو جنت
ہول شداد سے جو باغ ارم لیتا ہی

طی ہو کسطرح سے میدان صفت حضرت کا
ٹھوکرین راہ مین ہوا قلم لیتا ہی

ہین ترے دور مین خونریزیہان تک خائف
کہ لہو پیر کا فصاد بھی کم لیتا ہے

ہی حضرت علیؑ سے ملا ہی مجھے رتبہ یہ امیر
نام تعظیم سے حسان عجم لیتا ہے

بن آئی تیری شفاعت سے روسیاہونکی
کہ فرد داخل دفتر ہوئی گناہون کی

ترے فقیر دکھائین جو مرتبہ اپنا
نظر ہو اوترے چڑھے بارگاہ شاہون کی

ثواب جملہ عبادت کا ہے زیارت مین
یہ ایک راہ ہے ایدل ہزار راہون کی

نہین ہے گرد و نواح مدینہ نخلستان
قطار ہے یہ ترے عاشقونکی آہون کی

ذرا بھی چشم کرم ہو تو لے اوڑین حورین
سمجھ کے سرمہ سیاہی مری گناہون کی

نظارہ کرکے رخ پاک کا جو پھرتی ہین
بلائین لیتی ہین آنکھین مری نگاہون کی

خوشا نصیب جو تیری گلی مین دفن ہوے
جنان مین روحین ہین اون مغفرت پناہون کی

فرشتے کرتے ہین دامان لطف حور سے صاف
جو گرد پڑتی ہی اوس وضع پر نگاہون کی

یقین ہی حشر مین درخشان کی ہیشہ پیشین پائیگی
ترے کرم سے صفین ہم سے روسیاہون کی

کہینگی آگے شفاعت تری خریداری   کھلین گی حشر مین جب گٹھریان گناہون کی

مین ناتوان ہون پہونچونگا آپ تک کیونکر   کہ بھیڑ ہوگی قیامت مین عذر خواہون کی

نگاہ لطف ہی لازم کہ دور ہو یہ مرض   دبا رہی ہے سیاہی مجھے گناہون کی

خدا کریم محمد شفیع روز جزا
امیر کیا ہے حقیقت مری گناہون کی

اعجاز مصطفی سے تھے ہر بار کیسے کیسے   اسپر تھے منکرونکو انکار کیسے کیسے

فرمان ہوا تو بولے مٹھی مین سنگریزے   ایما ہوا تو دوڑے اشجار کیسے کیسے

اندھون کو دی بصیرت مردے بہت جلائے   اچھے کیے نبی نے بیمار کیسے کیسے

تدبیر کا تھا ناخن شمشیر سے زیادہ   کھولے جری نے عقدی دشوار کیسے کیسے

کچھ بھی چلی نہ ایسے دل ہو گئے شکستہ   ہر چند تھی بتونکو پندار کیسے کیسے

پامال روز ہیجا کیا کیا ہوئے نہ سرکش   لوٹے لہو مین اپنے خونخوار کیسے کیسے

کیا کفر کو مٹایا توڑے صنم کدو مین   ناقوس کیسے کیسے زنار کیسے کیسے

تائید کی خدا نے غلبہ انہین کو بخشا   دبکر ہوے مسلمان کفار کیسے کیسے

سچ ہی کہ تھے دلاور اصحاب شاہ کیا کیا   الحق کہ تھے بہادر انصار کیسے کیسے

لیتے تھے نعل جنت سر بیچتے تھے اپنا   غازی جری مجاہد دیندار کیسے کیسے

وقت غضب جب آیا دریا مین خاک اوڑائی   جنگل کیے عطا سے گلزار کیسے کیسے

یہ بھی امیر فیض توصیف مصطفی ہے
طبع رسا سے ٹپکے اشعار کیسے کیسے

بیت خدا شرف مین ہی تربت رسول کی   کچھ کم نہین ہی حج سے زیارت رسول کی

منکر سے ہے جو نبی کا وہ منکر خدا کا ہی   توحید ہی خدا کی نبوت رسول کی

اونکے کرم سے داخل اسلام ہم ہوے   دولت ملی یہ ہمکو بدولت رسول کی

امت کا ذکر کیا ہے یہ بندہ مین آکر
واجب ہے انبیا پہ محبت رسول کی

نفسی سے امتی سے یہ ثابت ہوا ہمین
امت ہر اک نبی کی ہے امت رسول کی

ہوتا نہ کوئی عرصۂ محشر مین رستگار
ہوتی جو درمیان نہ شفاعت رسول کی

پڑھتے ہین پانچ وقت نمازین جو اہل دین
بجتی ہے پانچ وقت یہ نوبت رسول کی

ظاہر ہے بعد شاہ کے کوئی نبی نہین
جاری ہے تا بحشر شریعت رسول کی

ق
پنہان نہین ہے مرتبہ قرآن و آل کا
وہ حجت خدا ہے یہ حجت رسول کی

خائن ہے جو نجات کہان اوسکی روز حشر
امت کے ہے سپرد امانت رسول کی

آتے تھے سامنے تو لرزتے تھے بت وہا
غالب تھی کافرون پہ ہیبت رسول کی

تنہا تھے آپ سارا زمانہ پھرا ہوا
جرأت تھی واہ کیا دم بعثت رسول کی

توفیق راہبر ہوئی اوسکی خضر کی طرح
کی اختیار جسنے رفاقت رسول کی

چندے مین قبضہ شرق سے تا غرب کر لیا
تھی کہکشان کہ تیغ شجاعت رسول کی

ایمان لاتے جاتے ہین اب بھی ہزارہا
تقسیم ہوتی رہتی ہے دولت رسول کی

کون و مکان ہون درہم و برہم جہان تباہ
ضامن نہو جو آج بھی سنت رسول کی

پھیلی ہے دو جہان مین شریعت کی روشنی
قندیل در ہے شمع ہدایت رسول کی

اس سے سوا ہے کون سی دولت جہان مین
یارب نصیب ہمکو زیارت رسول کی

مفتاح باب خلد جسے کہتے ہین امیر
الفت رسول کی ہے وہ الفت رسول کی

بندہ بھی جانب لحد مصطفی چلے
یثرب کو ہند سے جو کوئی قافلہ چلے

سب خلق سوی روضہ شاہ ہدا چلے
باغ جہان مین ایسی الٰہی ہوا چلے

جسکو کہ دل سے شوق زیارت ہو شاہ کا
آئے ہمارے ساتھ وہ یثرب چلا چلے

آتی ہے زنگ قافلۂ دین سے یہ صدا
کافر ہمارے ساتھ نہ آئے جدا چلے

باندھی کمر سفر کا سر انجام ہے درست — اب دیر کیا ہے صبح چلے یا مسا پہ چلے

یہ راہ مغفرت ہی یہ ہے جادۂ ثواب — جاتے ہین ہم ادھر کو جدھر انبیا چلے

گھر سے ہی قصد روضۂ پرنور کی طرف — زندان سے جانب چمن دلکشا چلے

شدت اگر ہو آپ کے زائر پہ پیاس کی — خود لے کے خضرؑ ساغر آب بقا چلے

گھبرا جو رہرون نے تو عیسیٰؑ سے مدد — جو تھے فلک سے ہاتھ مین لیکر عصا چلے

دشمن ضعیف آپکے احباب ہین قوی — جو کاہ زیر کوہ ہو زور اوسکا کیا چلے

دیکھے عدو تمھین نگہ بد سے کیا مجال — گردن پہ سر اوٹھاتی ہی تیغ قضا چلے

امید ہے یہ آپ کے مستون کو روز حشر — کوثر پہ جام بادۂ مہر و ولا چلے

حضرت ہی بخشوائین گر سب امتین امیر
شافع نہو تو کام شفاعت کا کیا چلے

وہ بزم خاص جو دربار عام ہو جائے — امید ہے کہ ہمارا سلام ہو جائے

ادہر بھی اک نگہ لطف عام ہو جائے — کہ عاشقون مین ہمارا بھی نام ہو جائے

تری غلام کی شوکت جو دیکھ لے محمود — ابھی ایاز کی صورت غلام ہو جائے

مین قائل آپ کی وضع کا ہون وہ قائل طور — کلیمؑ سے نہ کسیدن کلام ہو جائے

مدینہ جاؤن پھر آؤن دوبارہ پھر جاؤن — تمام عمر اسی مین تمام ہو جائے

ثنای زلف و رخ شاہ کا ہی شوق ایسا — کہ بیٹھون صبح سے لکھنے تو شام ہو جائے

وہ نشۂ مئے الفت سے کیا رہے خالی — جسے کہ عادت شرب مدام ہو جائے

جو بہر قتل عدو آپ آستین اولٹین — یقین ہی تیغ قضا بی نیام ہو جائے

بلائیے اسے محشر مین حوض کوثر پر — کہ سیر آپ کا یہ تشنہ کام ہو جائے

شکستہ لاکھ ہو دل بادۂ ولا نہ گرے — یہ شیشہ ٹوٹ بھی جائے تو جام ہو جائے

بلا سے جلد جو سینے مین ہے امیر کو خوف — کہین نہ عمر دو روزہ تمام ہو جائے

لحد مین ہمکو سزائی گناہ کیا ہوگی
وہ ناخدا ہے تو کشتی تباہ کیا ہوگی

کھلی جو آنکھ ہماری وہ سرو قد دیکھا
بلند اس سے زیادہ نگاہ کیا ہوگی

پہونچ ہی جائین گے یثرب مین سانس ہین جو تیز قدم
ہوا کو سختی رہ سنگ راہ کیا ہوگی

مقابل آپ کے یوسف کو کون پوچھے گا
کنار بحر روان قدر چاہ کیا ہوگی

رہے گا خلق مین جاری اگر نہ آپکا فیض
شکستہ حال ہے خلقت رفاہ کیا ہوگی

نکی جو تیز روی ہمنے راہ یثرب مین
ہماری پاؤن کی پھر سجدہ گاہ کیا ہوگی

خدا نے آپ کو پیدا کیا سمجھکے یہ بات
رفاہ خلق کی بی بادشاہ کیا ہوگی

ہوا نہ فایز دیدار اگر یہ پیر فلک
تو پھر یہ عینک خورشید و ماہ کیا ہوگی

سپر نہ حشر مین جنکی ہوئی حفاظت شاہ
اونہین جہنم سے حاصل پناہ کیا ہوگی

جو روئی ہین غم شہ مین وہ ہین گناہ سے کب
برس چکی ہے جو بدلی سیاہ کیا ہوگی

نظر سے آپ کے اوتری ہوئی ہین جو مجرم
جنان مین اونکی چڑہی بارگاہ کیا ہوگی

شفاعت اونکی ہے جو قابل شفاعت ہین
جو سر ہے تن پہ نہو گا کلاہ کیا ہوگی

بغیر شوق زیارت نصیب ہوتی ہے کب
عطش نہوگی تو پانی کی چاہ کیا ہوگی

کبھی نہ حشر مین یا سرسبز ہونگے زاہد خشک
زمین تفتہ سے پیدا گیاہ کیا ہوگی

امیر چستی مضمون سے ہو امید ثواب
کہی جو سست غزل واہ واہ کیا ہوگی

مال آپ پر تصدق جان آپ پر سے صدقی
آنکھون سے سر ہے قربان آنکھین ہین سر سے صدقے

کہتے ہین گرد عارض باہم یہ دونون گیسو
مین ہون ادہر سے قربان تم ہو اودہر سے صدقی

بولے ملک جو آدم نازان ہوے ولایت
تم آج ہو فدائی ہم پیشتر سے صدقی

کہتا ہے مہر مہ سے رخ دیکھکر نبی کا
تو شام سے ہو قربان مین عین سحر سے صدقی

ناف زمین ہے تربتہ کا مانند کعبہ روضہ
شرقی ادہر سے قربان غربی اودہر سے صدقی

گرون سے پل گئی سب جتنی تھی اہل حاجت
شاہ و گدا نے پائی حضرت کے در سے صدقی

جمال امیر کا ہی مالک ہین آپ اوسکے
دل آپ پر سے قربان جان آپ پر سے صدقی

زبان ہی منہ مین خشک ایسی ہین طاقت تکلم کی
ہمین بھی کوئی ساغر میر کوثر خیر ہو خم کی

پسند آتا ہی کتنا مسکرانا غنچۂ گل کا
شباہت دل کو یاد آتی ہی حضرت کے تبسم کی

زہی رحمت جو گرمی مہر محشر کی ہوئی غالب
سیہ کارونکی سر پر چھا گئی بدلی ترحم کی

کرو تر دامنونکو پاک دامن جنبش لب سے
ادہر بھی موج آجائی کوئی رحمت کے قلزم کی

مگر میری طرح ہی انتظار شاہ انکو بھی
سپید آنکھین نظر آتی ہین گردو نیر جو انجم کی

وہ عاشق ہون ہی جسدم گلستان مین طفلی مین
پسند آئی نہایت ہر حکایت باب پنجم کی

کہین رتبہ مسیحا سے ہی برتر اوس مسیحا کا
بلندی عرش کی آگی ہی کیا چرخ چہارم کی

لی بحر سخن کو مدحت حضرت سے یہ وسعت
کہ موجین میری دریا کی ہین جلدین ہفت قلزم کی

تری منکر کی مردے کو جلانا ہو نہین سکتا
گرہ ہو جاتی ہی حلقوم عیسیٰ مین صدا قم کی

بڑے وہمی ہین جنکو ہی تری معراج مین شبہہ
نہین ہی پاس لقمان کے دوا اونکی توہم کی

غذای نان جو اسواسطی شہ کو پسند آئی
حقیقت جانتے تھے آدم و تحریص گندم کی

رہی خود جلوہ آرا بوریای فقر پر حضرت
ہزارون کو عطا کین مسندین سنجاب و قاقم کی

جو حضرت ناخدا ہین بحر طوفان خیز محشر مین
امیر اپنی سفینے کو نہین دہشت تلاطم کی

در شہ پر اجل ای کاش میسر ہوتی
میری تربت بھی تہہ دی سکے برابر ہوتی

تھی جو ای برق سر طور نمایش منظور
آکے قندیل در روضۂ انور ہوتی

جلوۂ نور ترا پیش نظر تھا دم نزع
جسم خاکی سے جدا روح نکیونکر ہوتی

راستہ کوی مدینے کا بتاتا مجھکو
طپش دل نہ خضر تھی کہ جو رہبر ہوتی

ہے ترے پیرہن پاک کی حسرت اسکو
ورنہ کیون نکہت گل جامے سے باہر ہوتی

ہو کہ مجکو نکیرین سے درپیش ہے آج
آپ تشریف جو لاتے تو مہم سر ہوتی

گرمی مہر قیامت سے نہ جی گھبراتا
سایہ افگن جو تری زلف معنبر ہوتی

زرد رو تجسے کیا مجکو سیہ کاری نے
کیون نہ آنکھ اشک ندامت سے مری تر ہوتی

خاک کچھ بھی تری کوچے کی جو ہوتی شامل
روح پھر قالب خاکی مین نہ مضطر ہوتی

روضۂ پاک کی خاک آنکھون سے ملتا مین امیر
کاش جاروب کشی وان کی میسر ہوتی

جو نگاہ خسرو عالی مکان سے گر پڑے
لا کہ سرکش ہو زمین پر آسمان سے گر پڑے

اشک دامن پر گرا مژگان دشمن سے تو یون
صحن مین جیسے کوئی بام مکان سے گر پڑے

آئے جب دنیا مین حضرت دیر مین جتنے تھے بت
منہ کے بل سب خوف شاہ انس و جان سے گر پڑے

رعب سے میلاد کے جب کانپ اوٹھے نوشیروان
کیون نہ ایوان ہیبت شاہ زمان سے گر پڑے

لطف حضرت نے یہ باندھی باغ عالم مین ہوا
دوستارون کی گنہ برگ خزان سے گر پڑے

جو پھرا ہے آپ سے اوسکو کہان نعمت نصیب
بام پر چڑھنے لگے تو نردبان سے گر پڑے

آنکھ اوٹھا کر بام عالی کو لگے جب دیکھنے
مہر کی دستار فرق آسمان سے گر پڑے

گنبد مرقد پہ چڑھنے کا کرے کیوان جو قصد
بام تک جانے نپائے درمیان سے گر پڑے

ق
آپ کی آمد جو ہو میدان مین چھائے یہ رعب
گرز دست پہلوان سیستان سے گر پڑے

مردمک آنکھون سے دل سینے سے پہلو سے جگر
جان ہو تن سے جدا مغز استخوان سے گر پڑے

ق
ہو نگاہ قہر حضرت کی اگر اوسکی طرف
تاج رفعت کیون نہ فرق فرقدان سے گر پڑے

آپ کی رحلت کی پونہچے آسمان پر جب خبر
اشک ماتم دیدۂ روحانیان سے گر پڑے

وحشیون نے خاک پنجون سے اوڑائی دشت مین
ساری طائر اپنے اپنے آشیان سے گر پڑے

چھا گئی بالکل ریاض دہر مین افسردگی
خاک پر برگ و ثمر باد خزان سے گر پڑے

تیرہ عالم ہو گیا آئی گہن مین مہر و ماہ | آنسوون کی طرح تاری آسمان سی گر پڑے

چاہیی ایام پیری مین خموشی ای امیر
بات کا کیا لطف جب دندان دہان سی گر پڑی

گل مہتاب سی اوس رخ کا پتا ملتا ہے | بو تو کچہ بھی نہین پر رنگ نرا ملتا ہے
روضۂ پاک بھی رتبی مین نہین عرش سی کم | جو پہونچتا ہے اوسی آب بقا ملتا ہے
زائرون کی لیی ہی جہد زیارت مین ثواب | مر بھی جائین تو ثواب شہدا ملتا ہے
جذب حضرت کا پہونچتا ہی جو صحرا مین اثر | کاہ کو بھی اثر کاہ ربا ملتا ہے
فخر ہم فقر سے کملی کو نہ کیونکر سمجھین | سلسلہ تم سے کچہ ای آل عبا ملتا ہے
ہر ورق مین مری دیوان کی ہی وصف رخ پاک | پتے پتے سی گلستان کا پتا ملتا ہے
چھانتی ہین جو گدا خاک تری کوچے کی | صورت خضر اونہین آب بقا ملتا ہے
اوج ہمت سے ہوا آپ پہ قرآن نازل | فکر عالی ہو تو مضمون نیا ملتا ہے

شوق ہی دل مین مدینی کی زیارت کا امیر
گھر سے بڑہکر ہمین غربت مین مزا ملتا ہی

رباعیات

گذرے سر عرش جب جناب والا | اللہ رے شوق دید قد بالا
طوبی نے یہ سر اوٹھا کی حسرت سی کہا | مضمون قیامت گیا بالا بالا

رباعی

دل بزم محبت مین ادیب اپنا ہی | عشاق مین کیا خوب نصیب اپنا ہی
سب عشق مجازی ہین حقیقی ہی یہ عشق | اللہ کا محبوب حبیب اپنا ہی

رباعی

ہون دل سی فدائی رخ نیکو تی نبی | یارب مری آنکھون کو دکھا دے نبی

حبیب

سجدے بھی کرون سند شفاعت کی بھی لون | سر پاؤن پہ ہو ہاتھ مین گیسوی نبی

رباعی

احمد کو شرف خدائی سرمد سے ملا | اعزاز سب انبیا کو احمد سے ملا
جان بخشئ عیسیٰ ید بیضائے کلیم | جو کچھ جسکو ملا محمد سے ملا

رباعی

ہین زیر مزار خواب راحت مین حضور | اب بھی ہے مگر فیض سے عالم معمور
یہ سر خفی ہے عین اعلان و ظہور | فانوس مین شمع ساری محفل مین ہے نور

رباعی

عیش آپ کی الفت مین فراوان پایا | بند آنکھ ہوئی روضۂ رضوان پایا
کیونکر نہ ہمین داغ محبت ہو عزیز | اس پھول کے فیض سے گلستان پایا

رباعی

لکھا ہے مدینے کو محبت نامہ | آجائیگا آج کل عنایت نامہ
مرجاؤن اگر مین اوسکے آنے آتے | رکھدو وہ مزار مین شہادت نامہ

رباعی

ہے مدحت شہ ورد زبان خامہ | ہے اور سے اور اب تو شان خامہ
برگ شجر طور ضیا سے ہے ورق | ہے طور کا شعلہ کہ لسان خامہ

رباعی

اس عشق سے ہے خندان گل امید ہوا | مرقد بھی سمجھیے روضۂ جاوید ہوا
اللہ رے یاد روی حضرت کا اثر | ہر ذرہ مری خاک کا خورشید ہوا

رباعی

مجرم جو مجھے حشر مین پائین سگ نبی | لب حرف شفاعت مین ہلائین کے نبی

عاشق کھلاکے ہین جلون دوزخ مین
بخشا ہے شرف تو بخشوائین گے نبیؐ

رباعی

جاؤنگا مین مجرم جو سوی باغ جنان
سب میری طرف دیکھکے ہون گے حیران
پوچھینگے جو قدسیؑ تو کہیگا رضوانؑ
بھیجا ہوا احمدؐ کا یہ آیا ہے یہان

رباعی

کیا عشق نبیؐ مین ہم نے پایہ پایا
رحمت کا خط جبین کو آیہ پایا
راحت ہوئی مرگ و زندگی مین حاصل
خورشید یہان عدم مین سایہ پایا

رباعی

صد شکر کہ نزع مین بھی آئے حضرتؐ
تشریف جنازے پر بھی لائے حضرتؐ
محفوظ عذاب قبر سے ہون مین کہ ہے
تعویذ لحد کا نقش پائے حضرتؐ

رباعی

جاری ہے زبان پر صفت شاہ امم
لکھتا ہے قلم بھی یہی مدحت ہر دم
خالق نے کیا ہے فیض حضرتؐ سے مجھے
اقلیم سخن مین صاحب سیف و قلم

رباعی

مقصود نہین ہے چتر شاہی میرا
مطلوب نہین ہے کجکلاہی میرا
یا ختم رسلؐ زبان پہ ہو وقت اخیر
ہو خاتمہ بالخیر الٰہی میرا

رباعی

ای راہ رو مرحلۂ صدق و صفا
یثرب کو روان ہو خواہ سوئے بطحا
کعبہ ہے وہی روضۂ حضرتؐ ہے وہی
رستہ ہی ایک کچھ ہے نیچا اونچا

رباعی

اعزاز مدینہ شرف عرش علا
دانش کی ترازو مین جو اکدن تولا

پلہ تو مدینے کا رہا روسے زمین پر	اور پلہ عرش آسمان سے بالا

رباعی

مجرم ہون گنہگار ہون خاطی ہون	کس منہ سے کہون امیر مین ناجی ہون
ہان ایک خیال ہے کہ خالق ہے کریم	تم شافع عاصیان ہو مین عاصی ہون

ترجیع بند بطور مناجات بحضرت سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ

فکر بلند و قسمت کوتاہ المدد	منزل کڑی ہے مین نا بلد راہ المدد
غولون کا خوف ہے مین جانکاہ المدد	خس پوش ہے ہر ایک قدم چاہ المدد

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

لٹکا ہوا ہون چاہ مین ہین موذی بلا	اک رشتہ خام ہے وہ رسن جسمین ہون بندھا
کھولے ہے چاہ مین دہن حرص اژدہا	جلاد تیغ کھینچے لب چاہ ہے کھڑا

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

بدلی کبھی چھٹی جو الم کی تو پھر گھری	سیدھی ابھی ہوئی تھی نہ قسمت کہ پھر پھری
چکر دیے بھنور نے جو کشتی مری تری	پایا جو امن سیل سے برق بلا گری

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

بیدار ہو کے خواب سے ہر ایک صبحگاہ	ہوتے ہین میرے دیدۂ و دل مائل گناہ
شامت سے نفس شوم کی دن ہے شب سیاہ	ہر وقت وسوسے ہین شیاطین کی سنگ راہ
وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد	آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

خالی شر و فساد سے نیت بخیر ہے
سائل خدا سے دل سوی امداد غیر ہے
رہتا ہوں پھیر میں کہ دو راہی کی سیر ہے
منہ کعبے کی طرف تو نگہ سوی دیر ہے

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

عارض وہ عارضہ کہ امید شفا نہیں
درپیش راہ سخت کوئی رہنما نہیں
وہ درد لا دوا ہے کہ جسکی دوا نہیں
منجدھار میں سفینہ ہے اور ناخدا نہیں

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

پھولوں سے دور خار سے دامن قریب ہے
منزل بہت بعید ہے رہزن قریب ہے
بی بال و پر ہوں دام میں گلشن قریب ہے
جلاد سر پہ تیغ سے گردن قریب ہے

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

باغ جہان کا اور ہی کچھ اور رنگ ہے
دل باغبان کا غنچے کی مانند تنگ ہے
ہر موجۂ نسیم بہاری خدنگ ہے
بلبل کو آشیان نہیں کام ننگ ہے

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ابر سیہ سے سارا زمانہ سیاہ ہے
اوس میں یہ دل مسافر گم کردہ راہ ہے
بجلی وہ کوندتی ہے کہ خیرہ نگاہ ہے
آندھی میں پڑ کے صورت طائر تباہ ہے

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ایسا تھکا کہ اب نہیں سب چلنے کا حوصلہ
مدت ہوئی کہ چھوٹ گیا جس سے قافلہ

تنگی سے ہے میری پاؤن مین پڑ کر ہر آبلہ جادہ لپٹ لپٹ کی پہناتا ہی سلسلہ

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین سے ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

دریا کا ہو ارادہ تو خوف نہنگ ہے صحرا مین مجکو وحشت گرگ و پلنگ ہے
گلشن مین شاخین تیر ہین غنچہ تفنگ ہے چلنا پہاڑ ہر مری چھاتی پہ سنگ ہے

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

مانگون دعا جو ابر کی پتھر برس پڑین شاخون سے پھول چاہون تو انگر برس پڑین
پیکان نجوم کے مری سر پر برس پڑین دیکھون جو ماہ نو کو تو خنجر برس پڑین

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ہو جل کے خاک ہاتھ لگاؤن جو زر کو مین قطرہ بنے پگھل کے جو دیکھون گہر کو مین
حنظل صفت ہو تلخ چھوؤن جس ثمر کو مین دون داغ اک نگاہ مین شمس و قمر کو مین

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ہی شعل اشک گرم کا یا آہ سرد کا مہر فلک ہی عکس مری روی زرد کا
بلوہ ہے لشکر غم و اندوہ و درد کا گھر ہو گیا مرا مجھے میدان نبرد کا

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

مین اور ملک ہند مین در در پھرون خراب کاسہ لیے گدائی کا گھر گھر پھرون خراب
دی دور آسمان نے مجھے چکر پھرون خراب حامی ہو تم سا اور مین مضطر پھرون خراب

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

اوٹھا وہ دل مین درد کہ بجلی چمک گئی
نکلی جو آہ دل سے مری تا فلک گئی
ٹپکا لہو مژہ سے کہ رینی ٹپک گئی
فریاد کرتے کرتے زبان تک بھی تھک گئی

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

اولٹا ہوا ہے دم کہ دمِ احتضار ہے
آنسو روان ہین سینے مین دل بیقرار ہے
کس کشمکش مین آج مری جان زار ہے
آنکھین پھری ہوئی ہین دمونکا شمار ہے

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

تنہائی مکانین مجھے سخت لا تی ہین
دونون کنارے قبر کے پہلو دبائے ہین
چھٹکے گھر سے ہوئے ہین جو اپنے پرائے ہین
دہشت کا ہے مقام نکیرین آئے ہین

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

گرمی وہ آفتاب قیامت کی شعلہ بار
مینای دل ادہر غم میزان سے سنگسار
رعشہ بدن مین دہشت عصیان سے بار بار
کھینچے ہوئے صراط اودہر تیغ آبدار

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

لغزش قدم مین دوری منزل کا سامنا
محشر مین ہر قدم رہ مشکل کا سامنا
تن رعشہ دار طوق و سلاسل کا سامنا
مین مجرم اور خسرو عادل کا سامنا

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

حامی ہو تم شفیع ہو تم مقتدا ہو تم
مختار کل ہو مالک روز جزا ہو تم
یاور ہو تم کریم ہو تم پیشوا ہو تم
رحمت کا سب مقام کہ خاصِ خدا ہو تم

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

محشر کے دن عذاب خدا سے بچائیے
دنیا میں جب تلک ہیں ہوں کام آئیے
جنت ہو لائیے مجھے جنت دلائیے
دل لوٹتا ہے روضہ پہ مجھکو بلائیے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ناشاد ہو رہا ہوں مجھے شاد کیجیے
کیونکر کہوں نہ تم سے کہ امداد کیجیے
ویران ہے ملک دل اسی آباد کیجیے
تم ساتھی ہے کون یہ ارشاد کیجیے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ہے آسرا حضور تمہارا امیر کو
بس ہے تمہارا ایک اشارا امیر کو
دنیا میں آخرت میں سہارا امیر کو
محبوب حق بچاؤ خدارا امیر کو

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

مخمس در نعت بر غزل خواجہ حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ

میگساران نبی نعرۂ مستانہ زدند
گفت جبریل کہ این زمزمہ بیجانہ زدند
طعنہ از بیخودی مردم بیگانہ زدند
دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند

گل آدم بسرشتند و بہ پیمانہ زدند

نور ذات اوسکا کہ تھا پردہ نشین لاہوت
ایک مدت وہ رہا رونق بزم جبروت
جب ہوا بڑہ کر وہان سے جی جام ناسوت
ساکنان حرم ستر و عفاف ملکوت

با من راہ نشین ساغر مستانہ زدند

عشق محبوب خدا کا ہی خدا کی تائید
لمعۂ طور کی ہر چشم نہین لائق دید
مجکو اس گنج کی اللہ نی بخشی ہے کلید
آسمان بار امانت نتوانست کشید

قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

قول سلطان کی ثالث سے ہین واقف کہ وہ
ایک فرقہ ہے بہتر مین فقط قابل زہ
وا ہوئی ناخن عشاق سے محکم یہ گرہ
جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ

چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

مین کہین دل تھا کہین بہت پڑا تھا یہ فساد
اتفاق اس پہ ہوا اب کہ یہی عین مراد
کہ فقط بہر نبی ہین یہ دو عالم ایجاد
شکر ایزد کہ میان من و او صلح فتاد

حوریان رقص کنان ساغر شکرانہ زدند

بوالہوس انجمن عشق مجازی ہین ان جمع
ہم ہین شیدائی نبی صلعم تاثیر ہین دمع
کب ہی ہر برق مین جو برق تجلی مین ہی لمع
آتش این نیست کہ بر شعلۂ او خندد شمع

آتش آن ہست کہ در خرمن پروانہ زدند

کب امیر اسنی کہی شعر سبک درج کتاب
مدح خوان احمد مرسل کا رہا بہر ثواب
کیونہ قائل ہون کہ ایسا ہی کچھ اپنا بھی حساب
کس چو حافظ نگشود از سر اندیشہ نقاب

تا سر زلف عروسان سخن بشانہ زدند

مخمس دیگر در نعت سرور کائنات علیہ و آلہ الصلوات بر غزل حافظ شیراز

گوش کن گوش کہ بانگ جرسی می آید
از پی داد رسے داد رسے می آید
بہر جان بخشیت آمادہ بسے می آید
مژدہ ای دل کہ مسیحا نفسے می آید

که ز انفاس خوشش بوی کسے می آید

تابکی آہ و فغان تا بکجا جوش و خروش
حال سن مجھسے کہ تسکین ہو تجھکو کم ہو یہ جوش
صبر کر صبر بڑا صبر کا رتبہ ہی خموش
از غم و درد مکن نالہ و فریاد کہ دوش

دیدہ ام فالی و فریاد رسے می آید

ہین جگر سوختۂ عشق نبی پانچ نہ دس
مجھسے بہتیرے ہین اس داغ کی جنکو ہی ہوس
کون اس سوزش قلبی سے نہین گرم نفس
ز آتش وادی ایمن نہ منم خرم و بس

موسی اینجا بامید قبسی سے آید

عرش سے بڑھ کی جولی ختم رسل نے رہ راست
کہا جبریل نے عیسی سے یہ حسب درخواست
رہے حیران ملک بات ہی یہ بی کم و کاست
کس ندانست کہ منزلگہ مقصود کجاست

اینقدر ہست کہ بانگ جرسے می آید

انبیا جن و ملک سب ہین مدینہ ہی مین بہم
یا نبی سب پہ ہی لازم نظر فیض شیم
نسل آدم ہی بھی ہین اہل عرب اہل عجم
جرعۂ دہ کہ بہ میخانۂ ارباب کرم

ہر حریفی ز پی ملتمسی مے آید

مٹ گئی شوق زیارت مین ملا گور و کفن
اب جو پوچھے کوئی اس سے یہ کہے با سخن
لگیا پر نگیا شغل فغان و شیون
خبر بلبل این باغ مپرسید کہ من

نالہ می شنوم کز قفسی مے آید

مرض عشق محمد نے کیا یہ مجھے پست
ای صبا بہر خدا تو تو ہے احباب پرست
تن مین ہی طاقت برخاست نہ یارائے نشست
دوست را گر سر پرسیدن بیمار غم ست

گو بیا خوش کہ ہنوزش نفسی می آید

لطف معشوق کا عشاق پہ ہوتا ہی کہان
مہربان مثل امیر اوس پہ بھی ہین شاہ زمان
خاصہ ہی یہ محمد کا فدا ہون دل و جان
یار دارد سر صید دل حافظ یاران

شاہبازے بشکار مگسے می آید

تضمین کلام جامی علیہ الرحمہ در نعت نبوی

روبدرگاہ تو ای عالم پناہ آوردہ ام ‌ ‌ چون خطا اعمال خود روی سیاہ آوردہ ام
چشم شرم آلود و قلب عذرخواہ آوردہ ام ‌ ‌ یا شفیع المذنبین بار گناہ آوردہ ام
بر درت این بار با پشت دوتاہ آوردہ ام

نور رحمت سے ہوئی شام ایک عالم کی سحر ‌ ‌ ساری ظلمت دور ہو جائے ادھر بھی اک نظر
پیر عاصی ہون ترحم چاہیے اس ضعف پر ‌ ‌ چشم رحمت برکشا موئے سفید من نگر
گرچہ از شرمندگی روئے سیاہ آوردہ ام

دور ہو نزدیک ہو اپنا ہو یا بیگانہ ہو ‌ ‌ پرورش منظور ہے رحمت سے سب کی آپکو
کیا کرون ظاہر رفاقت یہ سخن ہے گومگو ‌ ‌ آن نمی گویم کہ بودم سالہا در راہ تو
ہستم آن گمرہ کہ اکنون رو براہ آوردہ ام

قلب محزون چشم پرخون اشک گرم و آہ سرد ‌ ‌ سینہ مجروح و دست رعشہ دار و روی زرد
تیرگی غم پریشانی دل مانند گرد ‌ ‌ عجز و بیخویشی و درویشی و دلریشی و درد
اینہمہ بر دعوی عشقت گواہ آوردہ ام

آسمان برگشتہ میرے خون کی پیاسی زمین ‌ ‌ حرص دولت حرص باندھی ہوئی شمشیر کین
دیدہ و دل مائل حسن بتان نازنین ‌ ‌ دیو رہزن در کمین نفس و ہوا اعدای دین
زین ہمہ با سایۂ لطفت پناہ آوردہ ام

منفعل ہون منفعل ہون منفعل ہون میں شہا ‌ ‌ لاتعد عصیان معائب ہین مرے بے انتہا
عذر بدتر جرم سے ہے پر کیا کہون اسکے سوا ‌ ‌ گرچہ روی معذرت نگذشت گستاخی مرا
کردہ گستاخی زبان عذرخواہ آوردہ ام

کیا کہیے کم ہے امیر تشنۂ میدان طمع ‌ ‌ جز متاع جرم کیا ہے مایۂ دکان طمع

مدتوں مانند جامی ہوئے سرگرداں طبع — بستہ ام بر یکد گر تحلے زخارستان طبع

سوئے فردوس برین مشتی گیاہ آوردام

دیگر مخمس بطور ترجیع بند

حقا قسیم کوثر و نار و جناں ہے تو — مقصود آفرینش کون و مکاں ہے تو

مسند نشین انجمن کن فکاں ہے تو — مہر قبول و خاتم پیغمبراں ہے تو

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مشہور ہے جو عرش جلوہ خانہ ہے ترا — کہتے ہیں لامکاں جسے کاشانہ ہے ترا

جو ہے پری جمال وہ دیوانہ ہے ترا — سدرہ پہ جبرئیل بھی پروانہ ہے ترا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خلقت ہے تیرے ہاتھ قضا تیرے ہاتھ ہے — مختار تو خدا کی رضا تیرے ہاتھ ہے

آفاق کی فنا و بقا تیرے ہاتھ ہے — سب کار کا صنیع خدا تیرے ہاتھ ہے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خورشید و ماہ خلق ہوئے تیرے نور سے — کونین کا ظہور ہے تیرے ظہور سے

قبل آفرینش ملک و جن و حور سے — آیا ہے تو زمین پہ بڑی راہ دور سے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

جلوہ ترا تھا طور پہ جو آشکار تھا — موسیٰ ترے نظارہ کا امیدوار تھا

جس باغ میں خلیل کے تھے تو آبیار تھا — بیڑا تجھی سے نوح کا طوفاں میں پار تھا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خورشید جسکو کہتے ہیں وہ سایہ ہے ترا — نہ آسماں کا منبر نہ پایہ ہے ترا

ادریس کا کمال ہے جو پیرایہ ہے ترا — قرآن و آل خلق میں سرمایہ ہے ترا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

جتنے ہین پہلوان وہ تہ دست بردہ ہین
توصاف اور اہل صفا مثل درد ہین
شیرون سے بھی جری ترے لشکر کے گرد ہین
جتنے بزرگ ہین وہ ترے آگے خرد ہین

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تجھسے اہل کفر مین جو تہمتن کڑے کڑے
گاڑا ہی سر کشونکو زمین مین کھڑے کھڑے
قسمت کو رو رہی ہین وہ اپنی پڑے پڑے
چھوٹون سے ہی چھوٹے ہین ترے آگے بڑے بڑے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تو پہلے خلق بعد ترے انبیا ہوے
جو اولیا کے بعد ہوے اتقیا ہوے
جو انبیا کے بعد ہوئے اولیا ہوے
ان سب کو رتبے تیری بدولت عطا ہوے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

دیکھا جو چشم غور سے ای فخر کائنات
تجھ مین ہین وہ صفات جو خالق مین ہین صفات
امکان کا وجوب کا مجمع ہی تیری ذات
مدحت مین تیری اور تو بنتی نہین ہی بات

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تیری طرف رجوع نہین کس رسول کی
راحت رسان ہی ذات تری ہر ملول کی
الفت تری کلید ہی باب قبول کی
حاجت نہین ہی کچھ تری مدحت مین طول کی

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

دیوان کائنات مین تو انتخاب ہے
ہر چند نعت حمد صفت بیحساب ہے
تجھسا کہان پیمبر صاحب کتاب ہے
پر مختصر سی بات یہ لب لباب ہے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تعریف کا امیر کہان اختتام ہے
پیش نظر جو رتبۂ خیر الانام ہے
جتنا کوئی بیان کرے ناتمام ہے
ہر بار اپنے دل کا یہ تکیہ کلام ہے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تضمین شعر صائب

ہوئی جو آپ کی یار ونکو پیشتر سے خبر ... کہ ہون گر راہی معراج شاہ جن و بشر

کیا سوال کہ ہم بھی ہوں ہم رکاب سفر ... دیا جواب کہ رو اس شرف سے قطع نظر

اگرچہ خوش نبود سیر بوستان تنہا

گرفتہ ایم اجازت زباغبان تنہا

تضمین شعر سعدی علیہ الرحمہ

حَصَلَ الشِّفَا بِخَیَالِہٖ ✢ وَصَلَ الاَسیٰ بِوِصَالِہٖ ... عَذُبَتْ عُیُوْنُ مَقَالِہٖ ✢ عَظُمَتْ شُیُوْنُ جَلَالِہٖ

نُصِبَتْ لِوَاءُ نَوَالِہٖ ✢ حُمِدَتْ جَمِیْعُ فِعَالِہٖ ... شَرُفَ الثَّرٰی بِظِلَالِہٖ ✢ سَمَکَ السَّمَا بِنِعَالِہٖ

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ ✢ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ ✢ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

گہر محیط عطای رب ✢ قمر سمای سخای رب ... شجر ریاض رضای رب ✢ ثمر نہال ولای رب

گل باغ نشو و نمای رب ✢ نگہ آشنای ادای رب ... بکمالِ شوقِ لقای رب ✢ وہ ہمای اوج ہوای رب

بلغ العلے بکمالہ ✢ کشف الدجی بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ ✢ صلوا علیہ وآلہ

شب جستن خالق بحر و بر ✢ جو طلب ہوئی تو بندھی کمر ... صف انبیا تھی ادہر ادہر ✢ وہ نجوم مین صفت قمر

چمن جنان کی کھلے تھے در ✢ لگے جھومنے شجر و ثمر ... ہوئے جبرئیل جو راہبر ✢ تو سوار ہوکے براق پر

بلغ العلے بکمالہ ✢ کشف الدجی بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ ✢ صلوا علیہ وآلہ

ہوا ادہر سے شوق لقا ہوا ✢ تو ادہر ذوق فزا ہوا ... جو حباب بن کے جدا ہوا ✢ وہی قطرہ مین لقا ہوا

الف ایک تہا نہ دو تا ہوا + تھا اگرچہ بہی بڑا ہوا
مگر و گمان کہہ کیا ہوا + سر عرش ہو یہ لکھا ہوا

بلغ العلی بکمالہ + کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ + صلوا علیہ وآلہ

کبھی کبھی شاہ زمان گئے + سوی جا بسمت جہان گئے
سر غیب چرخ روان گئے + پہ سر بہشت جنان گئے
غرض اوس سفر مین جہان گئے + ملک نبی بھی وہان گئے
ہو وہان سے بڑہ کے دو نا گئے + رہی دنگ سب کہ کہان گئے

بلغ العلی بکمالہ + کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ + صلوا علیہ وآلہ

ہوئی آپ داخل بزم ہو + وہ چمن کہ رنگ وہان نہ بو
رہی سب کی کانون کو آرزو + نہ سنی کسی نے وہ گفتگو
نہی وہ ملائک نیک خو + رہی آستانی پہ سر فرو
جو پھرے وہان سے وہ سرخرو + یہی غلغلہ تھا ہر ایک سو

بلغ العلی بکمالہ + کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ + صلوا علیہ وآلہ

کبھی خلق حق نے جو انبیا + انہین ایک ایک شرف ملا
نہ خلیل کا ہی چمن چھپا + نہ نہان ہو دنبہ ذبیح کا
جو کلیم کو ید بیضا + تو مسیح کو دم جان فزا
مگر اون مین خاص ہین مصطفی + کہ خدا نے آپ بلا لیا

بلغ العلی بکمالہ + کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ + صلوا علیہ وآلہ

وہ نسیم گلشن کن فکان + وہ شمیم روضہ جاودان
وہ ہمای فرق پیمبران + وہ مسافر رہ لامکان
وہ قمر خدم فلک آستان + وہ قضا علم وہ قدر نشان
وہ ضیای دیدہ قدسیان + جو چلا کہا نسو گیا کہان

بلغ العلی بکمالہ + کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ + صلوا علیہ وآلہ

وہی ختم صنع الہ ہی + وہی امتون کی پناہ ہی
وہی جن و انس کا شاہ ہی + وہی خضر راہ رفاہ ہی
وہی شاہ انجم سپاہ ہی + وہی فرق دین پہ کلاہ ہے
بہت اوسکی شوکت و جاہ ہی + یہ صفت شرف کی گواہ ہی

بلغ العلےٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

یہ جہان دیا اوسکی ذوق جہان حصار اوسی تک ہے ادہر اختیار اوسی کا ہے اودہر اقتدار اوسی کا ہے
قدم استوار اوسی کا ہے علم افتخار اوسی کا ہے کرم اشتہار اوسی کا ہے شرف آشکار اوسی کا ہے

بلغ العلےٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

وہی نوبہار ریاض دین وہی ثمرۂ شجر یقین جو ولی ہین اونکی ہین خوشہ چین جو نبی ہین اونکی ردیف مین
ہمہ انبیا ہین تتمین دم حشر شافع مذنبین فلک آستان وہ سرزمین عرش جاکی ہمعنی زمین

بلغ العلےٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

مس قلب اوسپر طلا کرو سیہ اینہ کو جلا کرو دل وجان کو اوسپہ فدا کرو کہ ولا کی اوس خاص ادا کرو
یہی نام منہ سے لیا کرو یہی ورد صبح ومسا کرو جو زبان ہے تو ثنا کرو یہی منبر اوسکا یہ ثنا کرو

بلغ العلےٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

ترجیع بند قابل پیشخوانی در محفل میلاد شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کردو خبر یہ محفل میلاد شاہ ہے یان آمد جناب رسالت پناہ ہے
امت چلی رسول کی یہ جلوہ گاہ ہے سیدھی یہی بہشت مین جانیکی راہ ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

جو عاشقان صورت خیر الانام ہین جو شائقان جلوۂ ماہ تمام ہین

جو ذرہ ہای مہر فلک احترام ہین — آئین کہ دور مین مئی الفت کی جام ہین

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

درہین کشادہ رحمت رب کریم کے — ہین عطر بار باغ مین جھونکے نسیم کے
خلعت بٹین گے لطف خدای رحیم کے — تقسیم ہونگے ہار ثواب عظیم کے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آراستہ مکان ہے جلوس شہانہ ہے — رحمت ہی فرش ظل خدا شامیانہ ہے
سامان نئے نئے ہین نیا کارخانہ ہے — مسند بچھی ہے آمد شاہ زمانہ ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

کیا بزم ہے کہ بزم نشین ہین فرشتہ وش — ہون گرم اہتمام ہین آپ کلیم غش
گرمی جو ہو ذرا دم عیسی ہو بادکش — پانی پلائین خضر دم شدت عطش

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آنے جو آنیوالون کو پاتے ہین جبرئیل — خود جا کے در تلک انھین لاتے ہین جبرئیل
مرتبہ بمرتبہ سبکو بٹھاتے ہین جبرئیل — موقع سے کیا صفونکو جماتے ہین جبرئیل

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

اس بزم کی جو مشرق و مغرب مین ہی خبر — ارواح انبیای سلف کا ہیمان اگر
الیاس ابھی بحر سے خضر آتے ہین ادھر — رونق فزا ہین چرخ سے عیسی زمین پر

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آئین شتاب یوسف کنعان کو دو خبر
یعقوب و نوح و آدم ذی شان کو دو خبر
محفل میں ہیں شریک سلیمان کو دو خبر
تشریف لائیں موسی عمران کو دو خبر

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

جن کوہ قاف سے تو جناتی ملک سے چلے
بحر و بر دان سے مردم آبی تلک سے چلے
آنکھوں سے انجم و مہ و مہر فلک سے چلے
جتنے تھے وحش و طیر وہ سب مشترک چلے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

اس بزم میں جو شوق سے آئیں خوش نصیب
خاموش بیٹھیں مرتبہ پائیں خوش نصیب
کانوں سے کے پردے در سے لگائیں خوش نصیب
اعجاز سن کے لطف اوٹھائیں خوش نصیب

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

[illegible] حبیب خدا کی قدیر ہے
وارد ہے وہ جو صاحب تاج و سریر ہے
آتا ہے آج وہ جو بشیر و نذیر ہے
رونق فزا ہے خلق کا جو دستگیر ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

مردم جو [illegible] خلائق دو چند ہے
اوسکا سلام ہوگا جو اقبال مند ہے
بس کر امیر ختم سخن دل پسند ہے
مولود آگئے ہو گا یہ ترجیع بند ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

ترجیع بند در نعت

اے ختم رسل حبیب داور	مختار جہان شفیع محشر
تیرے لیے ہے بنای جنت	بخشا تجھے حق نے حوض کوثر
اُمّی لقب و صحیفہ دل	مجموعہ صد ہزار دفتر
انگشت و تیغ تیز جس سے	دو ٹکڑے ہوا قمر برابر
اوّل ہوئی تیری خلقت احمد	آخر مین ہوا ظہور اظہر
تو خلق ہوا تو سب ہوئے خلق	افلاک و زمین و ہفت اختر
شیدا نہ ہوئے ترے سبب سے	تھے صاحب عزم جو پیمبر
مشتاق ترا ہے سب زمانہ	ہمسکو ترے ہین ہفت کشور
جو چاہا ہون اویس کی طرح سے	وابستہ گیسوے معنبر
گر بر سر چشم من نشینی	تا زنت بکشم کہ نازنینی

آدم کا یہ قول ہے مین کیا ہون	اک لمعۂ نور مصطفی ہون
کہتے ہین یہ نوح مالک احمد	کشتی کا مین ایک ناخدا ہون
ثابت قدم اس سخن مین ہین خضر	حضرت کے سبب مین رہنما ہون
ہے ناز خلیل کو بھی اس پر	گلچین ریاض اقتدا ہون
فخریہ یہ ہے کلام یوسف	مین بندۂ ختم انبیا ہون
کہتے ہین یہ تخت پہ سلیمان	مین بھی تہ سایۂ لوا ہون
فرماتے ہین یہ جناب موسیٰ	دربان ہون کہ صاحب عصا ہون
یہ لوگ تو کیا خدا کا ہے قول	محبوب کا طالب رضا ہون
شاہا ہے یہ بات عقل سے دور	یہ سب سے تجھے چاہین مین نچا ہون
گر بر سر چشم من نشینی	تا زنت بکشم کہ نازنینی

پیدا ہوا قبل نور تیرا / آخر میں ہوا ظہور تیرا
ہین پانچ اصول پنج نوبت / آوازہ ہے دور دور تیرا
انسان تو کیا کہ لائے ایمان / سنگ و شجر و طیور تیرا
ہے جلوہ نما تجلی حق / روضہ ہے کہ کوہ طور تیرا
داؤد سے تو کہین ہے افضل / قرآن ہے بہ از زبور تیرا
ہر نقش قدم سے وقت رفتار / غیرت دہ روی حور تیرا
روشن ہے وہ کہکشان سے بڑھکر / جس راہ سے ہے مرور تیرا
بیتاب ہے یا رسول اکرم / یہ عاشق ناصبور تیرا
آنکھین دیدار کو نہ ترسین / ہو جلوہ نما جو نور تیرا

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

محبوب خدا ترا لقب ہے / تو عمدۂ بارگاہ رب ہے
موسیٰ سے علیٰ خضر سلیمان / تیری سی صفت کسی مین کب ہے
جو اہل صفا کا ہے مرقع / نقشہ ترا اوس مین منتخب ہے
کیا رات کو روشنی کی حاجت / رخسار چراغ وقت شب ہے
حقا کہ تری ولای کامل / عالم کی نجات کا سبب ہے
تائید خدا اسپر ہے تیری / کیا تیغ عناد بولہب ہے
روشن ہے وہ خاتم نبوت / [illegible] تجسم و عجب ہے
جبرئیل براق لا کے بولے / یا ختم رسل چلو طلب ہے
بولا یہ براق بھی ہو راکب / مشتاق لقا جناب رب ہے

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

راہی ہوئے سرور دو عالم
خورشید علم ستارہ پرچم

جبرئیل رکاب میں شتابان
پرواز میں مرکب صبا دم

آئے سوئے کعبۂ قبلۂ دین
دونی ہوئی آبروی زمزم

کعبے سے جو بڑھ چلی سواری
اقصی میں تھے انبیا فراہم

دیکھی جب دور سے سواری
تسلیم کو گردنیں ہوئیں خم

وہ پیش نماز مقتدی سب
یعقوب و خلیل و نوح و آدم

اوس جا سے کیا جو قصد افلاک
پایا انجم نے فیض مقدم

کرسی پہ گئے جناب والا
بوسے لیے ملک آج خوش ہوئے ہم

پہونچے جو قریب عرش حضرت
آئی یہ صدای عرش اعظم

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

دعوت میں عجیب رتبہ پایا
کیا کیا ہوئے پیشکش ہدایا

کیا بزم تھی بزم لامکانی
جس بزم میں نور تھا نہ سایا

بیگانہ دوئی سے بزم وحدت
اپنا تھا نہ اوس جگہ پرایا

چیدہ جو ہوا طعام دعوت
تنہا نہیں میہمان نے کھایا

طعم نمکین و اکل شیرین
اوروں کے لیے بھی ساتھ لایا

بی فاصلہ میزبان و مہمان
کیا قرب نے بعد کو مٹایا

تحریک زبان نہ جنبش لب
کچھ حال سنا تو کچھ سنایا

خود ناز کو ناز سے حکایت
خود شوق کو شوق سے کنایا

کم کی جو ادب نے گرمجوشی
کہہ کہہ کے یہ شوق مسکرایا

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

کیا کوئی کرے ثنای احمد
مداح ہے خود خدای احمد

کیا رتبہ ملا کہ مثل نعلین
کونین ہین زیر پای احمد

داخل ہوے قصر لامکان مین
اللہ رے ارتقای احمد

تھے اور بھی انبیا اولوالعزم
پائی نہ کسی نے جای احمد

ہر چند ہین سب رسول مقبول
محبوب نہین سوای احمد

دیتے ہین وہ سنگ کی عوض در
دشمن پہ بھی ہے سخای احمد

بیشک ہے وہ سنگ سنگ اسود
جس پر کہ ہے نقش پای احمد

جو خاص ہین عاشقان حضرت
چلتے نہین بے رضای احمد

ہوتا ہے جو شوق دل مین غالب
کہتے ہین یہ مبتلای احمد

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

اے ناز فروش بزم امکان
اے حلقہ بگوش حکم یزدان

گر کعبہ رخ کو تیرے دیکھے
ہو دہر مین برہمن مسلمان

دیوانہ ہوا ہے شوق مین ہے
گل چاک کرے نہ کیون گریبان

لالے کا ہے داغ داغ سینہ
سنبل کا ہے تار تار دامان

ہر گل ہمہ تن ہے دیدۂ شوق
گلشن ہے تمام نرگستان

قد تیرا لوا ہے حسن و خوبی
ہر جسم ہین وہ گیسوی پریشان

جان دو جہان فدا ہے تجھ پر
قربان ہین ملک نثار انسان

ہے قول امیر کا یہ ہر دم
تو صورت زلف و مثل مژگان

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

مخمس نعتیہ بر قصیدۂ مولوی محمد محسن کاکوروی

مخمس نعتیہ ۲۷

مین بسم اللہ آزادی ہون سر پر تاج ہی مد کا
الف آوارگی کا رہت نقشہ ہی مری قد کا
تجرد تختۂ اول ہی میری مشق بیجد کا
مٹایا لوح دل سے نقش ناموس اب وجد کا
دبستان محبت مین سبق تھا مجکو ابجد کا

یہ کسکو بے خطا مارا ہی اوسنی تیر مژگان سے
کہ آیا جوش مین طوفان خجلت آب پیکان سے
پریشانی عیان ہی سر بسر زلف پریشان سے
الٰہی کسکے غم مین نکلی آنسو چشم فتان سے
کہ عطر فتنہ مین ڈوبا ہی رومال اوس سہی قد کا

ہمی بدرد حسن صاف تک تھی ساری مشتاقی
گیا وہ دور اب ندو نسی کیون ہی اتنی ناچاقی
یہ ٹھنڈی گرمیان رکھہ چھوڑ کچہ انصاف کر ساقی
کہان ہی آتش یاقوت لب مین وہ بھڑک باقی
کہ خط سبز نے چھینٹا دیا آب زمرد کا

صف اغیار ہی مجلس نشین پہلوے قاتل مین
کوئی کہدی کہ مجکو کیون پھنسا رکھا ہی مشکل مین
نہی تعزیر دی اتنی تو ہو میری جگہہ دل مین
کنارے پر بٹھالی مجکو ظالم اپنی محفل مین
گناہ شوق بیحد سی جو مین ہون مستحق حد کا

قلم رکھدی قلم کر اپنی دونون ہاتہ خنجر سے
سراپا اوسکا تو کھینچے کا سر توڑا اپنا پتھر سے
چلا ہی کھینچنے اوس قد کو کیا قمری کی شہپر سے
بنایا خامہ مو کو ہماری دست لاغر سے
کھنچا لیکن نہ دامن ای مصور اوس سہی قد کا

یہ اسباب جفا مٹ جائین گے نقش فنا ہو کر
کمند آہ ترک رہجائیگی آہ نارسا ہو کر
کہان بل کھائیگی او تیر کا چلہ بد نما ہو کر
اوڑینگے چٹکیون مین تیر ترکش سے جدا ہو کر
ہماری بعد ہے اللہ تیرے ظلم بیحد کا

زبانین خلق کی میری سنبھالی کب سنبھلتی ہین
کلیجے پر برابر برچھیان طنزونکی چلتی ہین

(کہ)

نئی عادت جو ڈالی کب یہ باتین تمکو بھاتی مین ۔ چھپی تم مجھسے کیون سب بستی ہین شاخین نکلتی ہین

تمھاری پردہ مین عالم ہے ذوالقرنین کی سد کا

خبر آئی کی تھی پیغام اجل کا جانِ مضطر کو ۔ ذالف آسا بنا یا تذرائد جسم لاغر کو
مٹا یا نیستی نے یکقلم ہستی کے دفتر کو ۔ ہوا مین ناتوان سنکر صدای پای لبر کو

مجھے کھٹکا تھا مثل ہمزہ وصل اوسکی آمد کا

جو فکر شعر کی موج آگئی صحرای وحشت مین ۔ گیا جی ڈوب ڈوب اسقدر دریای خارت مین
درمعنی نیا پایا اور کوئی جوش رقت مین ۔ لکھی روروکے مضمون بیکسی کے دشت غربت مین

زمین شعر پہ عالم ہوا دریا بر آمد کا

دکان حسن ہمکی بندۂ بیدام خلقت ہے ۔ تہ محراب ابرو سجدہ اب عین عبادت ہے
خریداری تری جی بیچکر حکم شریعت ہے ۔ ترے بازار مین ایمان فروشی رکن طاعت ہے

دم سودا بنا سنگ ترازو سنگ اسود کا

تری آگے زمین مین گڑ گیا سرو چمن واللہ ۔ خرامان تو ہوا کبک دری بھولا چمن واللہ
غضب گرمی بلا شوخی قیامت بانکپن واللہ ۔ تری کیا بات ہے ای شاہد پاک سخن واللہ

عجب انداز ہے ناز و ادا کا چال کا قد کا

ترا کلمہ پڑھین کیونکر نہ خوبان جہان یکسر ۔ نہین ہے کوئی تجسا قاف تا قاف ای پری پیکر
گرا نظرون سے حسن نغخطان زیر و زبر ہوکر ۔ مقابل تیری سو حرف آئے خوبان نگارین پر

ادا و ناز مین موجد ہے تو طرز محمد کا

مری باریک بینی یا کمر کا تیری مضمون ہے ۔ مری رنگین بیانی یا ترا رخسار گلگون ہے
مری سحر آفرینی یا تری آنکھونکا افسون ہے ۔ مری طبع روان ہے یا تری قد ناز موزون ہے

مرا مصرع ہے یا سیدھا سا مضمون تیری قد کا

مخمس تیری پانچون انگلیونکا ایک خاکا ہے ۔ رباعی چار ابرو کا مقرر سادہ نقشا ہے

جو رنگین قطعہ ہی یاقوت لب کا ایک ٹکڑا ہی — تری زلف رسا کا شعر اک دنبالہ دار ہی
کرشمہ ہی غزل تیری غزال چشم اسود کا

ترانہ بلبل شیراز کو دلکش نہون کیونکر — کہ تیری بوستان حسن بہاری ہی ایسی ازبر
ملا رنگ قبول ایسا کہ مثل لالہ احمر — لکھا سو جان سے دیباچہ گلستان کا سویدا پر
تصور جسکی دل مین خال خال آیا ترے خد کا

ہوا ایمان ہو سراپا مصحف ناطق تجھے سمجھے — ہوے ہین معنی والشمس روشن پرتو رخ سے
سواد زلف سے حل ہو بہو واللیل کے عقدے — بعینہ افتتاح سورۂ صاد آنکھ کو کہیے
جو ابروے کشیدہ مین ہی نقشہ صاد کی مد کا

مضامین شوخ چشم فتنہ گر کے فیض سے دیکھے — ہوے ہین ماخذ رنگین بیانی لعل لب تیرے
سر مو سے ترے سربستہ نکتے یک قلم نکلے — نکالی چیستان چوٹی کی گیسوی مسلسل سے
معما نام رکھا ہی ترے موئے معقد کا

سواد خط ریحان ہی سنبل زار مو بیشک — گل مضمون زیبائی ہی گل عارض سے بو بیشک
ہوئی سحر البیانی تیری تحریر گلو بیشک — یہ سب باتین ہین لیکن ہے وہی گفتگو بیشک
کرین کیا ہمکو حق نے منہ نہین بخشا خوشامد کا

شب معراج کا مضمون ملا آنکھون کا جل سے — ہوے حل معنی مازاغ چشمان مکحل سے
کیا واقف دہان تنگ نے اسرار لاحل سے — نکالی چیستان چوٹی کی گیسوی مسلسل سے
معما نام رکھا ہی ترے موئے معقد کا

سخندان غیب دان بھی ہیں تجھی یہ راز خفی سمجھیں — مٹا ئین حرف ہستی کو تو حال نیستی سمجھیں
سمجھ حق نے جنھین دی ہی معما یہ وہی سمجھیں — محل گفتگو مین کیا حساب خامشی سمجھیں
مگر صفر دہان تنگ اشارہ ہی ندارد کا

دہن کے مدحی ہین غنچۂ وصہبای نادانی — حباب تری گا یہ نشہ آپ کھینچین گے پشیمانی

نہین اتنا سمجھتے میکشان بزم حیرانی　　وہین ہوتا تو پھر کرتا نہ کیون پیمانہ گردانی

یہ نقطہ ہو گئے مرکز دو رمیم مدح احمد کا

وہ احمد جسکے پرتو سے ہی دل آئینہ معنی　　ثنا سے جسکی صندوق جواہر سینہ معنی
مرصع دست کاتب نے بنا ہی دستینہ معنی　　ملا ہی لب کو جسکے وصف سے گنجینہ معنی

زبان نے رتبہ پایا ہی کلید قفل ابجد کا

بٹھا کر صف بصف چار ونطرف انبوہ قدسی کو　　چراغان کی عوض چمکا کر انوار تجلی کو
بنا کر آئینہ فردوس کی ہر اک کیاری کو　　بچھا کر فرش اطلس کو جما کر عرش و کرسی کو

ازل سے انتظار اللہ کو تھا جسکی آمد کا

خضر تعلیم پائے رہبری جسکی دبستان مین　　سلامت نوح جسکی جوشش الفت سے طوفان مین
گدا ادریس جسکے کوچہ چاک گریبان مین　　قدم آنے سے جسکی مصر شہرستان امکان مین

ہوا ہی یوسف کنعان لقب حسن مقید کا

بچھائی آنکھین جسکی خواب مین آنیکو ہر شیدا　　کیا ہی جسنے دامان شفاعت پردہ عصیان کا
حمایت سے ہی جسکی امت مرحوم کو تکیا　　ہمارا خواب غفلت تکیہ گاہ مغفرت ٹھہرا

بروز حشر بنکر خواب مخمل جسکی مسند کا

فروغ اوس سے شریعت کا ہی پیدائش حقیقت کی　　وہ ہی رنگ رخ ناسوت شمع بزم لاہوتی
وہی ہی رونق ظاہر وہی ہی زینت مخفی　　بیاض عارض صورت سواد گیسوی معنی

جواہر سرمہ چشم گردش چرخ زبرجد کا

عجب صورت سے چمکا اختر آئینہ عالم　　صفا پاتا ہے اوس سے جوہر آئینہ عالم
ہوی خاک قدم خاکستر آئینہ عالم　　جلا ہی کن فکان وشنگر آئینہ عالم

سعادت ہی شرف سے نیر نور مجدد کا

گرادی قیمت جام شراب پرتگال اوسنے　　بھرا کی ساغر اخلاص سے درد بلال اوسنے

نکالا انہی مستونکی لیے گدڑی سے لال اوس نے
ہمی انگوری الفقر فخری کی جلال اوسنے

لٹا ہی جام جم سے سنگ مقصود اوسکے مقصد کا

ہوا اللہ کی دامن کش اور انکو توسل سے
شہنشہ دونون عالم کا مگر نفرت تجمل سے
نہ اوسکو کام حشمت سے نہ کچھ مطلب تمول سے
سریر جاہ پر فخر اوسکو دیہیم توکل سے

حریم ناز مین تکیہ خدا پر اوسکی مسند کا

ہین ہی رخ روشن کہین خورشید سے افضل
شبیہ مصطفی ہے کیونکہ ہر مخلوق سے اکمل
یہ نقشہ نقش ثانی اور نقش یوسفی اول
کھینچی ہے رحمت یزدان کی گویا تسکل مستقبل

تعالی اللہ رنگ عارض اوس نور مجرد کا

قیامت گرچہ رحمت کی لیے ہے مظہر کامل
خفیفہ سے ثقیلہ تک نہین اوزار بار دل
مگر فی الحال تسکین طلعت زیبا سے ہے حاصل
کھینچی ہے رحمت یزدانکی گویا تسکل مستقبل

تعالی اللہ رنگ عارض اوس نور مجرد کا

نہین کچھ کام عین عام رحمت کو تغافل سے
نہ دیکھین کیون گنہگار انکو وہ چشم تفضل سے
خصوصیت کی صاد آنکھین ہیں گر دیکھو تامل سے
سر تاکید منظور خدا ہے لام کاکل سے

ہوا اظہار دو ابرو سے اک نون مشدد کا

وہ صورت دھیان مین رکھتے ہین ہم ہر چند عاصی ہین
بھلا کر اسکو بھولین ہین طاعت پر جو ناری ہین
ہمین دُر ہای جنت کھڑکیان دانتونکی موتی ہین
تصور کرنیوالے آپ کے سب بے شبہ ناجی ہین

بھروسا ہے ہمین اللہ کے قول موکد کا

بہت اونچے گئے موسی تو کوہ طور تک پونہچے
نشانی دو تون تھین اوسکی نشانی سے کہین نیچے
بڑا پلہ کیا عیسی نے کھینچے چرخ پر سے چلے
ہدف ہو ہو گیا زور کماندار نبوت سے

مقام قاب قوسین اکثر ادنی تیر مقصد کا

ہے حسنہ یہاں مقابل شست ناوک کی اگر پائے
کمان رکھدے کماندار آپ کھینچکر تا ہدف جائے

تعجب کیا کہ احمد بڑھتے بڑھتے تا احد آئے — کشش جب قادر انداز ازل کی زور دکھلائے

کمان حاجے چلے کیونکر نہ اوترے میم احمد کا

مدینے کی طرف جاتین کہ ہم کعبے کا لین رستا — نظر آتا ہے ان دونون گھرونمین ایک جلوا
کہان اب جبہہ سائی کیجیے کچھ بن نہین پڑتا — احد کو کیجیے یا احمد بے میم کو سجدا

عجب مشکل ہے مضمون میرے مفہوم مردد کا

احد احمد ہین ملکر ان دونونکا مضمون مطلع تو ہے — ہر اک ان مین سے معشوق ہے ہر اک انمین عاشق ہے
نہین مطلق دوئی کو دخل یہ دعوی صادق ہے — دوئی بھی عین وحدت ہے محمد نص ناطق ہے

مفسر ہے یہ جملہ آیہ میم مشدد کا

نبی ذی رتبہ سب ہین آپ لیکن سب سے برتر ہین — یہ برہان اپنے دعوے پر ہے کافی اے خرد پرور
صفی اللہ سے روح اللہ تک جتنے ہین پیغمبر — ملا فون نبوت سبکو میم عمر کھونے پر

یہان گھٹ جانے مین ابکے احد بڑہتا ہے احمد کا

گھٹے اعداد میم احمدی جب عمر حضرت سے — نبی تو آپ تھے ہی بڑہ گیا پایہ نبوت سے
ہوئی ہمنام باری بخت چمکا نور وحدت سے — ہوا رتبے مین افزون قاف قلت کاف کثرت سے

معما پا گئے چشم تامل صاد سے صد کا

جو پہونچا موجزن ہوکر تجلی گاہ یزدان مین — بھرے سب قدسیون نے گوہر مقصود دامان مین
سراپا دونون عالم غرق ہین ابحر عرفان مین — چڑھا تا قاف قدم تک اور اوترا کان امکان مین

ہے شور اوس قلزم معجز نما کی جزر کا مد کا

دم جنگ آپ نے تلوار کا جب کاٹ دکھلایا — سیہ کارون نے خوب اپنی سیہ کاری کا پھل پایا
سرون پر ابر شمشیر ہلالی العقد پر چھایا — ہوئی شام آفتاب بت پرستی پر زوال آیا

مہ نو خوب چمکا بدر مین تیغ محمد کا

ہوا اوسکے عداوت کی سمائی جب کسی سر مین — مآل کار بربادی ہی تھی اوسکے مقدر مین

پھرا جو اوس سے آیا گردش قسمت سے چکر مین
اوتارا کا ئنہ سر بارہ کے ڈور ستجی دم بھر مین

ہوا چاک اوس سے گر برگشتہ ہوکر قلب مرتد کا

عدو پر بھی عجب الطاف کرتا تھا وہ شفقت
عداوت بھول جاتا تھا نظر آتی تھی جب صورت
یہان تک پھیلی اوس گلشن اخلاق کی نکہت
عداوت ہوگئی تاثیر خلق عام سے الفت

سبب ہے شعلہ سیل آب شمشیر مہند کا

شرار برق خاطف سے ہوئی ہون دانہ خرمن
پڑے پانی تو حق آتش سوزان مین ہو روغن
کرے باد سحر شمع سحر کو جیسے ناک کر روشن
عجب کیا ہے کہ خاک زمین تی رہی ناگن

نہ کھولے آنکھ اگر چھینٹا نہ دین آب مرد کا

عداوت یک قلم زائل محبت نقش ہر دل ہے
جو قاتل تھا وہ عیسی ہے جو ظالم تھا وہ عادل ہے
کہان اب وہ احول وقتی ہر شے سے زائل ہے
نہین حیرت کہ قاتل گر کہو نہین ارہ واصل ہے

بیان ہے یہ لب تشدید سے حرف مشدد کا

نبی سے مرتبہ بڑھکر ہے کیا کیسی نہی اوسکو
فضیلت فرد فرد انبیا پر حق نے دی اوسکو
خدا کا فضل روزافزون ہو جسپر کیا کمی اوسکو
وصال حق سے حاصل ہے بقائی دائمی اوسکو

یہان ہے وصل و باقی نتیجہ ایک ہی مد کا

بنا ہا سامان جسد مین روح و قالب کی جدائی کا
جگہ شق ہوگئی ہنگامہ محشر ہوا برپا
زبس تھا آسمان عنصر و تمکین پیکر والا
پڑا لرزہ زمین مین جسم اطہر جب اوسے سونپا

سکون کی واسطے نافع ہوا تعویذ مرقد کا

اندھیرا چھا گیا ہر سو غروب مہر انور سے
اوڑھا لی آسمان کو نیلگون چادر سے غم سے
عزیز مصر کی تھی یہ کنعان بلکی سے
عجب کیا ہے اگر کعبہ لباس ماتمی پہنے

کرے ہمچشم یعقوب دیدہ سنگ اسود کا

غم جانسوز حضرت سے فرشتونکی ہین دل بانٹے
قلم کی سینہ چاکی کچھ نہین ہے جای حیرانی

الٰہی بفیض ثواب ماتم محبوب یزدانی
صریر خامہ سے اس غم مین گر ہو نوحہ خوانی
قلم کو بیگمان بازو ملے اللہ کی ید کا

کھنچا سطح زمین پر جب نہ خط روضہ انور
شعاع مہر کو پرکار کے مانند ہو چکر
ثواب طوف حجرہ پاتی ہین قدسی گرد پھر پھر کر
شب و روز آسمان پھرتی ہین قربان اوسکی روضہ پر
کہ ہو نو دائرون مین ایک مرکز گنبد کا

مطلع

نہین برج قمر بقعہ ہے انوار موید کا
برابر رات دن فیضان ہی نور مجرد کا
عجب عالم کلس کا ہی عجب جلوہ ہی گنبد کا
بیان ہو کس سے شان روضہ پر نور احمد کا
کہ جیسے ہے اک غلاف سبز ہی چرخ زبرجد کا

کرون وصف بنا یا وصف رفعت اوسکی مشہد کا
فلک کہنا سبب ہوتا ہی کسر شان گنبد کا
نہین کرسی نشین قبہ جو سمجھون عرش امجد کا
لکھون اک مختصر جملہ کہ روضہ ہی محمد کا
یہی مسند الیہ اچھا سبب ہے رفع مسند کا

سپہر و مہر کا دعوی صداقت کو کہان پہونچا
تعلی ہی تعلی تھی جو وقت امتحان پہونچا
نہ تا قندیل درنور چراغ آسمان پہونچا
نہ گردون کا غبار اتا غبار آستان پہونچا
اثر پیدا ہوا آخر زحل کو طالع بد کا

تنزل ہی محال اوسکا ترقی جسکی فطرت ہے
یہ دعوی ہی بدیہی فلسفی کیون گرم حجت ہے
توجہ جانب مرکز اگر شان طبیعت ہے
کرہ آتش کا کوسون رہ گیا پیچھے یہ حیرت ہے
کہ سر سوی فلک کیون شعلہ ہی قندیل گنبد کا

کبھو نکلی نہ نسر طائر اپنے آشیانے سے
تھکے بازو ہی مرغ سدرہ اس رفعت پہ آنے سے
فلک کا اختر تقدیر چمکا سر جھکانے سے
ہنا جاتی کا آنسو ڈھل گرا اوسکے آستانے سے
ہوا ہی درۃ التاج سعادت فرق فرقد کا

یہانکی گرد ہو کحل الجواہر اسکو ہنی دے
صفائی ہو چکی کیا حاصل اتنی خاک ورانی سے
بنائیں گر اسے قدسی تو در در خاک چھانینگے
فلک اب کوکب دُمدار کی جھاڑو اوٹھا رکھے
ملائک ڈھونڈھتے پھرتے ہیں نشتر خاک مرقد کا

زمین روضۂ انور فلک سے ہے کہیں افضل
غبار در سے ہی آئینۂ خورشید پر صیقل
ہوا ہر روزنِ دیوار چشم جوہر اوّل
جبین عرش ایزد پہ ہر خاک آستان صندل
ہر اک ذرہ ستارہ ہے کلاہ فرق فرقد کا

بلندی ہے یہ وہانکی روضۂ رفعت نشان پہونچا
جبین عرش پر اگر وہ سنگ آستان پہونچا
جہان اوڑکر نہ شہباز خیال قدسیان پہونچا
زمین تا آسمان پہونچی مکان تا لامکان پہونچا
کہاں تک اوج لکھیے اوس خاک پاک مرقد کا

بلا گردان ملک ہین عالم ارواح کو غش ہے
فلک پر شمسہ ہے یا شمسہ ایوان دلکش ہے
زمین پر چاندنی یا سایہ قصر پریوش ہے
عیان ہے کہکشان یا نقش محراب منقش ہے
فلک ہے یا کلس رکھا ہے جھومر ساز مرقد کا

تری روضے کو مسجود زمین و آسمان کہیے
پناہِ پست و بالا مامن کون و مکان کہیے
عبادت خانۂ عالم مطاع دو جہان کہیے
ملاذ جن و انسان جمع قدسیان کہیے
کہیں ہے قبلۂ حاجت کہیں ہے کعبہ مقصد کا

طبق انوار کے دربار ایزد مین جو پاتے ہین
پیام نبی تکلف کس سے سناتے ہین
نبی کسب سعادت سر پہ ذرہ رکھ کے لاتے ہین
سلام حق کو لیکر دمبدم جبریل آتے ہین
عجب مضمون کہا ہے اس بیت مین آورد و آمد کا

صفات اوس سرو بالا کی بہت بڑھکر بیان کیجے
قلم کو فاختہ کی شکل سے گرم فغان کیجے
بلند ایسے بند مین مضمون ہین کو آسمان کیجے
ہر جی مین اس زمین کو تختۂ سرو روان کیجے
قیامت ایک سیدھا سا ملا ہے قافیہ قد کا

مطلع

قیامت میں ہے کیا ڈھر کا سواد دفتر بد کا — نظر میں نور ہے تیری بیاض صفحۂ خد کا
دماغ اب عرش پر کیونکر نہ پہونچے خاک مشہد کا — تصور میں تری جنت ہے گوشہ اپنے مرقد کا
کہ تھالا میری چشم تر کا ہے طوبی ترے قد کا

مطلع

نہیں شمس و قمر سے بڑھ کر ہے جلوہ ترے قد کا — اتر ہے پرتو سے چمکا اختر تقدیر فرقد کا
دو عالم میں ہے پھیلا نور تیری ذات ارشد کا — محمد مصطفیٰ بتلا ہے تو نور مجرد کا
ہوا خورشید اقلیم عدم سایہ ترے قد کا

مبارک نافۂ مشک ختن ہو نافہ آہو کو — گلستان کی خو رکھے چھوڑی اپنی سرو لبجو کو
نہ یہ موزوں نہ پہونچے اسکی رنگت عنبرین مو کو — سواد بت تشبیہ کیسی تیرے گیسو کو
بہار گلشن تنزیہ ہے نوباری قد کا

دو چار آنکھیں یہ ہیں تجھ سے دو عالم کی کنارا ہو — دو بینی سے دو روزہ نیست میں دوہرا تماشا ہو
مزا دونا ہو سرو خلد کی پہلو میں طوبیٰ ہو — میسر ایک جلوہ میں مجھے لطف دوبالا ہو
کروں میں دیدۂ احول سے نظارہ تری قد کا

لکھوں کیا مدحت خط لب جان بخش حضرت میں — کہ ہے رہ حسن مطلع صفحۂ مہر قیامت میں
بلند اک بیت ابرو فرد کلیات فطرت میں — یہاں نہی مطلع عارض ترا دیوان وحدت میں
کھلا مطلع ایجاد میں مصرع تری قد کا

رسالت سے تری منشور تھا سب کو ہدایت ہو — اگر شکل یہ تھی قوت ایک کی اور عالم دو
نہ ہے حکمت کہ آئے راہ پر گم گشتہ تھی جو جو — بنایا رہنما جب عالم ایجاد کا تجکو
ہوا خضر رہ راہ عدم سایہ تری قد کا

دوئی سے کیوں متنفر ہو نہ حضرت کی طبیعت کو — بنایا نور یکتائی سے سرتاپا ہی حضرت کو

پسند آئی نہ تکرار اپنی جلوہ کی بھی قامت کو ۔۔۔ نہ رکھا سایہ تک باقی مٹایا نام کثرت کو
جو روشن بزعم وحدت مین ہوا اکا تری قد کا

بیان شان بسم اللہ ہی ابرو کی آیت مین ۔۔۔ خلاصہ سورۂ والشمس کا ہی تیری صورت مین
تری باتین شریعت مین ترا جلوہ طریقت مین ۔۔۔ کلامِ ناطقِ آیاتِ قرآن حقیقت مین
سراپا معنی تحقیق ہے جملہ تری قد کا

نہین ہے تجھ سے باہر ایک بھی قدرت کی نیرنگی ۔۔۔ تجلی دو جہان کی تو نے اپنی ذات مین دیکھی
ازل سے ہی تری تقدیر ای محبوب حق چمکی ۔۔۔ خدا نے زیب و زینت کی جو بزم آفرینش کی
لگایا اوس مین قد آدم آئینہ تری قد کا

بہت پر زور تھا ہر چند خامہ دست قدرت کا ۔۔۔ نہ تھا آسان لیکن کھینچنا محبوب کا نقشا
پس صد محو و اثبات ایک مدت مین کھنچا خاکا ۔۔۔ مٹا ڈالین بنا کر صورتین آدم سے تا عیسیٰ
تب آیا راست نقشہ کلک قدرت سے تری قد کا

اوڑا لینا بہت دشوار ہی میرا چلن محسن ۔۔۔ ٹھہر سکتے نہین آگے مری ارباب فن محسن
بھلا دیتا ہون مین دم بھر مین سارا بانکپن محسن ۔۔۔ مقابل مجسے کیا ہو مرد میدان سخن محسن
کہ جوہر ہے مری تیغ زبان مین وصف احمد کا

امیر اوسکا مقولہ ہے کہ جو اس راہ مین آئے ۔۔۔ جھکائی وہ سر تسلیم میری پاؤن پر پہلے
عجائب ٹھاٹھہ ہے تعلیم پائی اشک سے مینے ۔۔۔ فضائی تنگ میدان قلم مین نقطہ و نہا ہے
بڑے استاد نے مجکو سکھایا ہے پھری گد کا

نہ مدح غیر سے مطلب نہ ذم سے اس قلمرو مین ۔۔۔ قلم جاری ہی احمد کی کرم سے اس قلمرو مین
حسد کرکے کہان جائیگا ہم سے اس قلمرو مین ۔۔۔ سزا حاسد کو ہی دار قلم سے اس قلمرو مین
کہ یہ دار الحکومت ہی منطفہ کا مویدکا

زبان تیز کے جوہر زبان دان ہین تو سمجھے ۔۔۔ ولایت مین صفین کین صاف اس تیغ مصفا نے

گرے کٹ کٹ کے دست فکر سے تیر فنگر دستاں
گیا شیراز کو پامال اردوی معلی سے
گیا مان اصفہان لوہا مری تیغ مہند کا

قصیدہ لکھ رہا ہون نعت مین اعجاز ہی روشن
سواد ہر نقطہ ہے دود شمع طور کا مخزن
قلمدان جیب کوہ طور بستہ طور کا دامن
عصا ہے مو سوئی خامہ ورق ہے وادی ایمن
ید بیضا کو داغ رشک رہتا ہی مری زینہ کا

دبیر آسمان سحر ہے کہین میرا بلند اختر
ہر اک صفحہ مرے دیوان مین ہے شکل مہ انور
چمک ہر معنی روشن کی طرہ سے ہے تجلی پر
پڑا ہے طور کی چوٹی مین مو باف زری بنکر
لکھا جو شعر وصف موئے تابان محمد کا

ہوی ہین منتظم یہ چار ارکان سخن مجھ سے
منور ہے چراغ طاق ایوان سخن مجھ سے
جہان مین ہے فروغ نور ایمان سخن مجھ سے
زمین شعر پر نازل ہے قرآن سخن مجھ سے
کتاب آسمان اک نسخہ ہے لوح زبرجد کا

فلک کب ہمعنان توسن طبع روان پونہچا
فرشتوں کی جہان پر جلتے ہین اکثر وہان تو پونہچا
بھری ایسی ترارے تا فضای لامکان پونہچا
سخن میری قلم کے نے سواری ہے کہان پونہچا
کہ کالے کوسون سبزہ رہگیا چرخ زبرجد کا

تعلی حد سے بڑھکر ہو چکی لازم کنارا ہے
لکھون پھر شعر تر مدحت مین فطرت کا اشارا ہے
طبیعت باڑہ پر آئی ہے دل نے جوش مارا ہے
مری طبع روان کا پھر وہی گھاٹ اب اوتارا ہے
تماشا دیکھیے بحر سخن کی جزر کا مد کا

مطلع

وجوب امکان دونون مین ہے جلوہ نور بیحد کا
وہ اک غنچہ یہ اک گل ہے تر ہے گلزار مقصد کا
کہین مصداق مطلق کا کہین مظہر مقید کا
احد کا غیب مین مہر دشہادتمین تو احمد کا
ہی مشہور ایک ہی بیشک یہ دو چشمی ہا اشہد کا

ہوا جب قصد میرا نعت مین موزون قصیدہ ہو
نہین آتا ہی مجہ پر حرف اگر انصاف سے دیکھو
لکھی مطلع برابر کی جو پائی قافیے د و د و
بمجبوری لکھا الیدکی صورت لفظ اللہ کو

نہ آیا ہاتہ اچھا قافیہ جب کوئی احمد کا

ہوا تیرا ظہور آخر مین عالم کو نہ حیرت ہو
موخر انبیا سے کیون نہ خلق جسم حضرت ہو
یہ مضمون صاف روشن ہی اگر چشم بصیرت ہو
یہ تھا منظور رفتہ رفتہ تکمیل نبوت ہو

خدا نے منتظر رکھا جو تیری آمد آمد کا

بڑا نکتہ ہی اس تاخیر مین گر غور سے دیکھو
نہ آتے واسطے پیدا کیا حق نے تجھے پہلے
کہ اس منصب سے پھر اور انبیا محروم رہجاتے
کہ دست صنع گر فارغ ہو مقصود اصلی سے

مقید پھر نہوگا مطلق ایجاد مقید کا

خلیل اللہ نے کی واہ کیا ہی کار پردازی
ہوی انگاری غنچہ پھوی شعلونکو سرفرازی
لگائی تجھسے لو ای گرمی بازار طنازی
تری رشتے سے مثل شمع کی آتش سے گلباری

ہوا ہی تجہ سے روشن نام تیری جد امجد کا

غلط ہو دفتر آئین کاتب اعمال جکر مین
بدی کی جو رقم ہوجا پڑے منہائی گرگھر مین
مدین نیکی ہی کی رہجائین باقی ساری دفتر مین
محاسب سے شفاعت تیری جب دیوان محشر مین

صحیح آئے نہ میزان مین سیاہہ دفتر بد کا

سوا اللہ کے لا علم ہین سب تیری فطرت سے
مقدم ایک کی خلقت نہین ہی تیری خلقت سے
ملک جن و بشر کوئی نہین واقف حقیقت سے
کبھی پہلے تری تصویر ازل مین دست قدرت سے

ہوا لفظ خدا سے اشتقاق اول ترے خد کا

مناسب ہے تری مژگان کی چلمن بیت یزدان کو
تری عارض کا شمسہ چاہیے ایوان ایمان کو
مزین ہی تری خط کا کتابہ عرش سبحان کو
تری ابرو کی ہی محراب اللہ زم طاق عرفان کو

در اسلام کو درکار ہی بازو تری ید کا

دکھائی خسرو انجم نہ مجکو آسمان جاہی
ہوئی تیری مراتب سے کماہی کسکو آگاہی
مری نظروں میں ہے اک گردہ چتر شہنشاہی
تجمل کلنمے ماہی مراتب سے تا ماہی
ثریٰ سے ثور تک اک گاو تکیہ تیری مسند کا

نہ گذرے کیوں ترے اعدا کی ذلت اور خواری میں
غم و شادی ہیں دونو محو تیری پاسداری میں
محب کیونکر نہ پائیں حظ تری خدمتگذاری میں
الم مصروف تیرے دشمنوں کی غمگساری میں
خوشی کو کام ہے تیرے محبوں کی خوشامد کا

طبیعت کی سخندانوں کو منظور آزمائش ہے
بہت دشوار باب نعت و مدحت کی گشائش ہے
وگرنہ اونکی مداحی سے کب تیری نمائش ہے
ستائش کی لیے تو واسطے تیری ستائش ہے
کہ ذکر کور قرآں میں ترے اوصاف بیحد کا

خداوند دو عالم آپ تیری مدح کرتا ہے
جو ہو تیری ثنا پر بند ہم میں ہے وہ سچا ہے
صحف جتنی ہوئے نازل ہر اک میں ذکر تیرا ہے
سوا تیرے کسیکی مدح کرنا جنکا شیوا ہے
یہ سچ ہے وہ لیے پھرتے ہیں جھوٹا تفل ابجد کا

تری خدمت میں ہے اب تک جاجت روا اب عرض ہے باقی
ثنا سے دوسرے کی ہو نہ آلودہ زبان میری
رہا ہوں حاجتیں تیرے ہی در سے دین و دنیا کی
یہ خواہش ہے کروں میں عمر بھر تیری ہی مداحی
نہ اوٹھے بوجھ مجھ سے اہل دنیا کی خوشامد کا

بڑھے سوز درونی داغ عشق فتنہ ساماں سے
شرر نکلیں اوٹھیں شعلے ہوا دیں تب لمعاں سے
تماشا ہو کہ چمکے بخت نور مہر عرفاں سے
چمک ہو درد کی دل میں خیال روی تاباں سے
ستارہ اوج پر ہو جسم کی برج مشید کا

پھنسا سے دام گیسوی سلاسل میں مجھے ایسا
رہوں میں رشتہ بر پا جب تلک چھوٹوں نہ خنادکا
یہاں جبتک نہ آب و دانہ تجھے پھر کی دم تر را
کمند دل رہے چھوٹے نہ تیری ڈور کا پھندا
جو ٹوٹی دم کا دھاگا طائر روح مقید کا

بنادے مجھکو ایسا مست اپنی چشم شہلا سے — کہ ہو جی سے تنفر روح بھاگے جام و مینا سے
دل وحشی کرے رم دونون عالم کی تمنا سے — ہرن ہو نشہ میرا نشاتین دین و دنیا سے
رہون خائف تصور کرکے مین دو دال ہے دد کا

کرے خاصیت اکسیر پیدا میری خاکستر — زہے ہے مطلا ہو مرے اعمال کا دفتر
محک مین امتحان کی پیشگاہ حضرت داور — بہ رنگ زر چڑھے ہے سونا مرا میزان محشر پر
اٹھون مین قبر سے مخمور تیری چشم اسود کا

کرے بیتابیان میری لیے ہر موج کوثر مین — جگہ مجھکو ملے رشتی کی صورت قصر گوہر مین
رقم ہو نام میرا دفتر خاصان داور مین — فرشتے دیکھکر مجھکو کہین دیوان محشر مین
جگہ خالی کرو مداح آتا ہے محمد کا

لکھا ہے اس قصیدے کو جو نیچے وصف حضرت مین — عوض ہر بیت کے پاؤن سکونت قصر جنت مین
کیے ہین بسکہ اکثر شعر جمع اوصاف قامت مین — تلے اس نظم کا ہر حرف میزان قیامت مین
بطرز تازہ ہو وزن انہی اشعار مجدد کا

قصیدہ ختم ہوتا ہے صلہ اسکا عنایت ہو — اٹھاتا ہون دعا کو ہاتھ وا باب اجابت ہو
بغل مین یہ قصیدہ سر پہ اکلیل سعادت ہو — ترے دربار مین ہر وقت رہنے کی اجازت ہو
مجھے سرکار سے خلعت ملے عیش مخلد کا

نہ تجھکو تیرے خالق سے کبھی صورت جدا سمجھون — ظہور شان مطلق کا مین تجھکو واسطا سمجھون
حق آئینہ ہو ولے صاف اصلی مدعا سمجھون — ترے عارض کو مین آئینہ نور خدا سمجھون
کہ فہم سر وحدت ہے الف ایمان کی ابجد کا

قمر سمجھون رخ تابان کو یا مہر سما سمجھون — کلف اوس مین جلن اس مین ہے سمجھون تو کیا سمجھون
یہ تشبیہین ہین ناقص ایک مہر حق نما سمجھون — ترے عارض کو مین آئینہ نور خدا سمجھون
کہ فہم سر وحدت ہے الف ایمان ابجد کا

دم تحریر تیری ذوق سی بڑہ جای زردستی
قلم سے نکلین آنسو ہو یہ جوش خندہ شادی

شمول اشک شیرین ہی دوات اتنی تو بھیکی
آلہی پھیل جاۓ روشنائی میری نامے کی

بڑا معلوم ہو لفظ احد مین میم احمد کا

کبھی تو کام آئی روشنائی میری نامی کی
کوئی تو رنگ لاۓ روشنائی میری نامی کی

نئی صنعت دکھاۓ روشنائی میری نامی کی
آلہی پھیل جاۓ روشنائی میری نامے کی

بڑا معلوم ہو لفظ احد مین میم احمد کا

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

ای صانع دہر و جن و انسان
وی خالق خلد و حور و غلمان

رحمان ہے تو رحیم ہے تو
منان ہے تو کریم ہے تو

غفار ہے تو عظیم ہے تو
ستار ہے تو حلیم ہے تو

واحد یکتا ہے ذات تیری
دانا بینا ہے ذات تیری

ذی جود ہے خوش جمال تو ہے
ذو الفضل ہے ذو الجلال تو ہے

ہر قسم مین بڑا رفیق ہے تو
بندون پہ بہت شفیق ہے تو

قطرہ ہے در خوشاب تجہ سے
ہر ذرہ ہے آفتاب تجہ سے

سلطان جو یہان ہے بحر و بر کا
ادنے وہ گدا ہے تیرے در کا

ہر ایک کو آسرا ہے تجہ سے
ہر ایک کی التجا ہے تجہ سے

بندون پہ یہ کی بڑی عنایت
بھیجے جو نبی سپئے ہدایت

ان سب مین علی الخصوص احمدؐ
تاج سر انبیا محمدؐ

حضرت سنے رہ ہدا بتائی
آئی رہ راست پر خدائی

مرحوم ہوئی یہ امت خاص
حضرتؐ سنے بتائی راہ اخلاص

اب کوئی جوان مین ہو خطا کار
ہے قہر بجا کہ تو ہے قہار

ہر قہر مین ہے کہان ٹھکانا
آلودہ جرم ہے زمانا

عاصی ہیں گنہگار ہیں سب — رحمت کے امیدوار ہیں سب
میں سب سے زیادہ ننگ امت — پابند طمع خراب نیت
طاعت نہیں مغفرت کے قابل — روزہ فاقہ نماز باطل
طاعت وہ کہاں خضوع جس میں — سجدہ وہ کہاں خشوع جس میں
ہوتا نہیں کوئی کام ایسا — جس سے کہ ہو دلکو کچھ سہارا
دریای خطا میں غرق عاصی — دن رات جرائم و معاصی
عاصی ہوں گناہگار ہوں میں — مجرم ہوں سیاہکار ہوں میں
ناچیز حقیر ذرّۂ خاک — اک قطرۂ آب وہ بھی ناپاک
ہستی ہے سو نقش آب سے ہے — موہوم بقا حباب سے ہے
کہتا نہیں دے بہشت میں گھر — کہتا نہیں دے شراب کوثر
ہاں نار عقاب سے بچالے — محشر میں عذاب سے بچالے
فردوس کہاں کہاں میں خاشاک — وہ عالم پاک اور میں ناپاک
یارب تجھے واسطہ نبیؐ کا — یارب تجھے واسطہ علیؑ کا
درپیش ہے سخت روز کل کا — کرنا نہ مواخذہ عمل کا
سنتا ہوں کریم نام تیرا — سنتا ہوں رحیم نام تیرا
مجرم نہیں قابل عدالت — رحمت رحمت ہزار رحمت
یارب جو قریب موت آئے — دم او تجھے پیام فوت آئے
آنکھوں میں گرچہ ہے سرشک جاری — تحریک رگوں کی اضطراری
احباب عزیز جملہ موجود — مجبور کہ باب چارہ مسدود
اوس وقت ترا کرم ہے درکار — آسان ہو مجھ پہ راہ دشوار
آنکھوں کے تلے ہو جب اندھیرا — جاری ہو زبان سے نام تیرا

سب سہل ہو نزع کی اذیت
ایمان رہے مرا سلامت

شفقت سے مدد کرین ہمیشہ
غولون سے بچائین خضر آکر

ہمراہ خضر ہون مین روانہ
پڑھتا ہوا شعر عاشقانہ

حاصل ہو وہ کوچہ سلامت
ہو جس مین پناہ تا قیامت

صدقے سے نبی کے رب رحمان
ہون قبر کی مشکلین بھی آسان

یون خواب کرون لحد کے اندر
پھر آنکھ کھلے تو صبح محشر

محشر مین ہو زیر ظل رحمت
سایہ مجھے مہر کی حرارت

دہشت تو مجھے حساب کی ہے
پر چشم شفاعت نبی سے

حامی ہین اگر وہ شاہ ذیشان
میزان و صراط سب ہین آسان

کی نعت نبی لیا ترا نام
امید ہے ہو بخیر انجام

تو نخل امید کو ثمر دے
دامن گل مدعا سے بھر دے

مجھ پر بھی ہو کلک عفو جاری
مان باپ کی بھی ہو رستگاری

سب میرے عزیز واقربا شاد
جنت کے مکان ہون انکے آباد

زندہ جب تک رہون جہان مین
اس جوف زمین وآسمان مین

عزت سے بسر ہو یا الٰہی
حرمت سے بسر ہو یا الٰہی

محتاج نہون کبھی کسی کا
دامن رہے ہاتھ مین نبی کا

یہ بھی رہے آرزو نہ جی مین
مرقد ہو تو روضۂ نبی مین

مقبول امیر کی دعا کر
مانگا ہے جو کچھ وہ سب عطا کر

دیگر مناجات بحضرت قاضی الحاجات

الٰہی اگرچہ گنہگار ہون
خدایا خدایا سیہ کار ہون

ہوئی عمر جرم و خطا مین تمام — نہین کام کے میرے جتنے ہین کام
خطا رات دن کجروی دمبدم — رہ راست بھولا ہوا ہر قدم
شب عمر غفلت مین آخر ہوئی — مین سویا کیا صبح ظاہر ہوئی
گناہون نے گھیرا مجھے اسطرح — کوئی نقطہ پرکار مین جسطرح
سیاہی گناہون کی جاتی نہین — یہ شب صبح ہونیکو آتی نہین
روان قافلہ کیا مین باندھون کمر — نہین کچھ مرے پاس زاد سفر
نہ زر کا بھروسا نہ کچھ زور کا — قضا سر پہ ہے سامنا گور کا
نہ روزہ نہ ہے ٹھیک میری نماز — جز اندیشۂ خام و حرص دراز
گرفتار جرم و خطا ہر نفس — ہوا خواہ حرص و ہوا ہر نفس
گناہونکا انبوہ ایسا ہوا — جدا مجھ سے کثرت سے تقوی ہوا
جو بعد تجسس ملے بھی کہین — کبھی تجکو دہوکا ہوا مین نہین
ہوئی مفت برباد عمر عزیز — نہ آئی مجھے نیک و بد مین تمیز
کشاکش مین یہ جان رنجور ہے — زمین سخت ہے آسمان دور ہے
قضا گھات ہر دم لگاتے ہوے — غم گور پہلو دبائی ہوے
جسے دیکھتا ہون وہ بیگانہ ہے — جو ہمخانہ ہے دشمن خانہ ہے
عدو ہین مرے خود مرے دست و پا — گواہی یہی دینگے روز جزا
ہوا خواہ ہمدم عزیز اقربا — یہ سب اپنے مطلب کے ہین آشنا
خلاف طبیعت اگر بات ہو — کسی کو نہ پاس ملاقات ہو
تیری ذات بندی کے تنہا شریک — تری شان ہے وحدہ لاشریک
کرم اسے خداوند چرخ و زمین — تری ذات ہے ارحم الراحمین
ترے نام ہین ای خدای کریم — لطیف و ودود و غفور رحیم

سزاوار آتش ہون مین لا کلام — نہین عذر کا کوئی اس مین مقام
ترا قہر اگر گرم پرخاش ہو — گناہون کی ہرگز نہ پاداش ہو
مگر تجھ سے امید ہے یا کریم — لڑکپن سے سنتا ہون تجکو رحیم
مین عاصی ترا نام غفار ہے — نکر فاش پردہ کہ ستار ہے
ترا عفو عصیان سے ہمدوش ہے — عطا پاش ہے تو خطا پوش ہے
الٰہی بحق رسول کبیر — اسکے بحق جناب امیر
اسکے باصحاب خیر الوریٰ — اسکے بانصار شاہ ہدا
سپئے انبیا و سپے اولیا — سپئے اتقیا و سپے اصفیا
گنہگار ہے ایک جز و ضعیف — حقیر و فقیر و ذلیل و نحیف
بدن مین ہے رعشا تر ہو خوف سے — لرزتا ہے بندا ترے خوف سے
نکر میرے جرم و خطا پر نظر — رہے اپنے لطف و عطا پر نظر
کرم سے یہ روئی سیہ کر سفید — دکھائے شب یاس صبح امید
بلاؤن مین تیری طرف دہیان ہو — جو مشکل پڑے مجھ پہ آسان ہو
دم نزع کلمہ پڑہ ہون دمبدم — رہون دین حق پر مین ثابت قدم
شیاطین اگر آئین بہر فتور — کرون تیغ لاحول سے اونکو دور
نہ پھسلون کڑی نزع مین سہہ کر مین — سنبھلتا رہون یا علی کہکے مین
فرشتے جو آئین دم احتضار — نہ کانپون رہے دل مرا استوار
جدا تن سے ہو جان تو اس طرح — نکلتی ہے پھولون سے بو جسطرح
لحد تک جو لیجائین بیجان بدن — مرے اقربا بعد غسل و کفن
پس دفن پیش آئے راہ مہیب — نہ یار ورنہ ہمدم مین تنہا غریب
نہ دیوار خانہ نہ ظل درخت — شب تیرہ و تار وہنگام سخت

ذرا ہو جو رحمت کا تیری ظہور — ہوں استخوان بدن چور چور
فرشتے وہ آنکھیں نکالے ہوئے — غضب گرز آتش سنبھالے ہوئے
مقام تلاطم عجب ہا عذاب — یہ طاقت ہے میری کہ دوں میں جواب
مدد کو عنایت سے احمد کو بھیج — خدایا خدایا محمد کو بھیج
جواب انکو وہ میری جانب سے دیں — رہا ہوں زبان سے جو منکر کہیں
اشارے سے انکے ہو میری نجات — گذارہ ہے رحمت میں اتنی ہی بات
محمد کے فیض قدم سے لحد — چمن ہو چمن المدد المدد
قیامت میں بھی مشکل آسان کر — گنہگار ہوں یہ میرے نہ کچھ دھیان کر
وہ گرمی وہ دم اہل محشر کے بند — سوا نیزے پر آفتاب بلند
قیامت کی شورش غضب کا تعب — پسینے میں ڈوبی ہوئی خلق سب
ڈرے کیوں نہ انسان کی کیا بساط — وہ میزان کی دہشت و خوف صراط
موکل ادھر گرز تولے ہوئے — جہنم ادھر منہ کو کھولے ہوئے
ترا سامنا سخت ہیبت کی جا — سراسیمہ سب انبیا اولیا
وہ میدان ہزاروں برس کا وہ روز — دلوں میں طپش آتش خانہ سوز
وہ تیغ پہ پاؤں ڈر کا محل — سنبھالے جسے تو وہ جائے سنبھل
ترے خوف سے گم رسولوں کے ہوش — سوائے محمد وہ عالم خموش
سر پاک سجدہ میں تیرے حضور — زبان سے یہ جاری کریم الٰہی غفور
اسی پہ جب پیش ہو مرحلہ — جرس وار نالاں ہو سب قافلہ
میں عاصی ہوں قیدی دام غم — محمد کا صدقہ کرم کر کرم
ہوا لطف میں میرا گذارہ نہیں — فقط عفو یا ارحم الراحمین
خجل ہوں قیامت اعمال خفت سے ہو — مری اہل محشر میں ذلت نہ ہو

بچھا ایسے لطف و کرم کی بساط | کہ آسان گزرون سے مین پل صراط
دم تیغ پر پاؤن قائم رہین | غلام محمد ہے یہ سب کہین
گذر جاؤن مشکل مقامون سے مین | کہ ہون مصطفےٰ کے غلامون مین مین
شفاعت سے احمد کے بیڑا ہو پار | رہون تیرے سایے مین پروردگار
عنایت ہو تیرے نبی کی مدد | کہ جنت مین پاؤن مقام ابد
امید سیہ رو کی ہے التجا | کہ ماں باپ میرے عزیز اقربا
ترے سایۂ عاطفت مین رہین | ترے سایۂ مغفرت مین نازین
رہون زندگی بھر مین عزت کے ساتھ | بسر ہو مری عمر حرمت کے ساتھ
اسی تیرے ہاتھ ہے آبرو | پھرانا نہ مجھکو سبھی کو بکو
رہے حاجتون مین یہ دل مستقیم | کسی کا نہ محتاج ہون یا کریم

سہل کیجئے راہ حیات و ممات
برائے محمد علیہ الصلوٰت

تمت

تقریظ دلپذیر و تحریر بی نظیر از نتائج افکار مجمع علوم دینی و دنیوی مورد افضال ایزد سبحان جناب مولوی غلام محمد خانصاحب متخلص بہ تمنا ایڈیٹر اخبار مرادوہ

شاہد زیبا سخن نے حسن و جمال مین کمال پایا ہے اور کمال بھی بے زوال پایا ہے معشوقہ معنی زیور کلام سے مجلی ہے وہ زیور تابناک کہ زر و جواہر سے زیادہ مزین و مجلی ہے اگر اوس دلفریب کے شکل و شمائل کے شیفتہ و فریفتہ ہم نہ ہوتے کیسا ستم تھا اقلیم خیال مین ہو کا عالم تھا آفریدگار سخن کی شان کن و مکان کا جلوہ نئی نئی صورت مین ظہور پاتا ہے صانع مطلق کی قدرت کا تماشا عجب عجب رنگین اداؤن سے نظر آتا ہے سچ تو یہ ہے کہ حقیقی اور مجازی کے سب پانے مین اوسکی حیرت آور کارخانے ہین اگر نطق کو

ایک پری پیکر صورت بناکر ہم سے نہ چھپاتا تو اوسے دیکھکر کسے ہوش آتا فی الحقیقت یہ
اوسی کی حکمت کے نمونے ہین طلسم صنعت کی شعبدے ہین کہ مختلف پیرایہ مین کبھی عشوہ گرون
کے عشوہ اور کرشمہ سازون کے کرشمہ کو دلربا بناتا ہی کبھی معنی طرازی کا اعجاز سکھاتا ہی
داؤد الحانی سے وجد مین لاتا ہی گاہ اوس بیداد گر سفاک کی خنجر نہانی سے گھائل کرتا ہی گاہ
وارفتگی پر مائل کرتا ہی غرضکہ جذبات قلوب کا عالمگیر اثر ہی اسکا گرویدہ ہر فرد بشر ہی
اک زمانہ ہی کہ محو رخ جانانہ ہی * ایک عالم ہی کہ اوس حسن پہ دیوانہ ہی * دہر مین جلوۂ
یکتائی معشوق کو دیکھہ * زاہد خشک بھی اوس شمع کا پروانہ ہی * سبحان اللہ صل علی
زہی نصیب اوس چمن آرای گلشن کے جسکا باغ سخن نعت و منقبت کی فیض آب سے سرسبز
و شاداب ہوا اور پھر وہ باغ کیونکر نہ خلد برین کا جواب ہو الحمد للہ کہ ایسی چمنستان سخن کے
نخلبند اوستاد فن کامل اکمل فاضل افضل شاعر شیوا بیان سحبان زمان فیض رسان عالم مداح
و عاشق صادق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مفتی مولوی امیر احمد صاحب امیر
سلمہ اللہ الاعلم ہین جنکے فیض تربیت سے ایک زمانہ کامیاب ہوا گلشن معنی آبیاری
مبداء فیاض سے سیراب ہوا * عجب دیوان ہی نور علی نور * سراسر جسمین حمد و نعت
مسطور * زمین سے عرش تک یہ غلغلہ ہی * کہ اس مین مدحت خیر الوری ہی * کلام پاک
ہی کام و دہن پاک * زبان پاک اور بیان پاک اور سخن پاک * یہ کہتی ہین اسی سنکر ملائک
بڑہا اب مرتبہ انسان بیشک * نہ کیونکر دھوم ہو ایسے سخن کی * یہ ہی روح روان
ہر انجمن کی * وہ ہر ہر لفظ مین رنگ ادا ہی * ارم بھی عندلیب مدعا ہی * جہانتک
وجد کی حالت ہو کم ہی * کہ حال عاشق صادق رقم ہی * عجب گفتار یہ صل علی ہی *
کہ اسپر جان سو جان سے فدا ہی * نہو کسطرح سے مقبول عالم * کہ ہی نعت جناب فخر آدم *
سبحان اللہ جسکا ممدوح ایسا عالی مقام ہو اوسکے مداح کا کیونکر نہ برتر کلام ہو فی الحقیقت
یہ کلام رشک کلیم ہی کوثر ہی تسنیم ہی نعیم ہی نہ یہان الشعراء یتبعہم الغاوون

کا مضمون ہی نہ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ کا افسون نہ اِنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ
کا جنون ہی یہان تو اور ہی ذکر اور ہی فکر اور ہی بات ہی شاعری نہین پیام
الہام ہی یا معجزہ ہی یا کرامات ہی نہ اس مین لاف وگزاف کو دخل ہی ۔ مبالغہ
شاعری کی نقل ہی مگر صاف صاف عاشقانہ بیان فراق ومہجوری درد والم ہی
لذت عشق اور مذاق طبع اور لطف فہم وقوت علم ورفعت فکر سے تحریر وتقریر
کا اور ہی عالم ہی کیون نہو ایسی مداح کے قدردان فیضہ بیان بھی تو چشم بدور حضور
عالیجناب نواب کلب علیخان بہادر دام اقبالہ فرمان روای رامپور ہین جو خود
عاشق رسول مشہور ہین مین بھی گو کہ فن شاعری سے بیگانہ ہون مگر شاہد سخن پر
جان دیتا ہون حسن معنی کا دیوانہ ہون للقنع یہ بات کہتا ہون کہ خدا سرد تو یہی سودا دے محبت محبوب خدا
مین محو رہے مصنوعی حالت تعشق اور خیالی ڈھکوسلے جو سرتاسر کذب سے بھری ہین
نہایت بری ہین موفق حقیقی ایسے نصیب کرے کہ عشق حبیب دے آل القرار اس ننگ
آفرینش تپش کا یہ مژدہ تازہ ہی کہ یہ کلام فیض انضمام جو معشوق سخن کا غازہ ہی
در یتو لا مطلع الانوار سپہر معانی بحر ذخار نکتہ دانی سخن سنج بے مثل قدردان لاثانی
محامد انتساب والا پایگاہ جناب منشی نولکشور صاحب دام دولتہ وحشمتہ کی مطبع
فیض منبع مین باہ ربیع الاول ۱۲۵۹ ہجری چھپکر تمام ہوا بشہرت عام طالبان
فروغ سخن سے یہ پیام ہو کہ یہ کتاب مستطاب المسمی بہ محامد خاتم النبیین
ہم خرما وہم صواب ہی عاصیون کی بخشش کا ذریعہ اور طالبون کے لیے نزول
رحمت کا باب ہی اب بفحوای مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ اس تقریظ کو درود
پڑھ کر دو شعرون پر تمام کرتا ہون اور اوراق خامہ کو روکش ماہ تمام کرتا ہون شعر
بلغ الله صلاتي وسلامي ابدًا + لنبي عربي مدني حرمي + دیگر
صل یا رب علی من رجاء الکرم + خص من جاء الیه لعموم الناس +

قطعہ تاریخ افصح الفصحا و ابلغ البلغا مولوی محمد فصیح اللہ متخلص بہ وفا

چھپا دیوان امیر عاشق محبوب یزدان کا
کہ ہر مصرع کو جسکے سلک دربی بہا کہیے

بلاغت اور فصاحت میں وہ بے مثل زمانہ ہیں
سلف سے شاعروں میں مثل انکا کون تھا کہیے

مضامین عمدہ و عالی لکھے ہیں نعت کے سارے
بجا ہے گر انہیں عاشق رسول اللہ کا کہیے

ملائک عرش پر کہتے ہیں اک اک شعر سن سنکر
کہ اس طبع رسا پر آفرین و مرحبا کہیے

وفا کو فکر تھی تاریخ کی ناگہ کہا دل نے
زبان و جان سے ایک اک شعر پر صل علی کہیے
۱۲۸۹

ایضاً

وفا چھپ چکا جب کلام امیر
تو دل کو ہوئی فکر تاریخ تھی

کہا ہاتف غیب نے ناگہان
لکھو دفتر پاک نعت نبی
۱۲۸۹

قطعہ تاریخ از نتایج افکار سرآمد اہل کمال حکیم میر ضامن علی جلال

نعتیہ چھپ چکا جو یہ دیوان بیمثال
منشی امیر احمد والا صفات کا

مصراع سال طبع قلم نے لکھا جلال
دیوان ہے نعت احمد والا صفات کا
۱۲۸۹

صحت نامہ مجاہد خاتم النبیینؐ

۱۳۰۲ ہجری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱	مضامین تازہ	معانی تازہ
〃	۱۸	اوسکی	اسکی
۵	۱۶	ڈر	دُر
۸	۱۲	کبھی سی	کبھی کی
۱۳	۱۳	تلئع	تابع
۱۴	۱۶	توقیر	توفیر
۱۵	۱۱	سوزن	سوزنی
۱۶	۲	کا	پہ
〃	۱۶	کشف و اسرار	کشف اسرار
۲۱	۱۱	شمع	خرم
۴۰	۳	پیرور	پیرو
۴۵	۱	و	وہ
۵۹	۱۴	کا	کو
۶۳	۹	حیرت	حسرت
〃	۱۲	حاتم	خاتم
۹۳	۲۰	مہرومہ	مہرمہ
۹۸	۱۲	قلم بھی ہی	قلم بھی ہے
۱۰۵	۱۵	پاس	یاس
۱۰۷	۱۹	نہ آسمان کا	نہ آسمان کہ
۱۱۰	۱	کہ یہ کیا ہوا	کہ کیا ہوا
۱۱۸	۳	مٹایا	مٹانا
۱۱۹	۴	ھوا	ہوا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
〃	۱۲	بھولا چمن	بھولا چلن
۱۲۰	۱	لکا	لٹکا
〃	۳	بہاری	ساری
〃	۶	بو	جو
〃	۱۱	نام نام	نام
〃	۱۳	سواد خط ریحان	این بند موخر باید
〃	۱۵	شب معراج	این بند مقدم باید
۱۲۱	۷	ہر اک کیاری کو	ہر ایک کیاری کو
۱۲۲	۱۵	موتی	ہوتی
۱۲۴	۴	دونون	دونی
۱۲۵	۱	یزانی	یزدانی
۱۲۶	۱۱	شمہ	شمسہ
〃	۲۰	سرروان	سرو روان
۱۲۷	۳	ڈوہرکا	دھڑکا
〃	۱۵	ہی ہ	ہی وہ
۱۲۹	۱	تیرون کی	ترکون کی
۱۳۰	۱۱	پہولی	بہولی
〃	〃	سرفرازی	سرافرازی
۱۳۱	۴	خظ	خط
۱۳۸	۱۰	شورش	سوزش
〃	۱۴	سجدمین	سجدی مین

تمت

PK
2199
A54M3
1872